

عمران سریز

# روڈ سائیڈ سٹوری

مکمل ناول

www.hibuddiez.com

مظہر کلیم ایم اے

کمپوزنگ ٹیم آف ایس ایس جی گروپ

[www.hibuddiez.com](http://www.hibuddiez.com)

رانا فاروق اقبال : 94

محمد عزیز : 30

سیکند سٹار : 11

قاری حسن : 09

عمران اعوان : 14

کاشف : 89

نوٹ: یہ تمام صفحات اصل کتاب کے نسخہ کے مطابق کمپوز کر کے یہاں بتائے جارہے ہیں کمپوزنگ کے بعد صفحات کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

ایڈمنسٹریٹر کی جانب سے تمام ممبران خصوصی طور پر کاشف بھائی کا شکریہ ادا کیا جاتے ہیں جنہوں نے شب و روز محنت کر کے اس پروجیکٹ کو پایہء تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

عمران نے جیسے ہی اپنے فلیٹ کے سامنے کار روکی۔ ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی جیب بھی آکر اس کے ساتھ رک گئی اور ابھی عمران اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض جو اپنی مکمل یونیفارم میں تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے اترا اور عمران کی کار کا دراوازہ کھول کر سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

چلو جلدی کرو ---- کیفے مالا بار چلو ---- سو پر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

سوری --- میں نے گاڑی مالک کو دینی ہے۔ میرا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اور گاڑی کا مالک اتنا سخت ہے کہ وقت ختم ہونے کے بعد ہر ایک منٹ پچاس روپے کاٹ لیتا ہے۔۔۔ آپ کوئی اور گاڑی دیکھ لیں "----- عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

میں کہتا ہوں چلو --- بکواس کرنے کا بالکل وقت نہیں ہے۔ سو پر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

لیکن وہ گاڑی کا مالک اور جرمانہ ---- عمران نے مسسے سے لہجے میں کہا۔  
لعنت بھیجو گاڑی کے مالک پر --- میری جان پر بنی ہوئی ہے اور تم بکواس کئے جا رہے ہو ---- سو پر فیاض نے بُری طرح جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

شکر ہے خدا کا --- گاڑی ابھی ڈیڑی کے نام ہی رجسٹرڈ ہے۔ میں ابھی تمہاری لعنت انھیں ارسال کر دیتا ہوں۔ لیکن وہ جرمانہ۔ وہ تو بہر حال بھرنا ہی پڑے گا۔۔ عمران نے مسکرا کر گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

ساری زندگی گزر گئی ہے جرمانے بھرتے ---- لوگوں سے کماتا میں ہوں اور کھاتا تم جاتے ہو۔ چلو بھر دوں گا یہ جرمانہ بھی۔ مگر تم چلو تو سہی --- سو پر فیاض واقعی بُری طرح جھنجھلایا ہوا تھا۔

لیکن ہو تو پیشگی وصول کرتا ہے اور تم جانتے ہو میں تو غریب آدمی ہوں۔ پھر لعنت بھی مجھے پوسٹ کرنا ہوگی۔ آج کل پوسٹ آفس والوں نے بھی نرخ اتنے چڑھا رکھے ہیں جیسے ہم خط کی بجائے سونا لفافوں میں ڈال کر بھیج رہے ہیں ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے کار کی رفتار دانستہ آہستہ رکھی ہوئی تھی۔

جتنے تم غریب ہو میں جانتا ہوں --- دیکھو عمران --- میں اس وقت بے حد پریشان ہوں۔ مجھے مزید پریشان نہ کرو۔ میں تمہارے پاس ہی آرہا تھا کہ تمہاری کار نظر آگئی۔ اب پلیز ذرا تیز چلاؤ۔ ورنہ تمہارے ڈیڈی جو کیفے میں موجود ہیں میری جان کو آ جائیں گے۔ انہیں تو بس بہانہ چاہیے ناراض ہونے کا --- سو پر فیاض نے اس بار رو دینے والے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار تیز کر دی۔

کیونکہ وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ سو پر فیاض واقعی بے حد پریشان ہے اور وہ جانتا تھا کہ اگر اُسے مزید پریشان کیا تو اس سے بعید نہیں کہ چلتی کار سے باہر چھلانگ لگا دے --- اور سر رحمان کے کیفے پہنچنے کا سن کر وہ چونک بھی پڑا تھا کیونکہ کوئی خاص ہی بات ہو گئی ہو گی ورنہ سر رحمان جیسے آدمی بھلا کیفے میں کہاں جانے والے ہیں۔

آخر ہوا گیا --- کیا قیامت ٹوٹ پڑی یا کوئی حسینہ عالم منتخب ہو رہی ہے کیفے میں --- عمران نے کار چلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

پتہ نہیں کیا ہوا --- مجھے تو سر رحمان نے فون کیا کہ فوراً کیفے مالا بار پہنچو۔ اٹ از ایمر جنسی۔ --- فیاض نے اس بار قدرے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

اور تم نے وہ ایمر جنسی مجھ پر تھوپ دی۔ اور بھائی تمہیں تو ایسی ایمر جنسی کی تنخواہ ملتی ہے۔ مجھ غریب کو جسے سارا دن روزی کے لئے مارا مارا پھرنا پڑتا ہے --- دو گھڑی آرام ہی کر لینے دیا کرو۔ عمران نے اس بار جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ طاہر ہے انداز مصنوعی ہی تھا۔

میں نے نہیں تھوپی۔ تمہارے ڈیڈی کا حکم تھا کہ اس ناخلف عمران کو ہر صورت ڈھونڈ کر لے آؤ فوراً --- فیاض نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈیڈی نے کہا تھا --- ارے کمال ہے۔ آج ڈیڈی کہیں مجھے کیفے میں کاؤنٹر مین کی نوکری تو نہیں دلانا چاہتے۔ یار خدا کے لئے مجھے واپس جانے دو۔ کہہ دینا وہ ناخلت بالکل ہی ناخلف ہو چکا ہے۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

مرد نہیں کوئی خاص ہی چکر ہو گا۔ ورنہ سر رحمان تو تمہاری شکل دیکھنے کے روادار نہیں وہ تمہیں کیوں بلاتے ---- سو پر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب وہ نارمل ہو چکا تھا۔

ظاہر ہے تمہاری شکل دیکھنے کے بعد ان میں خوب صورتی اور بد صورتی کا احساس ہی ختم ہو گیا ہو گا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سو پر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ پہلے جتنا پریشان تھا اب وہ اتنا ہی لطف لے رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار مالا بار کے سامنے پہنچ گئی۔ وہاں پولیس کی کئی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ آفیسران کی سرکاری گاڑیاں بھی موجود تھیں ---- اور کیفے کے باہر پولیس کے سپاہی پھیلے ہوئے تھے اور پھر انہیں سر رحمان کی کار بھی نظر آ گئی۔

یہ تو کوئی سرکاری جلسہ لگ رہا ہے۔ یار مجھے تو کوئی تقریر بھی یاد نہیں۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ سو پر فیاض کوئی جواب دیئے بغیر نیچے اتر۔ اور سپاہیوں کے سلوٹوں کے جواب دیتا بڑے آفیسرانہ انداز میں کیفے کے اندر بڑھ گیا ---- عمران اس کے پیچھے یوں چل رہا تھا جیسے کوئی مجرم گھیرے میں آنے کے بعد جیل کی طرف کے جایا جا رہا ہو۔

کیفے کے ہال میں داخل ہوتے ہی عمران چونک پڑا۔ وہاں سر رحمان کے ساتھ ساتھ سر سلطان بھی موجود تھے۔ پولیس کے اعلیٰ آفیسران کے علاوہ کئی اعلیٰ سرکاری آفیسرز بھی نظر آرہے تھے۔ ہال کے عین درمیان میں ایک لاش پڑی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ارد گرد خون کا تالاب سا بنا ہوا تھا۔ اس لئے عمران اُسے پہچان نہ سکا۔

سپرٹنڈنٹ فیاض نے تو جاتے ہی سر رحمان کو زوردار سیلوٹ کیا۔ جب کہ عمران یوں سر جھکائے کھرا تھا جیسے اس آدمی کا قاتل بھی وہی ہو اور سو پر فیاض اُسے گرفتار کر کے کے آیا ہو۔

تم آگئے ---- سر رحمان نے سو پر فیاض کے سیلوٹ کو نظر انداز کر کے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کراخت لہجے میں کہا۔

م --- م --- م --- میں سچ کہتا ہوں۔ م --- م --- م نے نہیں مارا۔ عمران نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

شٹ اپ --- بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے یہ امید نہ تھی کہ تم اب ایسے کاموں میں بھی ملوث ہو سکتے ہو۔ تمہیں یہ حرکت کرتے شرم نہیں آئی۔ کاش! پیدا ہوتے ہی میں تمہارا گلا گھونٹ دیتا تو کم از کم مجھے آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا --- سر رحمان غصے کی شدت سے کانپ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلنا شروع ہو گئیں وہ تو حسب عادت اداکاری کر رہا تھا۔ یہاں تو رنگ ہی اور نکل رہا تھا۔

سر رحمان مجھے اب بھی یقین ہے کہ عمران --- سر سلطان نے سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہنا چاہا۔

آپ خاموش رہیں سر سلطان۔ آپ کی وجہ سے یہ اتنا بگڑا ہے اور نوبت آج یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ میں فرائض کی راہ میں کسی رشتے کو رکاوٹ نہیں بنے دوں گا --- اگر اس ناخلف نے یہ حرکت کی ہے تو اسے اس کی عبرت سزا ملے گی --- سر رحمان نے سر سلطان کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

بج --- جناب قسم لے لیں۔ میں ابھی تک کنوارا ہوں۔ اب بھلا بزرگوں جیسی حرکت میں --- عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

شٹ اپ --- بند کرو اپنی بکواس --- منیجر کو بلاؤ۔ سر رحمان نے غصے سے چیخ کر کہا۔

آخری الفاظ انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے ایک پولیس آفیسر سے کہے۔ پولیس آفیسر تیزی سے ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ مجھے تو بتائیں --- عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

ابھی پتہ چل جاتا ہے۔ اداکاری کی ضرورت نہیں۔ سر رحمان نے اسے بری طرح سے ڈانتے ہوئے کہا اور عمران سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ اتنا تو وہ اندازہ کر چکا تھا کہ کیفے میں کوئی قتل ہو گیا ہے اور شاید سر رحمان اس قتل کا شبہ عمران

پر ڈال رہے ہیں۔ لیکن ڈال رہے ہیں۔۔۔۔ اس کی وجہ عمران کو سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ اس کیفے میں تو اُسے شاید سال ہو گیا تھا وہ آیا ہی نہ تھا۔

اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری سے نکل کر ان کی طرف بڑھ آیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

یس سر۔۔۔۔ حکم سر۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مودبانہ انداز میں کہا۔

منیجر۔۔۔۔ یہ سامنے علی عمران کھڑا ہے۔ کیا اس کے متعلق تم نے رپورٹ کی تھی۔۔۔۔ سر رحمان نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

نچ۔۔۔۔ نچ۔۔۔۔ جی ہاں۔۔۔۔ بالکل یہی ہیں جناب۔ میں انہیں اچھی طرح پہچانتا ہوں جناب۔۔۔۔ منیجر نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے آنکھیں نہچا کر ہی رہ گیا۔  
سپرٹنڈنٹ فیاض۔۔۔۔ منیجر کی بات سنتے ہی سر رحمان نے چیخ کر سپرٹنڈنٹ فیاض سے کہا۔

یس سر۔۔۔۔ سپرٹنڈنٹ فیاض یک لخت اٹن شن ہو گیا۔

عمران کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو۔ یہ میرا آرڈر ہے۔ سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا۔

یس سر۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔ سپرٹنڈنٹ فیاض نے کہا۔

اور جیب سے کلپ ہتھکڑی نکال کر عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹھہرو۔۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے۔ مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا جرم کیا ہے۔۔۔۔ عمران نے انتہائی کراخت لہجے میں کہا۔

ہتھکڑی ڈالو۔۔۔۔ اس کے بعد سب کچھ ہو گا۔۔۔۔ سر رحمان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

سر رحمان۔۔۔۔ آپ ذرا حوصلے سے کام لیں۔۔۔۔ سر سلطان نے کچھ کہنا چاہا۔

آپ خاموش رہیں۔ یہ میرے محکمے کا کیس ہے اور میں با اختیار ہوں۔ --- سر رحمان نے پلٹ کر سر سلطان کو تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا۔

سوری ڈیڈی۔ آپ کو صبح معطل کر دیا گیا ہے۔ اب آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل نہیں رہے۔ اس لیے آپ کا حکم نہیں چل سکتا۔ آپ کے محکمے کا چارج سر سلطان کو سونپ دیا گیا ہے۔ اور سر سلطان اس وقت با اختیار ہیں۔ کیوں سر سلطان میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ --- عمران نے انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

کس میں یہ جرات کہ مجھے معطل کرے --- سر رحمان نے غصے کی شدت سے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا۔  
عمران ٹھیک کہہ رہا ہے سر رحمان --- صدر مملکت نے آپ کو صبح عہدے سے معطل کر دیا ہے۔ اور آپ کے محکمے کے فرائض عارضی طور پر مجھے سونپ دیئے ہیں۔ آرڈر میرے پاس پہنچ چکے ہیں۔

سر سلطان نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا اشارہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔  
لیکن کس جرم میں مجھے ابھی تک یہ آرڈر نہیں ملے۔ میں کیسے یقین کر لوں۔ --- سر رحمان کی حالت دیکھنے والی تھی۔  
ماتحتوں کے سامنے اس قسم کی بات اور وہ بھی سر سلطان جیسے ذمہ دار آدمی کے منہ سے کم از کم وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

جرم ان سے جا کر پوچھیں جنہوں نے آپ کو معطل کیا ہے۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔  
منیجر --- فون لے کر آؤ میں صدر مملکت سے بات کرتا ہوں۔ یہ کیا تماشا ہے۔ سر رحمان نے غصے سے کھولتے ہوئے انداز میں منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھہرو منیجر --- پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کیا ہوا ہے۔ اور سر رحمان آپ پلیز خاموش رہیں --- عمران نے منیجر اور سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہا۔



تم کون ہوتے ہو مجھے اور منیجر کو حکم دینے والے۔ نکل جاؤ یہاں سے گٹ آؤٹ۔ سر رحمان اور زیادہ بگڑ گئے۔  
سر رحمان آپ اپنے دفتر جائیں۔ میں وہیں آکر آپ سے تفصیلی بات کروں گا۔ یا پھر خاموش رہیں۔ عمران جو کچھ کر رہا ہے میری اجازت سے کر رہا ہے۔ --- سر سلطان نے کہا۔

یعنی تم --- تم مجرم کو ہی اختیار دے رہے ہو کہ وہ اپنے جرم کی تفتیش کرے۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ سر رحمان نے کہا۔

اگر یہ مجرم ثابت ہوا تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال دوں گا۔ آپ مجھے اچھی طرح جاننے کے باوجود ایسی بات کر رہے ہیں۔ --- سر سلطان نے کہا۔

تمہیں معلوم ہے کہ اس منیجر نے رپورٹ دی اور اب منیجر نے تمہارے سامنے پہچان لیا ہے۔ اور کون سا ثبوت چاہیے تمہیں۔ سر رحمان نے کہا۔

ڈیڈی بعض اوقات وہ کچھ ہوتا نہیں جو کچھ بتایا جاتا ہے یا نظر آتا ہے۔ لیکن آپ کو تو شاید شوق ہے کہ سوپر فیاض کو مجھے ہتھکڑی لگاتے دیکھنے کا --- منیجر بولو یہاں کیا ہوا ہے۔ عمران نے سر رحمان سے بات کرتے ہوئے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

جناب ابھی دو گھنٹے قبل یہ صاحب جو مرچکے ہیں ایک خوبصورت غیر ملکی لڑکی کے ساتھ یہاں کیفے میں داخل ہوئے اور آکر ایک میز پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے شراب طلب کی اور دونوں شراب پینے لگے کہ کچھ دیر میں بعد آپ کیفے میں داخل ہوئے --- آپ نے اس لڑکی کو بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ لڑکی بری طرح چیختی لگی۔ آپ کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ ان صاحب نے آپ کو روکنا چاہا تو آپ نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ اور چیختی چلاتی لڑکی کو کھینچتے ہوئے کیفے سے باہر چلے گئے۔ لوگوں نے آپ کا راستہ روکنا چاہا تو آپ نے ان پر بھی فائر کھول دیا۔ اس طرح لوگ اس لڑکی کی مدد نہ کر سکے اور کیفے کے باہر کھڑی کار میں لڑکی کو ڈال کر چلے گئے ---

میں چونکہ آپ کو اچھی طرح پہچانتا ہوں اس لئے میں نے سب سے پہلے سر رحمان کو فون کیا۔ اس کے بعد پولیسی کو پھر یہ سب صاحبان یہاں آگئے۔ منیجر نے پوری تفصیل سے قصہ بتا دیا۔

اب اور کرو حمایت اس مجرم کی --- سر رحمان نے پلٹ کر سر سلطان سے مخاطب ہو کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

میں نے اس وقت کونسا لباس پہنا ہوا تھا --- عمران نے سر لہجے میں منیجر سے پوچھا۔

یہی جو آپ نے اب بھی پہن رکھا ہے --- منیجر نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

تم یہ بیان کس کے کہنے پر دے رہے ہو۔ سنو میں روح سے بھی ہڈیاں برآمد کر لیتا ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو۔ ورنہ بے موت مارے جاؤ گے۔ --- اور اگر تم کسی خوف کی بناء پر ایسا کر رہے ہو تو بے فکر ہو جاؤ۔ میں تمہیں مکمل تحفظ دوں گا۔ --- عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ سر رحمان جیسے آدمی کے جسم میں بھی سردی کی لہر دوڑ گئی۔

جناب میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہاں چار بیرے بھی موجود تھے۔ آپ ان سے تصدیق کر لیں۔ لوگ تو قتل کی وجہ سے بھاگ گئے لیکن بیرے تو موجود ہیں۔ --- منیجر نے جواب دیا۔

بلاؤ ان بیروں کو --- عمران نے کہا۔

عمران جانتے ہو یہ لاش کس کی ہے --- سر سلطان نے اس بار انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

لاش کا چہرہ آپ کی طرف ہے آپ ہی بتا دیں --- عمران نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ وزارت معدنیات کے چیف سیکرٹری گلزار رسول ہیں۔ سر سلطان نے کہا۔

ہوں گے --- میں تو انہیں جانتا ہی نہیں --- عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس کا دماغ اس ساری صورت حال سے واقعی گھوم گیا تھا۔

اُسی لمحے چار بیرے سکڑے سہمے انداز میں وہاں آکھڑے ہوئے۔

سنو یہ قتل کس نے کیا ہے۔ کیا تم قاتل کو پہچانتے ہو۔ سرسلطان نے ان بیروں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

جی ہاں ---- ان صاحب نے۔ یہ جو سامنے کھڑے ہیں۔ یہ غیر ملکی لڑکی کو زبردستی اغوا کر کے لے گئے۔ اور ان صاحب کو انہوں نے گولیاں چلا کر مار ڈالا۔ ---- چاروں بیروں نے یک زبان ہو کر کہا۔

اس نے اس وقت کونسا لباس پہن رکھا تھا ---- سرسلطان نے پوچھا۔

یہی جو اس وقت پہنا ہوا ہے۔ ---- چاروں بیروں نے جواب دیا۔

اب تو عمران کے ہوش واقعی اڑ گئے۔ منیجر اور بیروں کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اس نے نہ قتل کیا ہے نہ اغوا ---- اور نہ وہ اس طرف آیا ہے۔ پھر آخر یہ سب چکر کیا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

ٹھیک ہے --- سپرنٹنڈنٹ فیاض اس ہتھکڑی لگا دو۔ سرسلطان نے خشک لہجے میں سو پر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور فیاض سر ہلاتا ہوا اور آگے بڑھا۔

لیکن اُسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر اس کا ریوالور سرسلطان کی کنپٹی سے لگ گیا۔

خبردار اگر کوئی آگے بڑھا تو میں گولی چلا دوں گا۔ ---- عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ہاں میں موجود ہر شخص ساکت رہ گیا۔

عمران ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ ---- ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ سر رحمان نے تیزی سے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

میری انگلی گولی سے زیادہ تیز حرکت کرتی ہے۔ سمجھے۔ آپ کو اگر سر سلطان کی زندگی عزیز ہے تو ہٹ جائیں۔۔۔۔۔  
چلیں سر سلطان دروازے کی طرف۔ اور سنین میں بالکل لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اس قدر خشک تھا کہ  
سر سلطان کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگا۔

سر رحمان دانت پیس کر رہ گئے۔ وہ عمران کو بے بسی سے جاتا ہوا دیکھتے رہے۔

عمران نے سر سلطان کو کار تک لایا اور کار کا دروازہ کھول کر سر سلطان کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کا کہا اور خود گھوم  
کر سائیڈ سیٹ پر آ گیا۔

سنو۔۔۔۔۔ میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے پہلی بار کچھ کہنا چاہا۔

بولنے کی ضرورت نہیں خاموش رہیں۔۔۔۔۔ عمران نے انہیں بُری طرح ڈانٹ دیا۔ اور سر سلطان نے خاموشی سے  
ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

اگر کسی نے تعاقب کیا تو میں سر سلطان کو گولی مار دوں گا سمجھے۔ عمران نے چیخ کر کہا۔

چلیں آگے بڑھیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ ریوالور اب بھی سر سلطان کی کنپٹی کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ سر سلطان نے  
خاموشی سے کار آگے بڑھا دی۔ اور چند لمحوں بعد کار کیفے مالا بار سے کافی فاصلے پر پہنچ گئی۔

بس یہاں چوک کے قریب روک دیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

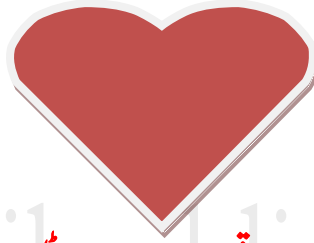
سر سلطان نے خاموشی سے بریک لگا کر کار سائند پر کر کے روک دی۔

عمران نے ریوالور نیچے کر دیا اور ہاتھ بڑھا کر ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھول دیا۔ سر سلطان چند لمحوں بعد گار سے  
باہر آ چکے تھے۔

یہاں سے کچھ دیر بعد آپ کو ٹیکسی مل جائے گی اور صدر مملکت سے بات کرنا لینا ورنہ ڈیڈی قیامت ڈھا دیں گے۔ اور سنیں ڈیڈی کا دماغ چل گیا ہے --- ورنہ یقین کریں میرے فرشتوں کو بھی اس واقعے کا علم نہیں ہے اور آپ کا تھوڑا سا خون سکھانا اس لیے ضروری سمجھا کہ آپ نے بھی ڈیڈی کی طرح میری گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ خدا حافظ ---

-- عمران نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور سر سلطان خاموش کھڑے کار کو جاتا دیکھتے رہے۔



ہوٹل تاج شہر کی گنجان آباد کے درمیان میں واقع تھا۔ خاصا بڑا ہوٹل تھا اور اس میں ہر وقت لوگوں کا ہجوم سا رہتا تھا۔ کیونکہ اس ہوٹل میں کھانوں میں اور زائچے کی دور دور تک دھوم تھی۔ وسیع و عریض ہال میں دوپہر کے وقت تو مشکل سے ہی کوئی کرسی خالی ملتی تھی۔ ایک کرسی کے پیچھے چار چار افراد انتظار میں کھڑے رہتے تھے۔ ہال کی سائینڈوں پر بنے ہوئے کیمینوں میں بھی کھانا کھانے والوں کا ہجوم رہتا تھا۔ البتہ یہ کیمین پہلے سے ریزو کروائے جاسکتے تھے۔

پہال کے شمالی حصے میں موجود سب سے بڑے کیمین میں اس وقت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باقاعدہ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ ان سب کے جسموں پر عام سا لباس تھا اور وہ چاروں مقامی تھے۔

باس کا حکم ہے کہ کیفے مالا بار جیسا ایک ڈرامہ اور کیا جائے۔ ایک آدمی نے کھانا کھاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

ٹھیک ہے --- لیکن ابھی پچھلی ادائیگی بھی نہیں ہوئی --- دوسرے نے کہا۔

باس نے وعدہ کیا ہے کہ اکٹھی ادائیگی ہو جائے گی۔ --- پہلے نے جواب دیا۔

لیکن آخر ان ڈراموں کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔ تیسرے نے کہا۔

ضرورت کا علم تو باس کو ہی ہو گا۔ ہمارا کام تو بس حکم کی تعمیل ہے اور پھر ہمیں اس کی شاندار ادائیگی ہو گی۔ ہم کیوں سوچیں۔۔۔ پہلے نے کہا۔

میرا خیال ہے فندر کو یہیں بلا لیا جائے۔ یہ ہوٹل اس نئے ڈرامے کے لیے خاصا اچھا رہے گا۔۔۔۔ دوسرے نے کہا۔

لیکن اس بار کرو گے کیا۔ اور ہاں۔ وہ لڑکی کہاں ہے جسے کیفے مالا بار سے اغوا کیا تھا۔۔۔۔ تیسرے نے چونکتے ہوئے کہا۔

وہ ہیڈ کوارٹر پیسچر ملی گئی ہے۔ اب باس جانے اور وہ پہلے نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

لیکن یہاں کرو گے کیا۔ یہ بھی سوچا ہے۔۔۔۔ چوتھے نے پہلی بار کہا۔

میرا خیال ہے پہلے یہاں جھگڑا کیا جائے پھر اچانک فائرنگ کر دی جائے۔ اس طرح خاصا بڑا ہنگامہ ہو گا اور فندر کی شکل و صورت بھی لوگوں کو اچھی طرح یاد رہ جائے گی۔۔۔۔ دوسرے نے کہا۔

نہیں۔۔۔ ڈرامہ ذرا شاندار ہونا چاہیے۔ فندر پر انس کے لباس میں یہاں آئے۔ اس کے باقاعدہ باڈی گارڈ ہوں۔ پھر باڈی گارڈوں کا جھگڑا ہو۔ اور باڈی گارڈ فائرنگ کریں ساتھ ہی فندر بھی فائرنگ کر دے۔ تین چار لوگوں کی فائرنگ سے خاصے لوگ مریں گے۔ اس طرح زیادہ لطف آئے گا۔۔۔۔ چوتھے نے کہا۔

عمران کے باڈی گارڈ تو افریقی ہیں۔ فندر ان باڈی گارڈوں کو کہاں سے لائے گا۔ اس لئے ایسا ناممکن ہے۔ وہ پہلے والا پروگرام ٹھیک ہے کہ کرسی کے لئے جھگڑا ہوا ہے۔۔۔ پھر فندر فائرنگ کرتا ہوا نکل جائے۔ اور ہو سکے تو وہ باقاعدہ اس بات کا اعلان بھی کر دے۔ کہ اس کا نام علی عمران ہے اور وہ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس کا بیٹا ہے۔ اس طرح سارا واقعہ کھل کر سامنے آ جائے گا۔۔۔ تیسرے نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

یہ ٹھیک رہے گا۔ پھر فندر کو بلوایا جائے۔۔۔۔ پہلے نے کہا۔

ہاں۔۔۔ یہاں سے اٹھو اور اُسے نہ صرف لے آؤ بلکہ ہم سب نے خیال رکھنا ہے کہ وہ کسی کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔ اور پھر اُسے بخیر و عافیت واپس پہنچانا بھی ہم نے ہے۔۔۔۔ دوسرے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلاتے ہوئے کھانے سے ہاتھ روک دیئے۔ اور پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک نے کیبن کا پردہ ہٹایا تو ایک ویٹر تیزی سے ان کی طرف لپکا۔

کتنے پیسے۔۔۔۔ پہلے نے پوچھا۔

اٹھاسی روپے جناب۔۔۔۔ بیرے نے جواب دیا تو پہلے نے جیب سے سو کا نوٹ نکال کر بیرے کو دیا۔

باقی تم رکھ لینا۔۔۔۔ اس نے کہا۔ اور بیرے نے جلدی سے سلام کیا اور وہ چاروں کیبن سے نکل کر رومالوں سے ہاتھ اور منہ پونچھتے ہوئے ہال سے گزر کر ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر نکل آئے۔

اچھا اب اپنی اپنی ڈیوٹی اچھی طرح سمجھ لو۔ جہانگیر جا کر فندر کو لے آئے گا۔ وہ کار بالکل گیٹ کے ساتھ روکے گا۔ اور خود بھی فندر کے ساتھ ہی ہال کے اندر جائے گا۔۔۔۔۔ اور راستے میں اسے پوری ہدایات دے گا۔ شفیع تم نے گیٹ کے بالکل قریب رہنا ہے۔ جیسے ہی فندر فائرنگ کر کے باہر نکلے۔ تم نے اسے بجلی کی سی تیزی سے پکڑ کر کار میں پہنچا دینا ہے۔۔۔۔ اور عاشق تم نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر رہنا ہے۔ کار سٹارٹ رہنی چاہیئے۔ جیسے ہی فندر بیٹھے تم نے کار لے کر ہوا ہو جانا ہے۔ اور میں ہال کے اندر رہوں گا۔ تاکہ اگر کوئی فندر کو قابو کرنا چاہے تو میں اور جہانگیر اُسے بچائیں گے۔۔۔۔۔ عام تماشا یوں کے انداز میں فندر کے جاتے ہی ہم سب نے ایک ایک کر کے مختلف راستوں سے ہیڈ کوارٹر پہنچ جانا ہے۔۔۔۔ پہلے نے پوری ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ فندر کے پاس مشین گن ہونی چاہئے۔۔۔۔ عاشق نے کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔ مشین گن نہیں۔ مشین پمپل ہی ٹھیک رہے گا۔ مشین گن چھپ نہ سکے گی۔ اور جہانگیر فندر کو اچھی طرح سمجھا دے کہ کچھ دیر جھگڑے کرے اور پھر فائرنگ شروع کرے۔ تاکہ اس کی شکل و صورت اچھی طرح لوگوں کو یاد رہ جائے۔۔۔۔۔ پہلے نے کہا۔

ٹھیک ہے راما۔ میں اُسے اچھی طرح سمجھا دوں گا۔ ویسے وہ خود بھی بے حد سمجھدار ہے۔ کیفے مالا بار میں اس نے کس طرح اداکاری کی کہ سب چکر کھا گئے۔۔۔۔۔ جہانگیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوکے۔۔۔۔۔ اب تم جاؤ اور اُسے لے آؤ۔ مرکری شیشوں والی کار میں لے آنا۔ تاکہ اسے میں اُسے کوئی دیکھ نہ سکے۔۔۔۔۔ راما نے کہا۔

میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔۔۔۔۔ جہانگیر نے کہا اور ایک طرف کھڑے ہوئے موٹر سائیکل کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ وہ سب وہیں کھڑے آپس میں باتیں کرتے رہے۔ ہوٹل میں سے مسلسل لوگ آ جا رہے تھے۔ اور ہوٹل کے سامنے کاروں، موٹر سائیکلوں اور رکشوں کا خاصا ہجوم تھا۔ ہر شخص اپنے اپنے معیار کی سواری پر آ جا رہا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد مرکری شیشوں والی نیلے رنگ کی کار دور سے آتی دکھائی دی۔

فندر آگیا۔ اب سب اپنی اپنی ڈیوٹی پر پہنچ جاؤ۔ اور انتہائی ہوشیاری سے کام ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔ راما نے کار کو دیکھتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے اندرونی دروازے سے ہوتا ہوا اندر چلا گیا۔ جب کہ دوسرا آدمی آگے بڑھ کر گیٹ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ تیسرا جس کا نام عاشق تھا وہیں کھڑا رہا۔۔۔۔۔ کیونکہ فندر اور جہانگیر کے اندر جانے کے بعد کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر اس نے بیٹھنا تھا۔ کار سے اترنے والا جسے فندر کہا جا رہا تھا بالکل علی عمران کے قد و قامت وہی چہرہ مہرہ آنکھوں میں ویسی ہی چمک مخصوص ٹیکنی کلر لباس پہنے ہوئے وہ بالکل علی عمران ہی لگ رہا تھا۔



وہ اندر داخل ہو گیا اور پہلے تو عمران کے سے انداز میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ بالکل وہی انداز جیسے ٹٹا کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے قدرے لمبے تڑنگے آدمی کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔ وہ آدمی پورے دھیان سے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

بس بس بہت کھا لیا۔ اب میرے لئے جگہ خالی کرو۔ دو گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے انتظار کرتے کرتے۔----- عمران  
کے روپ میں فندر کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ آدمی اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس کی بڑی بڑی موٹھیں غصے سے پھڑکنے لگیں۔

جاؤ دور ہٹو ---- دیکھ نہیں رہے میں ابھی کھانا کھا رہا ہوں۔ موٹھوں والے نے کرخت لہجے میں اُسے دور ہٹنے کے لئے کہا۔

تمہاری یہ جرات کہ تم سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے بیٹے علی عمران سے اس لہجے میں بات کرو۔۔۔۔۔ فندر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز سن کر نہ صرف ہال میں موجود کھانا کھانے والے چونک پڑے بلکہ کھانے کے انتظار میں کھڑے افراد بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

تم چاہے گورنر جنرل کے بیٹے ہی کیوں نہ ہو۔ ہٹ جاؤ۔ ورنہ شتاب خان تمہاری بتیسی نکال دے گا۔۔۔۔۔ مونچھوں والا بھی کوئی ہتھ چھٹ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ مگر دوسرے لمحے چٹاخ کی بھرپور آواز سے ہوٹل تاج کا ہال گونج اٹھا۔ فندر کا بھرپور تھپڑ پوری قوت سے شتاب کے چہرے پر پڑا تھا۔ اور شتاب خان الٹ کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔

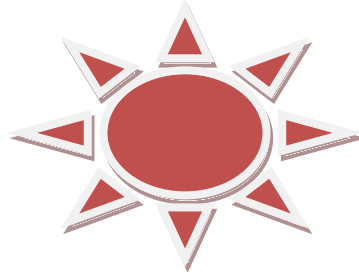
ہٹو۔۔۔۔۔ علی عمران جو کہ دیتا ہے وہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ فندر نے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن شتاب خان کی آنکھوں میں بھی خون اتر آیا تھا۔ وہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور پھر فندر پر یوں چھپٹ چھپٹ جیسے عقاب چڑیا پر چھپٹتا ہے۔۔۔۔ لیکن فندر حیرت پھرتی سے نہ صرف ایک طرف ہٹا بلکہ اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے شتاب خان کے پہلو پر لگی اور شتاب خان چیخا ہوا آگے والی میز پر جا گرا۔ پھر تو جیسے ہال

شباب خان خاصا تیز نکلا نیچے گرتے ہی وہ اچھلا اور پھر لٹو کی طرح گھومتا ہوا فندر سے آ ٹکرایا اور فندر بے اختیار لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔ شباب خان نے اسے گالیاں دیتے ہوئے ناک پر ٹکر مارنی چاہی لیکن فندر نے پھرتی سے گھٹنا موڑ کر آگے کر دیا۔ ار مینڈگے کی طرح دوڑ کر ٹکر مارنے کے لئے بڑھنے والا شباب خان فندر کے مڑے ہوئے گھٹنے سے ٹکرا کر چیختا ہوا پیچھے ہٹا۔

تم نے علی عمران پر ہاتھ اٹھا کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں --- فندر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ اور پھر وہ دوبارہ حملے کے لئے پر تو لنے والا شتاب خان فندر کے ریوالور سے نکلنے والی گولیوں کی زد میں آگیا۔ فائرنگ کے دھماکوں سے پورا ہال گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی شتاب خان کی چیخوں نے صورت حال کو اور زیادہ گھمبیر بنا دیا۔ فندر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ اب ہال میں موجود لوگ اس کی گولیوں کی زد میں آکر مکھیوں کی طرح گر رہے تھے۔

چند لمحوں بعد فندر دروازے سے نکلا اور تیزی سے مرکزی شیشوں والی کار کی طرف دوڑتا گیا۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر عاشق بیٹھا ہوا تھا۔ اور کار سٹارٹ تھی۔ جیسے ہی فندر کار کے قریب پہنچا۔ عاشق نے ہاتھ بڑھا کر اس کی طرف کا دروازہ اور فندر اچھل کر سیٹ پر بیٹھا اور کار رانفل سے نکلنے والی گولی کی طرح آگے دوڑتی گئی۔



شام کے اخبارات کی چیخنی ہوئی شہ سرخیوں نے پورے دارالحکومت میں ہلچل مچا دی تھی کیفے مالا بار اور ہوٹل تاج کے واقعات کی بھرپور رپورٹنگ کی گئی تھی --- عمران کے ساتھ ساتھ سر رحمان کے فوٹو شائع کئے گئے تھے۔

سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے صاحب زادے علی عمران نے دارالحکومت میں قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا قسم کی سرخیوں نے عوام کے غیض و غضب کو اور بڑھا دیا تھا --- کیونکہ اعلیٰ سرکاری افسر کے حوالے نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔ ہر طرف سے سر رحمان کو فوری طور پر معطل کرنے اور علی عمران کو گرفتار کرنے پر اصرار کیا جا رہا تھا --- پورے شہر میں ہا کر چیخ چیخ کر ان سرخیوں کو اور زیادہ بڑھا چڑھا کر پکار رہے تھے۔ اخبارات دھڑا دھڑک رہے تھے اور سب کی زبانوں پر عمران کی اس قتل و غارت کا چرچا تھا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اخبارات سامنے رکھے ان خبروں کے مطالعے میں مصروف تھا۔ وہ سر سلطان کو چھوڑ کر وہاں سے سیدھا دانش منزل آ گیا تھا --- اس نے یہیں سے فون کر کے سلیمان کو فلیٹ بند کر کے رانا ہاؤس پہنچ جانے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں سلیمان غریب کی شامت آ جائے گی اور ابھی کیفے مالا بار والے واقعے کا کوئی اتہ پتہ نہ چلا تھا کہ یہ ہوٹل تاج والا قصہ سامنے آ گیا --- فائرنگ کرتا ہوا علی عمران دروازے سے نکلتا ایک فوٹو میں صاف دیکھائی دے رہا تھا۔ شاید کوئی پریس فوٹو گرافر بھی کھانا کھانے وہاں پہنچا ہوا تھا اور پھر وہ گولیوں کی بوچھاڑ کے باوجود وہ اپنے کیمرے کو نہ روک سکا ہو گا۔ --- بڑا واضح فوٹو تھا اور عمران کی نظریں اس وقت اسی فوٹو پر جمی ہوئی تھیں۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی یہ اُسی کا فوٹو ہو۔

سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے طاہر ----- دوسری طرف سے سر سلطان کی سخت اور سپاٹ آواز سنائی دی۔ انہوں نے شاید عمران کو بلیک زیرو سمجھا تھا۔

ادھر سر ---- عمران صاحب تو غائب ہیں۔ ان کے فلیٹ پر تالا پڑا ہوا ہے --- عمران نے اس بار بلیک زیرو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اُسے ڈھونڈھو۔ اس کم بخت نے اب تک سارا کیا کرایا ڈبو دیا ہے۔ سارا شہر نہ صرف اس کے خلاف ہو گیا ہے بلکہ صدر مملکت اور تمام اعلیٰ حکام پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔۔۔۔ سر رحمان کی صدمے کے مارے بُری حالت ہے۔ صدر مملکت نے مجھے اس کی فوری گرفتار کے سختی سے احکامات دیئے ہیں۔ اور یہ ہے بھی ضروری۔ تاکہ پھرے ہوئے عوام کو فوری طور پر سنبھالا جاسکے۔ سر سلطان نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

لیکن سر --- آپ تو عمران صاحب کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے خلاف کوئی گہری شازش ہو رہی ہے۔ --- عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں کہا۔

کسی کا دماغ گھومتے دیر نہیں لگتی۔ کیفے مالا بار میں تو مینجر اور بیروں کے زبانی بیانات تھے۔ لیکن اب ہوٹل تاج میں فائرنگ کرتے ہوئے تو اس کا فوٹو بھی اخبارات میں آگیا ہے۔ اب کسی شک وہ شبہ کی کیا گنجائش رہ گئی ہے۔۔۔۔۔ سر سلطان کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

جناب۔۔۔۔۔ اگر ایک مینجر چار بیروں اور فوٹو کی بنیاد پر آپ عمران صاحب جیسے شخص کے متعلق اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ تو کل آپ کا فوٹو بھی اسی طرح اخبار میں شائع ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ کیا آپ جیسا میک اپ کر کے ایسی حرکتیں نہیں کی جاسکتیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ گو لہجہ بلیک زیرو کا ہی تھا۔ لیکن اس کے انداز میں سختی آگئی تھی۔

اودہ۔۔۔۔۔ تو تمہارا مطلب ہے عمران کے میک اپ میں ایسا کیا جا رہا ہے۔ لیکن کیوں۔۔۔۔۔ سر سلطان نے اس بار چونکتے ہوئے کہا۔ شاید اس زاویے پر انہوں نے اب تک سوچا ہی نہ تھا۔

اس کیوں کا جواب تو تلاش کرنا پڑے گا۔ آپ ایسا کریں حکمانہ طور پر یہ کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کرا دیں۔ اور اخبارات میں سرکاری طور پر یہ بیان شائع کرا دیں کہ علی عمران گزشتہ ایک ماہ سے سرکاری مشن پر ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ اس طرح عوام بھی شک و شبہ میں پڑ جائیں گے اور حالات نارمل ہو جائیں گے۔ ادھر جو مجرم ایسا کر رہے ہیں وہ بھی گھبرا کر اپنے بلوں سے نکل آئیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

آج تو تم بالکل عمران جیسی باتیں کر رہے ہو۔ تمہاری باتیں میرے دل کو لگ رہی ہیں۔ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے کہ میں نے عمران کو ایسا سمجھ لیا۔۔۔۔۔ میں خود صدر مملکت سے بات کر لیتا ہوں۔ سر سلطان نے کہا۔

عمران صاحب کی صحبت میں بیٹھ کر ان جیسا نہیں بنا جا سکا تو ان جیسی باتیں تو سیکھی جاسکتی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا --- ویسے تم عمران کو ڈھونڈو۔ اُسے کہو مجھ سے براہ راست بات کرے۔ اس طرح چھپ جانے کا کیا فائدہ ---  
--- سرسلطان نے کہا۔

بہت بہتر جناب ---- جیسے ہی عمران کا پتہ چلا آپ کا پیغام پہنچا دیا جائے گا۔ --- عمران نے دوبارہ مؤدبانہ لہجے میں  
کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ  
وہ اپنے لہجے میں شروع ہو جائے۔ --- لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ اس طرح آئندہ سرسلطان بلیک  
زیرو سے بات کرتے ہوئے ہمیشہ اسی شک و شبہ میں مبتلا رہتے کہ بلیک زیرو سے بات کر رہے ہیں یا عمران سے ---  
--- اس لئے وہ اپنا ارادہ گول کر گیا تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے جولیا کو فون کرنے کے لئے ٹیلی فون کی  
طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھایا۔  
ایکسٹو۔ --- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

جناب میں جولیا بول رہی ہوں۔ --- ساری سیکرٹ سروس اس وقت میرے فلیٹ میں موجود ہے۔ عمران کے متعلق  
باتیں ہو رہی ہیں۔ سر میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے بات کر لی جائے سر آخر یہ کیا چکر چل پڑا ہے --- ہم  
سب کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ کم از کم عمران ایسا نہیں کر سکتا۔ --- جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تمہارا فیصلہ درست ہے جولیا --- یہ حرکتیں عمران کی نہیں ہیں۔ یہ کسی خاص چکر میں عمران کا نام استعمال کیا جا رہا  
ہے۔ اور میں ابھی تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی --- تم ایسا کرو پوری سیکرٹ سروس سمیت شہر  
میں پھیل جاؤ اور ان دونوں واقعات کے بارے میں مزید شواہد اکٹھے کرو۔ کوئی ایسا کلیو لازماً مل جائے گا۔ جس سے  
اصل بات سامنے آ جائے گی۔ --- عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے سر۔ ہم یقیناً کلیو تلاش کر لیں گے۔۔۔ لیکن سر یہ عمران کہاں ہے۔ فلیٹ پر تو تالا پڑا ہوا ہے۔ رانا ہاؤس میں بھی نہیں ہے۔ میں نے ابھی وہاں فون کیا تھا۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

گرفتاری کے خوف سے کہیں چھپا بیٹھا ہو گا۔ بہر حال تم اپنا کام کرو۔ میں اس چکر میں کے پیچھے کسی بڑے جرم کی بو سونگھ رہا ہوں۔ جیسے ہی کوئی کلیو ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔

چلو تم بھی ہر وقت یہی رونا روتے تھے کہ کام نہیں ہے کام نہیں ہے۔ اب کرو کام۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے دیوار پر لگا ہوا بلب جل اٹھا اور ساتھ ہی مخصوص سیٹی کی آواز کمرے میں ابھری۔ عمران نے چونک کر میز کے کنارے پر گا ہوا بٹن آن کر دیا تو سامنے دیوار پر نصب سکرین روشن ہو گئی۔۔۔۔ سکرین پر دانش منزل کا گیٹ نظر آرہا تھا جس کے ساتھ ایک کار موجود تھی اور بلیک زیرو کھڑا تھا۔ عمران نے سر ہلا کر اُس بٹن کو آف کیا اور دوسرا بٹن دبا دیا۔ جس سے پھانک آٹومیٹک کھل جاتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

عمران صاحب۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ابھی میں نے اخبار پڑھا تو سیدھا ادھر آگیا۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کمرے میں داخل ہوتے ہی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

ہونا کیا ہے۔ عمران کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنے لگا تھا۔ اب ہوش آ جائے گا۔ جب سو پر فیاض اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالے گا۔۔۔۔ اور صدر اُسے پھانسی کے پھندے سے لٹھائے گا تو اُسے پتہ چل جائے گا کہ قانون سے کوئی بالاتر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

اور پھر جب عمران نے کیفے مالا بار میں پیش آنے والے سارے واقعات بتائے تو بلیک زیرو بے تحاشا ہنستا رہا۔

میرا تو خیال ہے کوئی آپ کے ہاتھوں میں واقعی ہتھکڑیاں ڈلوانا چاہتا ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

لیکن اس کے لئے اتنے آدمی مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر وہ غیر ملکی لڑکی بھی غائب ہے۔ جو محکمہ معدنیات کے چیف سیکرٹری کے ساتھ تھی۔۔۔۔ میرا خیال ہے کوئی گہرا ہی چکر ہے۔ یہ سب کسی خاص پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

وہ تو ظاہر ہے۔ اتنے سارے قتل مزاق میں تو نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو لوگ یہ حرکتیں کر رہے ہیں وہ اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ فرض کیا آپ کو گرفتار کر بھی لیا جاتا۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوتا۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی فائدے میں تو سارا راز ہے۔ بلیک زیرو تم ایسا کرو زرا جا کر وزارت معدنیات کے چیف سیکرٹری گلزار رسول کا حدود اربعہ معلوم کرو۔۔۔ اس جیسے آدمی کا ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ ساتھ شہر سے باہر کینے میں بیٹھنا کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔ اور اس بات کا بھی پتہ کرو کہ وزارت معدنیات تحت آج کل کون کون سے خاص منصوبے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی معدنیات کے سلسلے کا ہی دھندہ ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے میں معلوم کر لیا ہوں۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اچھا میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے وہیں اطلاع دے دینا۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

ابھی عمران نے بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ جب کہ عمران نے اپنے قدم روک لئے۔

ایکسٹو۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

طاہر۔ عمران کا پتہ چلا۔ میں سلطان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔





تھا سر رحمان نے۔ بہر حال بات بن گئی۔ ان کی فرضی معطلی کے احکامات کو فرضی طور پر منسوخ کرا دیا گیا۔ ----  
سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

اودہ ہاں ---- واقعی میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ نے میرا اشارہ سمجھتے ہی اتنی بڑی بات کر دی ورنہ ڈیڈی تو مجھے  
گولیوں سے بھون ڈالتے۔ ---- عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اچھا ان باتوں کو چھوڑو۔ ان لوگوں کا پتہ کراؤ جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ ---- سر سلطان نے کہا۔

میرا تو خیال ہے کہ میں خود بھی مقابلے پر اتر آؤں۔ کچھ آدمی وہ ماریں کچھ میں ماروں۔ بعد میں بیٹھ کر حساب کر لیں  
گے کہ اصلی عمران مقابلہ جیتا ہے یا نقلی۔ ---- عمران نے کہا۔

لیکن یہ نقلی کا چکر آخر کیوں چلایا گیا ہے۔ ہوٹل تاج میں مرنے والے تو عام لوگ تھے لیکن کیفے مالا بار کا مسئلہ  
دوسرا ہے۔ گلزار رسول صاحب اپنے محکمے کی ناک تھے۔ --- خاصے مشہور و معروف آدمی تھے۔ ان کی موت سے  
ہمارے ملک کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ --- سر سلطان نے کہا۔

ہاں بات آہی گئی ہے تو بتائیں کہ گلزار رسول صاحب کس قسم کے آدمی تھے۔ ان جیسے عہدے کے آدمی ایک غیر  
ملکی لڑکی کے ساتھ ایک عام سے کیفے میں بیٹھنا کچھ انوکھی سی بات ہے۔ ---- عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

گلزار رسول صاحب غیر شادی شدہ آدمی ہیں اور لڑکیوں کے بارے میں خاصے بدنام رہے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ان کا  
پرائیوٹ معاملہ تھا اس لئے حکومت نے کبھی اس بارے میں کوئی تشویش ظاہر نہیں کی ---- ویسے وہ خاصے ذہین  
اور اپنے کام کے ماہر تھے۔ انہوں نے محکمہ معدنیات میں بڑا کام کیا تھا۔ انگوڑہ سے قیمتی جواہرات کی کانوں کی دریافت  
بھی ان کا کام تھا۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ آج کل ہو کوہ زرگات کا سروے کر رہے تھے۔ ---- گزشتہ دنوں  
ایک محفل میں ویسے ہی بات چھڑ گئی تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان کا خیال ہے کہ کوہ زرگات میں ایسی دھات کے  
وسیع ذخائر ملنے کے امکانات روشن ہیں جس سے ہماری ایٹمی توانائی کے مرکز کو بے حد فائدہ پہنچے گا ---- اور وہ تو

اتنہا کہہ رہے تھے کہ اگر یہ دھات جسے وہ بلیو ایکس کہہ رہے تھے مل گئی تو ملک میں بجلی کا بحران ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ بہر حال چونکہ یہ ٹیکنیکل سا مسئلہ تھا اس لئے میں نے زیادہ دلچسپی نہ لی تھی۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔  
یہ کوہ زرگات کا سلسلہ دارالحکومت کے شمال مشرق والا سلسلہ ہی ہے یا کوئی اور ہے۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

ہاں وہی سلسلہ ہے۔ خاصا وسیع اور طویل سلسلہ ہے۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

اوکے جناب۔۔۔۔۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے گرفتاری سے بچا لیا ہے۔ اب میب ذرا آزادی سے آدمی مارا کروں گا اور کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ گواہ بھی میسر آتے رہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

بکواس نہیں چلے گی۔ سنجیدگی سے کام کرو۔۔۔۔۔ سر سلطان نے فہمائشی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔

میرا خیال ہے عمران صاحب۔ اگر اس غیر ملکی لڑکی کا پتہ چل جائے جو گلزار رسول کے ساتھ تھی تو شاید کوئی بات بن جائے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

میں نے تمہاری طرف سے سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہ شہر میں پھیل کر کلیو کی تلاش کریں۔ تم انہیں کہہ دینا کہ وہ اس غیر ملکی لڑکی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں۔ کیفے مالا بار کے بیروں سے اس کا حلیہ انہیں یقیناً مل جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے میں ابھی جولیا کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

میں اب کل زرا کوہ زرگات کا چکر لگاؤں گا۔ ہو سکتا ہے اس کیس کی جڑیں وہاں موجود ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



یس کم ان --- کمرے کے اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور دروازے پر موجود راما اور اس کے تین ساتھی دروازے کو دھکیلتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے۔ --- کمرہ میں خاصی تاریکی تھی۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ روشن ہو گیا۔ اور انہوں نے کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بھاری بھر کم غیر ملکی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میز کے سامنے چار کرسیاں موجود تھیں۔ --- غیر ملکی کے چہرے پر خاصی سختی اور درشتی کے آثار نمایاں تھے۔ اور اس کی نیلی آنکھوں سے سرد مہری اجاگر تھی۔

آؤ راما۔ بیٹھو۔ --- غیر ملکی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے میز کی طرف بڑھے اور پھر اس کے سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

باس --- مجھے یقین ہے ہمارا کام آپ کو پسند آیا ہو گا۔ راما نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

ہاں واقعی تم لوگوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ دونوں بار ڈرامہ بے حد کامیاب رہا ہے۔ وہ فندر کہاں ہے۔ --- باس نے نرم انداز میں کہا اس کے لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ تھی۔

فندر شراب میں دھت تھا اس لئے ہم اُسے ساتھ نہیں لے آئے۔ وہ غضب کا اداکار ہے۔ لیکن اس میں یہی بے تحاشا شراب پینے والی کمزوری ہے۔ --- راما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ادہ واقعی یہ کمزوری ہے۔ کہاں ہے وہ --- باس نے پوچھا۔

ہمارے ہیڈ کوارٹر میں۔ --- راما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہارے ہیڈ کوارٹر --- کیا مطلب --- باس نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔



بریف کیس کھولتے ہی یہ سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ ان کے بعد ان کا خاتمہ مشکل نہ ہو گا۔۔۔۔۔ بہر حال ان کی شکلیں پہچانی نہ جا سکیں۔

یہ ضروری ہے۔ اور رقم حفاظت سے واپس لے آنا۔۔۔۔۔ جیگ نے سخت لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے باس ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چمکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

جیری کو میرے پاس بھیج دو۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔ اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک سنائی دی۔

یس کم ان۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

اور پھر دروازہ کھول کر ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا سڈول جسم بتا رہا تھا کہ وہ خاصا سخت جان واقع ہوا ہے۔

کم ان جیری۔۔۔۔۔ جیگ نے اُسے دیکھتے ہی کہا۔

اور جیری مستعدی سے چلتا ہوا میز کے سامنے والی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

میرا خیال ہے جیری اب اصل مشن پر کام شروع کر دیا جائے۔

اب کم از کم عمران فوری طور پر ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ باس نے جیری کے بیٹھے ہی کہا۔

سر۔۔۔۔۔ ابھی ابھی حکومت کی طرف سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ایک خبر جاری کی گئی ہے کہ علی عمران جو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر کا لڑکا ہے۔ اور جو سرکاری عہدے دار ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں غلط خبریں شائع ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ علی عمران گزشتہ ایک ماہ سے سرکاری مشن پر ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور ان وارداتوں میں ملوث آدمی نے علی عمران کا میک اپ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ علی عمران تو یہیں موجود ہے۔ اور ہمارے پاس مکمل رپورٹ ہے کہ کیفے مالا بار میں اس کے باپ اور سرسلطان نے اُسے بلوایا اور وہاں سے وہ پستول کے زور پر سرسلطان کو اغوا کر کے فرار ہو گیا۔ ---- پھر سرکاری طور پر یہ بیان کیسے آ سکتا ہے۔ --- باس نے پُری طرح چوکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

سر میں نے یہ بیان خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ یہ علی عمران فری لانسر نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق براہ راست حکومت سے ہے۔ ---- اسی لئے حکومت نے اُسے بچانے کے لئے یہ فرضی بیان دیا ہے۔ ورنہ ایک عام آدمی کے لئے چاہے وہ ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ حکومت سرکاری طور پر ایسے بیانات جاری نہیں کیا کرتی۔ --- جیری نے کہا۔

اوه تمہارا مطلب ہے کہ علی عمران صرف سیکرٹ سروس کے لئے جزوی طور پر کام نہیں کرتا بلکہ یہ حکومت کا خفیہ عہدے دار ہے۔ جیگ نے مزید چوکتے ہوئے کہا۔

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے جو پلاننگ بنائی تھی کہ حکومت کو عمران کے خلاف کر دیا جائے تاکہ عمران کھل کر ہمارے مقابلے میں نہ آ سکے وہ ساری اس وضاحت کے بعد فیل ہو گئی۔ ---- جیگ نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

جی ہاں --- اس سے صاف مطلب یہی ہے۔ حالانکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ ان وارداتوں میں ملوث پائے جانے کے بعد عمران کو لازماً گرفتار کر لیا جائے گا جیسے کیفے مالا بار میں اس کے باپ نے اور سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان نے احکامات دے دیئے تھے۔ ---- اور اعلیٰ سرکاری آفیسر کے قتل میں براہ راست ملوث ہونے کی وجہ سے وہ جلدی باہر نہ آ سکے گا۔ اور اگر گرفتار نہ ہوا تو گرفتاری سے بچنے کے لئے لازماً روپوش ہو جائے گا۔ اس طرح ہم اس دوران آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔ ---- لیکن اب موجودہ وضاحت کے بعد تو یہ ساری پلاننگ الٹا ہمارے خلاف جائے گی۔ اب عمران بھی کھل کر سامنے آ جائے گا۔ ---- اور حکومت چونک پڑے گی۔ اس طرح تو ہم نے اپنے پیروں پر خود کلبھاڑی مار لی۔ ---- جیری نے کہا۔





طرح مسخ کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد میں بیگ لے کر واپس آ گیا ہوں۔ کسی کو شک تک نہیں ہوا اور نہ کوئی تعاقب ہوا۔ --- راجر نے جواب دیا۔

گڈ شو۔ --- جیگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

باس ان لوگوں کے اس طرح خاتمے کا حکم دے کر آپ نے واقعی بے حد ذہانت سے کام لیا ہے۔ اب عمران انہیں ڈھونڈتا پھرے گا۔ ہمارے ساتھ ان کا لنک اب ثابت نہ ہو گا۔ --- جیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ واقعی اچھا ہوا۔ لیکن اب مقصد یہ ہوا کہ ہم وہیں پہلے پوائنٹ پر آ گئے۔ یعنی کسی کو ہمارے متعلق علم نہیں ہے۔ اب مشن کے بارے میں تمہاری تجویز کیا ہے۔ --- جیگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

باس۔ ہمارا مشن تو یہی ہے کہ ہم نے مخصوص ہتھیاروں کی کھیپ درہ ٹاپ میں موجود حکومت مخالفین تک پہنچانی ہے۔ بس۔ --- جیری نے کہا۔

ہاں مشن تو واقعی یہی ہے۔ لیکن تم نے مشکلات پر غور نہیں کیا۔ جو ہتھیار ہم نے پہنچانے ہیں۔ وہ بذریعہ سڑک تو پہنچائے جاسکتے ہیں۔ بذریعہ ریلوے یا ہیلی کاپٹروں کے ذریعے نہیں بھیجے جاسکتے۔ کیونکہ درہ ٹاپ انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے۔ --- اور ملک کے انتہائی شمال مغرب میں واقع ہے۔ وہاں تک کوئی پختہ سڑک بھی نہیں ہے۔ ٹھہرو میں تمہیں نقشہ دیکھاتا ہوں۔ پھر پوری طرح سمجھ میں آ جائے گی۔ جیگ نے کہا۔ اور اٹھ کر اپنی پشت پر موجودہ الماری کی طرف مڑ گیا۔

اچھا۔ --- وہاں سڑک بھی نہیں ہے۔ --- جیری نے چونکتے ہوئے کہا۔

کیا اس دنیا میں ایسے علاقے بھی ہیں جہاں سڑک بھی موجود نہ ہو۔ --- جیری کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

یہی تو مسئلہ ہے۔ تمہیں تو صرف اتنا ہی پتہ ہے کہ ہتھیار پہنچانے ہیں۔ اس کی تفصیلات کا علم نہیں۔ اسی لئے تو چیف باس نے کہا تھا کہ پہلے ہم علی عمران کو کسی چکر میں الجھا دیں پھر ان ہتھیاروں کی ترسیل پر کام شروع کریں۔۔۔۔۔ کیونکہ عمران ایسا آدمی ہے جو معمولی سے واقعے کو بھی بڑی اہمیت دیتا ہے۔۔۔۔۔ جیگ نے الماری میں سے ایک نقشہ نکال کر اُسے میز پر بچھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو یہ پوائنٹ ہے جہاں سے اسلحے سے بھری ہوئیں دس دہائییں ملیں گی۔ یہ ہمسایہ ملک کی سرحد ہے۔ اور دارالحکومت سے جنوب مشرق کی طرف ہے۔۔۔۔۔ یہاں سے ہم نے ان ویگنوں کو دارالحکومت سے گزار کر درہ ٹاپ میں لے جانا ہے۔ درہ ٹاپ میں بھی حکومت کے سرکاری ایجنٹ موجود ہیں۔ اس لئے ان کی نظروں سے چھپا کر اس پوائنٹ تک ہم نے اسلحہ پہنچانا ہے۔۔۔۔۔ اس پوائنٹ پر وہ آدمی جس کے حوالے یہ اسلحہ کرتا ہے ہم سے یہ اسلحہ وصول کرے گا اور اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ اب دیکھو ریلوے صرف دارالحکومت تک ہے۔۔۔۔۔ اس کے بعد درہ ٹاپ تک کوئی ریلوے لائن نہیں ہے۔ اس لئے یہ اسلحہ ریلوے کے ذریعے تو کسی صورت بھی نہیں پہنچایا جاسکتا۔ چونکہ درہ ٹاپ کے گرد دو ممالک موجود ہیں دونوں پاکیشیا کے حلیف ہیں اس لئے ادھر سے بھی کسی طرح اسلحہ نہیں پہنچایا جاسکتا۔ اب ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ ہم پوائنٹ نمبر ایک جہاں سے اسلحہ ہمارے سپرد ہوگا۔

اسے لے کر سڑک کے ذریعے دارالحکومت میں سے ہوتے ہوئے درہ ٹاپ کی سرحد تک جہاں پختہ سڑک جاتی ہے وہاں تک لے جائیں۔۔۔۔۔ اور پھر وہاں سے کچی سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے فائنل پوائنٹ پر لے جا کر اسلحہ متعلقہ آدمی کے حوالے کر دیں۔ اب دیکھو نقشے میں آٹھ پوائنٹ ایسے ہیں جہاں ہر گاڑی کی مکمل چیکنگ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ باقاعدہ چوکیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد درہ ٹاپ کی سرحد پر فوجی چوکی ہے۔ جو گاڑیوں کی باقاعدہ اور مکمل چیکنگ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چیف باس اور میں نے جو پلاننگ بنائی تھی اس کے بعد درہ ٹاپ کی سرحد پر فوجی چوکی ہے۔۔۔۔۔ جو گاڑیوں کی باقاعدہ اور مکمل چیکنگ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چیف باس اور میں نے جو پلاننگ بنائی تھی۔ اس کے مطابق دارالحکومت کی آخری حد تک کی پانچ چوکیوں کے سیکورٹی آفیسرز کو بھاری رقوم دے کر خرید لیا گیا ہے۔۔۔۔۔ اس طرح ہم آسانی سے اسلحہ دارالحکومت سے نکال کر لے جاسکیں گے۔ آگے درہ ٹاپ میں داخلے

ویری سوری باس واقعی مجھے اس ساری تفصیل کا علم نہ تھا۔ میں تو واقعی اسے آسان مشن سمجھ رہا تھا۔ پھر تو عمران کو الجھانے والی پلاننگ بالکل درست تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن سر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ عمران کو الجھانے کے لئے اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی بجائے اگر ہم عمران کے سینے میں ایک گولی مار دیتے تو یہ کائنات ویسے نہ دور ہو جاتا۔

----- جیری نے کہا۔

**تمہاری بات درست ہے پہلے میں نے بھی چیف باس سے یہی بات کی تھی۔ لیکن چیف باس عمران کو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ اس کے پاس عمران کے مکمل کوائف موجود ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ان کوائف کے مطابق عمران کوئی**

[illegible][illegible]



ایسی صورت میں یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ٹرکوں کو تیز رفتاری سے دوڑاتے ہوئے نکل جائیں۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔  
-----جیگ نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

یہ دس کے دس ٹرک اکٹھے چلیں گے۔-----جیری نے پوچھا۔

ہاں۔-----یہ ضروری ہے۔ کیوں کہ ان ٹرکوں کا طریقہ کار ہی یہی ہے اکیلا ٹرک تو فوراً چپک ہو جائے گا۔  
-----جیگ نے کہا۔

میرا خیال ہے باس ہم آپس میں کام بانٹ لیں۔ عمران کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا پروگرام بے حد خوبصورت ہے۔ کسی کو شک نہ ہو گا۔-----اس لئے عمران کے سلسلے میں درودِ سرمول لینے کی بجائے ہم مشن شروع کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔-----جیری نے کہا۔

کام۔ کیا بانٹ لیں۔-----جیگ نے چونکتے ہوئے کہا۔  
www.hibuddiez.com

ایسا کرتے ہیں کہ ٹرکوں کو چلانے کے لئے آپ کا گروپ کام کرے اور ان کی حفاظت میرا گروپ کرے گا۔ ہمارا آپس میں رابطہ ریلوے سسٹم کے ذریعے رہے گا۔ خطرے کی صورت میں ہم آپس میں ملے کر لیں گے کہ کیا کیا جائے۔-----جیری نے کہا۔

ٹھیک ہے۔-----پھر مشن کے آغاز کا کاشن دے دیا جائے۔ عمران کو نہ چھیڑا جائے۔-----جیگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اوکے۔-----میں مشن کے آغاز کا کاشن دے دیتا ہوں۔ اور اپنے گروپ کو لے کر پوائنٹ ون پہنچ جاتا ہوں۔ تم یہاں دارالحکومت سے بیس میل پہلے قصبہ آتوشار پر ہمارے ساتھ مل جانا اس سے پہلے کوئی خطرہ ہو۔ ساری بات ملے ہو چکی ہے۔ دارالحکومت سے ہم رات کے وقت گزریں گے۔-----جیگ نے سرہلاتے ہوئے کہا۔



کاش! تمہاری گرفتاری کے احکامات منسوخ نہ ہو جاتے تو میں دیکھتا کہ تم کیسے ٹر ٹر کرتے ہو۔۔۔۔ سوپر فیاض نے بُری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

منسوخی سے پہلے تم نے کون سا تیر مار لیا تھا۔ ڈیڈی کو اصل غصہ تم پر ہے کہ تمہارے سامنے ایک اعلیٰ سرکاری آفیسر کو اغوا کیا جا رہا ہے اور تم کھڑے اپنی ٹوپی ٹھیک کرتے رہے اور پتلون اونچی کرتے رہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سوپر فیاض خفیف سا ہو کر رہ گیا۔

بس یہی بکواس آتی ہے تمہیں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کیوں آئے ہو۔ یہاں تمہارے مطلب کی کوئی چیز نہیں۔ بس عام سی قتل کی واردات ہے۔۔۔ سوپر فیاض نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

اُسے شاید جلدی عقل آگئی تھی کہ وہ عمران سے جتنا بگڑ کر بات کرے گا۔ عمران اتنا ہی بکواس زیادہ کرے گا۔ اس لئے اس نے نرم انداز اختیار کر لیا۔

اگر عام سی واردات تھی تو پھر تم یہاں اپنی یونیفارم کی نمائش کرنے کیوں آگئے پولیس نمٹا لیتی۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

تم واقعی شیطان ہو۔ آؤ تم بھی تیر چلا لو۔۔۔ سوپر فیاض نے کہا اور کوٹھی کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ بڑھنے لگا۔ اُسے اس کی اطلاع صفدر کے ذریعے ملی تھی۔ صفدر اس علاقے میں کسی دوست کے پاس آیا تھا۔۔۔ اُسے کوٹھی نمبر بھول گیا اور اسے اتفاق ہی کہا جاسکتا تھا کہ وہ اس کوٹھی پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کا گیٹ اندر سے بند نہ تھا۔ صفدر دوست کا پتہ کرنے اندر گیا تو اسے کوٹھی خالی محسوس ہوئی اور پھر ایک کمرے میں پانچ لاشیں نظر آئیں۔۔۔ جنہیں گولیوں سے ہلاک کیا گیا تھا۔ اور ان کے چہرے مسخ کر دیئے گئے تھے۔ لیکن ایک اہم چیز صفدر کی تیز نظروں سے نہ چھپ سکی۔ ایک لاش کے ہاتھ میں انگوٹھا ڈبل تھا۔ صفدر نے یہ انگوٹھا ہوٹل ٹاج میں ہونے والی واردات کے سلسلے میں جو فوٹو چھپا تھا۔ اس میں نقلی عمران کے ساتھ ایک آدمی کے



فوٹو میں دیکھا تھا۔۔۔ اس آدمی انداز ایسا تھا جیسے وہ بھی اس نقلی عمران کے ساتھ ہی فرار ہو رہا ہو۔ اس وقت تو سب نے اُسے تماشائی سمجھا تھا لیکن اس انگوٹھے کو دیکھنے کے بعد صفدر کے ذہن میں فوراً یہ بات آگئی کہ فوٹو میں اس آدمی کے چہرے پر خوف و ہراس کے تاثرات کی بجائے اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ چنانچہ اس نے اس کو ٹھکی کی تلاشی لی۔۔۔ لیکن یہاں سے صرف اتنا پتہ چلا کہ اس کو ٹھکی کے ایک کمرے میں منشیات سٹور کی جاتی رہی ہیں۔ اس سے زیادہ اُسے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ تو اس نے ایکسٹو کو اس انگوٹھے اور اخبار میں فوٹو کا حوالہ دے کر واردات کے متعلق بتایا۔ جس پر بلیک زیرو نے اُسے کو ٹھکی کی نگرانی کا حکم دیا اور بلیک زیرو نے رانا ہاؤس میں موجود عمران سے بات کی تو عمران کو بھی خیال آگیا کہ واقعی صفدر کی ریڈنگ درست تھی۔۔۔۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان لوگوں کا تعلق کسی نہ کسی طرح ہوٹل تاج کی واردات سے بنتا ہے۔ چنانچہ وہ خود یہاں چیکنگ کے لئے آیا لیکن یہاں پولیس نظر آئی تو سمجھ گیا کہ کسی اور ذریعے سے پولیس کو اطلاع ملی ہو گی اور پھر منشیات کے سٹور کی وجہ سے انٹیلی جنس کو بھی اطلاع دی گئی اور اس طرح سوپر فیاض بھی پہنچ گیا ہو گا۔

عمران نے کمرے میں آکر لاشوں کو دیکھا۔ اس وقت پولیس فوٹو گرافر لاشوں کے فوٹو بنانے میں مصروف تھے۔ عمران غور سے انہیں دیکھتا رہا۔۔۔۔ یہ سب ایک چھوٹی سی میز کے گرد فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ حائل ذرا فاصلے پر کرسیاں بھی موجود تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ کسی وجہ سے میز کے گرد جمع تھے۔ البتہ ایک لاش دوسرے کمرے میں ایک آرام کرسی پر پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے سب لاشوں کو غور سے دیکھا۔

یہ تو مرنے سے پہلے بیہوش تھے۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

مرنے سے پہلے بے ہوش تھے۔۔۔ وہ کیسے۔۔۔ کیا تم نے انہیں مرنے سے پہلے دیکھا تھا۔۔۔ سوپر فیاض نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

یہ مرنے سے پہلے مجھ سے پوچھنے آئے تھے کہ ایسا طریقہ بتاؤ کہ مرنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو میں نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ مرنے سے پہلے بے ہوش ہو جاؤ۔ بس اتنی سی بات تھی۔۔۔ عمران نے کہا اور سوپر فیاض نے منہ بنا لیا۔

تم سے بات کرنی ہی حماقت ہے۔ کھڑے دیکھتے رہی لاشیں۔ میں جا رہا ہوں۔ خواہ مخواہ اس پاگل انسپکٹر نے فون کر دیا تھا۔ کہ یہاں منشیات کا سٹور ہے۔۔۔۔۔ اب جب میں نے آکر دیکھا تو کہیں کوئی منشیات ہی نہیں ہے۔ میں نے اس انسپکٹر کو اچھی خاصی جھاڑ پلا دی ہے۔

خواہ مخواہ اپنا کیس اتیلی جنس کے گلے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوپر فیاض نے کہا اور پیر پٹنتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔ عمران نے بھی اُسے نہ روکا۔ کیونکہ وہ خود یہی چاہتا تھا کہ وہ چلا جائے۔ تاکہ وہ اطمینان سے جائزہ لے سکے ورنہ سوپر فیاض سر پر چڑھا رہتا۔

سوپر فیاض کے جانے کے بعد ایک پولیس انسپکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

عمران صاحب آپ نے دیکھا سوپر فیاض صاحب کا رویہ۔ ایک تو انہیں اس سے متعلقہ کیس کی اطلاع دو اوپر سے جھاڑیں بھی سنو۔۔۔۔۔ انسپکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ انسپکٹر غوری تھا۔ عمران اور وہ خاصے واقف تھے۔

جھاڑنا کس کا کام ہوتا ہے۔ سوپر یعنی جمدار کا۔ اور تم اسے سوپر کی بجائے سوپر کہہ رہے ہو۔ اس نے تو بگڑنا تو تھا ہی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور انسپکٹر غوری عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ شاید عمران کے اس فقرے سے اس کا انتقامی جذبہ پورا ہو گیا تھا۔

بالکل عمران صاحب آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ ویسے عمران صاحب آپ یہاں کیسے آگئے۔" انسپکٹر غوری نے کہا۔

بس ویسے یہاں سے گزر رہا تھا۔ کہ سوپر فیاض کو دیکھ کر آگیا۔ لیکن وہ تو غصے ہو کر چلا گیا ہے۔ تم نے فیاض کو فون کیا تھا۔ عمران نے کہا۔

ہاں عمران صاحب۔۔۔۔۔ یہاں ایک کمرے سے منشیات کی تیز بو آرہی تھی اور وہاں ایسے شواہد ہیں کہ یہاں منشیات کی بھاری مقدار سٹور ہوتی رہی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ فیاض صاحب کو اطلاع دے دوں کہ شاید اس واردات

کا تعلق منشیات کی سمگلنگ سے ہو۔ اور آپ کو تو علم ہو گا کہ منشیات کی سمگلنگ کا شعبہ آج کل انٹیلی جنس کے سپرد ہے۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے کہا۔

اچھا۔۔۔ اسی لئے آج کل دارالحکومت میں منشیات کی ریل پیل ہے۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انسپکٹر غوری ایک بار پھر ہنس پڑا۔

فیاض صاحب کہہ رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا ہے کہ ہلاک ہونے سے پہلے یہ لوگ بے ہوش تھے۔ انہوں نے " کیسے اندازہ لگا لیا " انسپکٹر غوری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور عمران آہستہ سے مسکرا دیا۔۔۔۔ وہ سمجھ گیا کہ سوپر فیاض نے باہر جا کر عمران والی بات انسپکٹر غوری کو کہہ کر اس پر رعب جمانے دیا۔ کیونکہ سوپر فیاض کی ایسی ہی عادت تھی وہ رعب جمانے کا کوئی موقعہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔

انہوں نے مرنے سے پہلے سوپر فیاض سے مشورہ لیا ہو گا " عمران نے کہا اور انسپکٹر غوری ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

اگر تم اجازت دو تو میں اس کو ٹھی کا تفصیلی جائزہ لے لوں۔ اب سوپر فیاض تو بھاگ گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی کلیو مل جائے تو تمہیں بتا دوں تاکہ اس کیس کے حل کرنے کا سہرا تمہارے سر ہو جائے " عمران نے کہا۔

ادہ عمران صاحب آپ کی مہربانی ہو گی۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ سوپر فیاض کی مدد کیا کرتے ہیں۔ پلیز میں ہمیشہ آپ کا " احسان مند رہوں گا "۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے بڑے ممنونانہ انداز میں جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اور اس نے لاشوں کا تفصیلی جائزہ لینا شروع کر دیا۔ گولیوں سے پیدا ہونے والے زخم اور لاشوں کے انداز سے اتنا تو وہ دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ ان پر بے ہوشی عالم میں گولیاں چلائی گئیں ہیں۔۔۔۔ ورنہ ان کا یہ انداز کبھی نہ ہوتا۔ عمران نے ان لاشوں کو چیک کرنے کے بعد دوسرے کمرے میں جا کر آرام کرسی پر پڑی ہوئی لاش کا معائنہ شروع کر دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔۔۔۔ اس کا چہرہ مسخ کر دیا گیا تھا۔ لیکن جلدی میں زیادہ ضربات نہ آئی تھیں اور عمران نے چہرے پر موجود میک اپ چیک کر لیا تھا۔ عمران نے اس کے لباس پر نظر ڈالی۔

اور پھر اس کے کوٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔۔۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹی جیب سے ایک کاغذ برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے اوپر فندر کا نام لکھا ہوا تھا اور نیچے کیفے مالا بار کا اندرونی نقشہ بنا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ بیس ہزار روپے لکھے ہوئے تھے۔ کاغذ کی دوسری طرف ہوٹل تاج کا نام اور اندرونی نقشہ بنا ہوا تھا اور ساتھ بیس ہزار روپے کی رقم لکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ عمران اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ اس لاش کا جو چہرہ بچ گیا تھا وہ بالکل عمران جیسا تھا۔ اور یہ میک اپ تھا۔ اس لاش کے ساتھ فرش پر شراب کی تین خالی بوتلیں پڑی تھیں۔ عمران نے ایک بوتل اٹھائی اور اس پر موجود لیبل کو غور سے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ پھر اس نے بوتل رکھ دی اور کمرے سے باہر آگیا۔ مختلف کمروں کو اچھی طرح چیک کرنے کے بعد اس نے فیصلہ کن انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے انسپکٹر غوری اس کے پاس آیا۔

عمران صاحب کوئی پتہ چلا۔۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

تم بتاؤ تمہاری تفتیش کیا کہتی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

عمران صاحب۔۔۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ شکلیں ان کی مسخ ہو چکی ہیں البتہ اس ڈبل انگلوٹھے والے کے متعلق میں نے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کرایا ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ یہ مقامی غنڈہ ہے۔۔۔۔۔ اس کا ریکاڈ پولیس کے پاس موجود ہے۔ اس کا نام راما ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے کہا۔

راما۔۔۔۔۔ ہونہ۔۔۔۔۔ یہ وہی راما تو نہیں جو اسلحے کی سمگلنگ میں پھنسا تھا لیکن پھر فرار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

بالکل جناب بالکل۔۔۔۔۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے بھی یہی بتایا ہے۔ کہ چند ماہ پہلے اسلحے کی سمگلنگ کا بہت بڑا کیس پکڑا گیا تھا۔ یہ بھی اس میں شامل تھا۔ بعد میں پولیس کی حراست سے فرار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے اب سنو۔۔۔ میرے والے کیس کا تو تمہیں علم ہی ہو گا۔ کیفے مالا بار اور ہوٹل تاج والے قصے " کا۔۔۔ عمران نے کہا۔

ارے ہاں عمران صاحب۔۔۔ میں تو پوچھنا ہی بھول گیا تھا۔ وہ کیا قصہ تھا آپ نے تو بڑے آدمی مار دیئے۔ لیکن " آج ریڈیو اور ٹیلیویشن پر تو سرکاری طور پر یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ آپ ملک سے باہر ہیں۔ اور اب آپ یہاں موجود ہیں۔۔۔ مجھے تو سو پر فیاض کے چکر میں پوچھنے کا خیال ہی نہیں آیا۔ اس نے ہی میری مت ماری تھی۔۔۔ انسپٹر غوری نے چونک کر کہا۔

وہ سرکاری راز ہے۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ اور سنو۔ صبح اخبارات میں جب تمہارا فوٹو آئے گا کہ تم نے اپنی ذہانت " سے ایک پیچیدہ واردات حل کر لی ہے تو تم دیکھنا سو پر فیاض کیسے اپنا سر پیٹتا ہے " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں نے پیچیدہ واردات حل کر لی ہے۔۔۔ کیا مطلب " انسپٹر غوری نے کہا۔

چلو حل نہیں کی غور تو کیا ہے۔ خواہ مخواہ تو تمہیں غوری نہیں کہتے۔ سنو انسپٹر۔۔۔ کیفے مالا بار اور ہوٹل تاج میں " جس نقلی علی عمران نے وارداتیں کیں۔ اس کی لاش اندر پڑی ہے آرام کرسی پر۔ ابھی تک اس کے چہرے پر عمران اور انسپٹر غوری کی پہلی تو آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ پھر اس نے کامیک اپ موجود ہے "۔۔۔ عمران نے کہا۔

باقاعدہ چھلانگ لگائی اور اس کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران مسکراتا ہوا وہیں کھڑا رہا۔

بالکل عمران صاحب بالکل آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ آہ کتنا مزہ آئے گا۔ سارے ملک میں انسپٹر غوری کا نام گونجنے " لگے گا۔ " انسپٹر غوری تو خوشی سے ناچ اٹھا۔

سنو اب اس ساری واردات کی تفصیل۔ راما کا ایک گروپ ہے۔ جو مل کر وارداتیں کرتے ہیں۔ ہر قسم کی وارداتیں۔ " جس میں اسلحے اور مشیات کی سمگلنگ بھی شامل ہے۔۔۔ کسی مجرم تنظیم نے علی عمران کو اپنی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہوئے اُسے الجھانے کے لئے راما گروپ کی مدد حاصل کی۔ اور یہ پھر فندر نامی مجرم جو میک اپ کا ماہر ہے۔ اور علی

عمران کے قدم و قامت کا ہے اُسے علی عمران کا میک اپ کرایا گیا اور اس نے پہلے کیفے مالا بار میں واردات کی پھر ہوٹل تاج میں۔۔۔۔۔ یہ راما گروپ کا ہیڈ کو ارٹر ہے۔ یہاں انہوں نے رقم تقسیم کرنی تھی۔ فندر شراب کا عادی ہے۔ اس نے واردات کرنے کے بعد یہاں آکر خوب دل کھول کر شراب پی۔۔۔۔۔ جب کہ راما اور اس کے ساتھی اس تنظیم سے رقم کا بیگ لے آئے وہ ساتھ والے کمرے میں چھوٹی میز پر بیگ رکھ کر جب اُسے کھولنے لگے تو اس بیگ کے تالوں کے ساتھ بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس کا کنکشن فٹ تھا۔۔۔۔۔ جیسے ہی انہوں نے بیگ کھولنے کی کوشش کی گیس نکلی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ مجرم تنظیم کا آدمی باہر موجود تھا وہ اندر آیا اور اس نے پہلے ان چاروں کو سائینسٹ عکے ریوالور سے گولیاں ماریں پھر وہ دوسرے کمرے میں گیا اور فندر کو جو نشے میں دھت آرام کرسی پر پڑا تھا۔ اس کے سینے میں بھی اس نے گولیاں اتاریں اور رقم کا بیگ لے کر واپس چلا گیا۔۔۔۔۔ عمران نے واردات کا پورا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا۔

اور انسپکٹر غوری کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بُری طرح بگڑ گیا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ الف لیلٰی کی کوئی کہانی سن رہا ہو۔

لل۔ لیکن عمران صاحب ثبوت۔ میں ثبوت کہاں سے دوں گا۔ اعلیٰ آفیسران تو کبھی اس بات کو نہ تسلیم کریں " گے۔۔۔۔۔ غوری نے لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

جب نقشہ سمجھ میں آگیا تو ثبوت میں کون سی دیر لگتی ہے۔ یہ دیکھو یہ کاغذ فندر کی چھوٹی جیب سے نکلا ہے۔ اس پر " اس کا نام لکھا ہوا ہے ساتھ ہی ایک طرف کیفے بالا مار کا اندرونی نقشہ اور بیس ہزار روپے۔ اور دوسری طرف ہوٹل تاج کا اندرونی نقشہ اور بیس ہزار روپے لکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ اب بولو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یہی کہ فندر نے یہ حرکت رقم کے لئے کی ہے اور بیس ہزار ایک واردات کے لئے اس کے ساتھ طے ہوئے۔۔۔۔۔ چہرے پر موجود میک اپ جو مجھ جیسا ہے۔ اور جسم پر میری طرح ٹیکنی کلر لباس۔ یہ تو ہوا ایک ثبوت۔ اب راما گروپ کی شمولیت کا ثبوت تو پاکیشیا ٹائمز میں ہوٹل تاج کی واردات کا جو فوٹو شائع ہوا ہے اس میں اس فندر کے ساتھ ایک آدمی نظر

آ رہا ہے جس کا انگوٹھا ڈبل ہے۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ وہ عام تماشائی کی طرح پریشان و ہراساں نہیں ہے بلکہ مطمئن اور پرسکون ہے۔ اس کی آنکھوں میں مشن کی کامیابی کی چمک ہے اور اس کا انداز ایسا ہے جیسے وہ فندر کو وہاں سے بچا کر لے جانا چاہتا ہے۔۔۔ اور سنو۔۔۔ اس فوٹو میں فندر نے جو بوٹ پہنا ہوا ہے۔ اس میں ایک کی ٹوپر پر سلائی ادھڑی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اور فندر کی لاش کے پیر میں وہی بوٹ ہے۔ سلائی ادھڑی ہوئی ہے۔۔۔ اب آؤ رقم والی طرف تو دیکھو میز پر بیگ جتنی چوڑائی کے واضح نشانات موجود ہے اور پھر بیگ کو اٹھا نے سے جو گھسیٹ جانے کی مخصوص لکیر ہے وہ بھی صاف نظر آرہی ہے۔۔۔ اس کے بعد ان کے گرنے کے انداز بتا رہے ہیں کہ یہ درمیان میں رکھی ہوئی میز کے گرد کس طرح اکٹھے تھے۔ ان میں سے سارے تقریباً ایک طرف ہیں۔ ظاہر ہے اس طرف بیگ کا رخ ہو گا۔۔۔ اور وہ بیگ کو کھول کر اندر رکھی جانی والی رقم دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ پھر ان کے گرنے کا انداز اور ان پر چلائی جانے والی گولیوں کا انداز اور رخ بتا رہا ہے کہ ایک آدمی نے جو دروازے سے داخل ہو کر اس میز تک پہنچا۔ ان بے ہوش پڑے ہوئے افراد پر گولیاں چلائیں۔۔۔ پھر اس نے بیگ اٹھایا اور دوسرے کمرے میں جا کر فندر کو ہلاک کیا اور باہر چلا گیا۔ اگر تم اچھی طرح تلاشی لو تو اس کے علاوہ بھی ثبوت مل جائیں گے۔ یقیناً وہ شخص کسی کار میں آیا ہو گا۔ اس کی کار چیک ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ارے عمران صاحب۔۔۔ آپ تو واقعی کمال کے آدمی ہیں۔ حیرت ہے۔ کار والی بات بھی ٹھیک ہے۔"

ایک منٹ ٹھہریں ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار کسی سرخ رنگ کی کار کے متعلق بتا رہا تھا۔ جو باہر کھڑی رہی۔ میں نے اس کی بات کا خیال نہیں کیا۔ ٹھہریں میں اُسے بلاتا ہوں۔۔۔۔۔ انسپکٹر غوری تو خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے باہر کی طرف دوڑ گیا۔

عمران سوچنے لگا کہ فندر اور راما کو اس کام پر کس نے آمادہ کیا ہو گا وہ ایک آئیڈیا تو لگا چکا تھا لیکن اس کے آگے اندھیرا تھا۔

تھوڑی دیر بعد انسپکٹر غوری ایک ادھیڑ عمر آدمی کو ساتھ لے آیا۔

اب بتاؤ بابا۔۔۔۔۔ وہ کار کیسی تھی۔۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے کہا۔

جناب سہ پہر کا وقت تھا۔ سرخ رنگ کی ایک کار یہاں گیٹ کے ساتھ آکر رکی۔ میں جب اپنے گیٹ سے باہر آیا تو "کار کھڑی تھی اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔۔۔۔۔ پھر میں سودا لینے چلا گیا۔ واپس آیا تو کار جا چکی تھی۔ میں نے کوئی خیال نہ کیا۔ اب پولیس کو یہاں دیکھنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ شاید کار کا اس واردت سے کوئی تعلق ہو۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

تم گھبراؤ نہیں۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ کار کا نمبر کیا تھا۔۔۔۔۔ عمران اُسے ڈھارس دیتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پولیس کی وجہ سے وہ گھبرا یا ہوا ہے۔

جناب میں ان پڑھ آدمی ہوں۔ نمبر وغیرہ نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ ایک نشانی مجھے کار کی یاد ہے۔ اور وہ بھی ذرا عجیب سی بات تھی اس لئے ذہن میں رہ گئی۔۔۔۔۔ چوکیدار نے کہا۔  
کیا نشانی تھی۔۔۔۔۔ عمران نے چوٹکتے ہوئے پوچھا۔

جناب اس کے شیشے کے ایک طرف کونے میں ایک آدمی کا فوٹو بنا ہوا تھا کسی کا غڈپر۔۔۔۔۔ اس آدمی نے ہاتھ میں ایک سانپ پکڑا ہوا تھا جس کا منہ وہ چبا رہا تھا۔۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا۔

اچھا۔۔۔۔۔ واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ کار نئی تھی یا پرانی۔ عمران نے پوچھا۔

جناب بالکل نئی کار تھی۔۔۔۔۔ لمبی سی۔۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا۔

اچھا یہ بتاؤ۔۔۔۔۔ تم یہاں رہنے والوں کو جانتے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں جناب۔۔۔۔۔ ہماری کوٹھی ابھی تعمیر ہونا شروع ہوئی ہے۔ مجھے یہاں آئے ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اور میں زیادہ تر اندر ہی رہتا ہوں۔ چوکیدار نے جواب دیا۔



عمران سمجھ گیا کہ پولیس کیس کی وجہ سے اگر وہ جانتا بھی ہو گا۔ تو اب نہیں بتائے گا۔ نج نے کار والی بات اس نے کیسے بتا دی۔

ٹھیک ہے بابا شکریہ۔۔۔ اب تم جاؤ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور چوکیدار سلام کر کے واپس چلا گیا۔

نجانے کیسے تھی۔۔۔ بہر حال غوری صاحب اب آپ جانیں اور آپ کے اعلیٰ آفیسر۔ میں اب چلتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے غوری سے کہا۔

جناب آپ کا بے حد شکریہ۔۔۔ پلیز آپ کسی کو بتائیں نہیں کہ مجھے آپ نے یہ سب باتیں بتائی ہیں۔۔۔۔۔ غوری نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

مجھے کتنے نے کاٹا ہے کہ میں پولیس کو بتاتا پھروں۔ پولیس والے تو پہلے مجھے ہی دھریں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا " اور تیزی سے بھاگ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کوٹھی سے باہر آ کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس کار چوک کی طرف بڑھی۔ پھر عمران نے ایک طرف سے صفدر کی کار نکل کر اپنے پیچھے آتی دیکھی۔۔۔۔۔ عمران نے اپنی کار ایک طرف کر کے اُسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اور خود کار سے باہر آ گیا۔ صفدر بھی کار روک کر باہر آ گیا۔

کوئی خاص بات معلوم ہوئی عمران صاحب۔۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

ہاں سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اور پھر عمران نے مختصر طور پر اُسے واردات کا پس منظر بتایا۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے " ساتھیوں سمیت وہ سرخ رنگ کی کار تلاش کرو جس کے شیشے کے کونے میں اس آدمی کی تصویر ہو۔ یہ ضروری ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اُسے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں مس جو لیا سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔





گہری تاریکی نے ہر طرف اپنا ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ آسمان پر چمکنے والے تارے بھی مدھم پڑ چکے تھے۔۔۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گہرے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی چادر نے ماحول کو ڈھانپ رکھا ہو۔

اس اندھیرے میں ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس کی تمام بتیاں بند تھیں اور وہ گہرے اندھیرے کا ایک جز بن چکی تھی۔۔۔ لیکن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا نوجوان بڑے مطمئن انداز میں کار چلائے جا رہا تھا۔ کار اس وقت ایک وسیع میدان میں سے گزر رہی تھی جن میں بڑی بڑی جھاڑیاں تھیں۔ ساتھ والی سیٹ پر جیگ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنی رانوں پر ایک ہلکی مشین گن رکھی ہوئی تھی۔ جب کہ پچھلی سیٹ خالی پڑی تھی۔ جیگ خاموش بیٹھا تاریکی کو گھور رہا تھا۔ اندھیرے میں اس کے چہرے کے تاثرات نظر نہ آرہے تھے۔

باس۔۔۔ ہم پوائنٹ پر پہنچنے والے ہیں۔۔۔ ڈرائیور نے اچانک جیگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اچھا۔۔۔ جیگ نے چونک کر کہا۔ اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

ابھی پوائنٹ کتنی دور ہے۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔

زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد کاشن مل جائے گا۔۔۔ ڈرائیور نے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جیگ نے سر ہلا دیا۔

وہ اس وقت پاکستان کی جنوب مشرقی سرحد پر واقع علاقے میں موجود تھے۔ قریب ہی ہمسایہ ملک کی سرحد تھی۔ چونکہ اس ملک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات گزشتہ کچھ عرصے سے بے حد کشیدہ تھے۔۔۔ اس لئے اس طرف فوجی نقل و حرکت خاصی تھی۔ پاکستان کی فوج نے سرحد کے ساتھ ساتھ پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اس لئے یہ سارا علاقہ سمگلنگ کے لئے ا

نتہائی خطرناک ہو چکا تھا۔ لیکن یہ لوگ جس طرح اطمینان سے آگے بڑھے جا رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی خاص راستے پر جا رہے ہیں جہاں خطرہ نہیں ہے۔

ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ ڈرائیور نے کار روک لی۔ اور پھر اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا ٹارچ نما آلہ نکالا اور پھر اُسے ہاتھ میں لے کر کھڑکی سے باہر ہاتھ نکال کر اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس کا بٹن دبا دیا۔۔۔ سرر کی تیز آواز سنائی دی۔ اور کوئی چیز سرسراتی ہوئی آسمان پر چڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا اور لمبی سی لکیر بناتا ہوا غائب ہو گیا۔

ڈرائیور اور جیگ کی نظریں سامنے آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد دور آسمان پر ویسے ہی ایک اور ستارہ ٹوٹا اور لکیر بنا کر غائب ہو گیا۔

راستہ صاف ہے۔۔۔ ڈرائیور نے مطمئن انداز میں کہا۔ اور تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ اب میدان میں اونچی اونچی گھاٹیاں تھیں۔ ڈرائیور نے بڑے محتاط انداز میں کار چلانی شروع کر دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک گھنا درخت اندھیرے میں لپٹا ہوا نظر آنے لگا۔۔۔ اس کا سایہ نظر آ رہا تھا۔ جیسے جیسے کار اس کے قریب پہنچتی گئی درخت واضح ہوتا گیا۔ ڈرائیور نے کار درخت کے قریب جا کر روک دی۔

آئیے باس۔۔۔ اب یہاں سے پیدل جانا ہو گا۔۔۔ ڈرائیور نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور جیگ سر ہلاتا "ہو ایچے اتر آیا۔ سب مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ سیاہ رنگ کے چست لباس میں وہ اندھیرے کا ایک حصہ بن گئے تھے۔۔۔ ڈرائیور آگے آگے تھا جب کہ جیگ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے پر ایک جگنو سا چکا اور وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے زمین پر لیٹ گئے۔۔۔ یہ جگنو ماچس کی تیلی تھی کسی نے سگریٹ سلگایا تھا۔ ماچس کی روشنی میں انہوں نے ایک فوجی سپاہی کا چہرہ دیکھا تھا۔ اور اب سگریٹ کا کش لینے سے اس کا مدھم سا خاکہ انہیں نظر آ رہا تھا۔۔۔ وہ دونوں دم سادھے پڑے ہوئے تھے۔ پھر ڈرائیور نے جیگ کو اشارہ کیا اور وہ کمانڈوز کے سے انداز میں زمین پر ریٹکتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ تھوڑی دور ایک

جھاڑی کے پاس پہنچ کر ڈرائیور رک گیا۔۔۔ اس نے جھاڑی کے اندر ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ہلکا سا کھٹکا ہو اور جھاڑی درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر دونوں اطراف میں ہٹ گئی۔

کون ہے۔۔۔۔ اچانک دور سے ایک للکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ کھٹکے کی آواز شاید اس سگریٹ پینے والے سپاہی " نے سن لی تھی۔ جھاڑی کے ہٹنے سے اندر جاتی ہوئی ایک مصنوعی سرنگ نظر آنے لگی۔۔۔۔ وہ جلدی سے ریگ کر اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔ اور پھر کھٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب پر بند ہو گئی۔ اور وہ دونوں ہی سرنگ میں خاموش پڑے رہے۔ کیونکہ انہیں قدموں کی دھمک نزدیک آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔ چند لمحوں بعد فوجی بوٹوں کی دھمک عین ان کے سروں پر پہنچ گئی۔ یہ ایک ہی آدمی کے قدموں کی آواز تھی۔ وہ دونوں سرنگ میں خاموش لیٹے ہوئے تھے۔ چند لمحوں تک یہ دھمک انہیں ادھر ادھر گھومتی سنائی دی۔۔۔۔ اس کے بعد واپس ہو گئی اور ان دونوں نے اطمینان کا سانس کیا۔ وہ بال بال بچ گئے تھے۔ جب قدموں کی دھمک معدوم ہو گئی تو وہ آہستہ آہستہ آگے ریگنے لگے۔۔۔۔ سرنگ ٹیڑھے میڑھے انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ اور اتنی تنگ تھی کہ ایک آدمی بمشکل اس میں ریگ کر آگے بڑھ سکتا تھا۔ ڈرائیور آگے تھا جب کہ جیگ اس کے پیچھے جا رہا تھا۔ سرنگ میں ہوا کا کوئی انتظام نہ تھا اس لئے ان دونوں کو لمحہ بہ لمحہ سانس لینے میں تنگی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ لیکن تھوڑی دور جانے کے بعد سرنگ اوپر کو اٹھ گئی اور پھر ڈرائیور نے دیوار پر ہاتھ رکھا اور پہلے جیسی کھٹاک کی آواز سنائی دی۔ اور مدھم تاروں سے بھرا آسمان نظر آنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے تازہ ہوا حاصل کرنے کے لئے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ ڈرائیور ریگ کر باہر آگیا۔ جیگ نے بھی اس کی پیروی کی یہاں بھی مکمل اندھیرا تھا اور ویسے ہی جھاڑی تھی جیسی جھاڑی کے اندر سے سرنگ میں داخل ہوئے تھے۔ ان کے جھاڑی سے باہر نکلتے ہی جھاڑی بند ہو گئی۔۔۔۔ اور وہ دونوں آہستہ آہستہ اُسی طرح ریگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک درخت کے پاس پہنچ گئے۔ اس درخت کے نیچے ایک چھوٹی سیاہ رنگ کی کار موجود تھی اور کار کے ساتھ ایک آدمی کا ہلکا سا خاکہ نظر آرہا تھا۔۔۔۔ ڈرائیور نے کار کے قریب پہنچنے پر آہستہ سے زمین پر اپنا ہاتھ مخصوص انداز میں مارا تو کار کے

قریب کھڑا نوجوان ایک لخت چونک پڑا۔ اس نے اُسی انداز میں اپنا ہاتھ کار کی ڈگی پر مارا۔ ہلکی سی تھپاک کی آواز سنائی دی۔ اور ڈرائیور اور جیگ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور پھر تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگے۔

راڈ"۔۔۔ نوجوان نے ان کے قریب آنے پر سرگوشی کے انداز میں کہا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن موجود تھی۔

راڈار"۔۔۔ ڈرائیور نے اُسی سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

اوکے۔۔۔ بیٹھو"۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

اور وہ دونوں کار کے پچھلے دروازے کھول کر اس میں سوار ہو گئے جب کہ نوجوان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ دوسرے لمحے کار کا انجن بے آواز انداز میں جاگ پڑا اور کار حرکت میں آگئی۔

میرا نام راٹھور ہے"۔۔۔ ڈرائیور نے کہا۔

میں بانٹی ہوں اور یہ باس جیگ ہیں"۔۔۔ پچھلی نشست پر بیٹھے ڈرائیور نے جواب دیا جب کہ جیگ خاموش بیٹھا رہا۔ کار اُسی انچی نیچی گھاٹیوں سے ہوتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ اور دیر بعد وہ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی عمارت کے پاس جا کر رک گئی۔۔۔ اور وہ تینوں ہی بغیر کچھ کہے کار سے نیچے اتر آئے۔ راٹھور نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ اس کی پیروی کرتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔۔۔ ایک بند دروازے پر راٹھور نے آہستہ سے دستک دی۔

کون "۔۔۔ اندر سے سرگوشیانہ آواز سنائی دی۔

راٹھور۔۔۔ مہمان آگئے ہیں"۔۔۔ راٹھور نے اُسی طرح سرگوشی کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیں کم ان"۔۔۔ اندر سے جواب ملا۔

اور ڈرائیور نے دروازے کو آہستہ سے دھکیل دیا۔ اندر کمرے میں بھی اندھیرا ہی تھا۔ راٹھور اور بانٹی اور جیگہ اندر داخل ہوئے راٹھور نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔ اُسی لمحے چٹ کی آواز ابھری۔ اور کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بڑی موٹھوں والا فوجی یونیفارم میں ملبوس آدمی لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس کے کاندھوں پر موجود سنار بتا رہے تھے کہ وہ کرٹل ہے۔ انہیں آتا دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

باس جیگہ اور یہ بانٹی ہیں۔ راڈار گروپ۔۔۔ راٹھور نے مؤدبانہ انداز میں کرٹل سے مخاطب ہو کر کہا۔ "کرٹل پرکاش۔۔۔ کرٹل نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا اور بانٹی اور جیگہ نے اس سے مصافحہ کیا۔ اور پھر کرٹل کے اشارے پر وہ میز کے سامنے رکھی ہوئی لوہے کی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کیپٹن راٹھور۔۔۔ تم باہر جا کر خیال رکھو۔۔۔ کرٹل نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے راٹھور سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اور راٹھور سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

کرٹل پرکاش۔ ہمیں اس طرح بلانے کا کیا مقصد تھا۔ جیگہ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "مشن کے سلسلے میں ضروری بات چیت کرنی تھی مسٹر جیگہ۔ ہماری اطلاعات کے مطابق پاکیشیا میں سیکرٹ سروس "فعال ہو چکی ہے۔ عمران کو کسی نے جعلی وارداتوں میں ملوث کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں وہاں حالات تبدیل ہو گئے۔۔۔ ایسی صورت میں ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ پہلے کی طرح پھر مشن فیل نہ ہو جائے۔۔۔ کرٹل پرکاش نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ مشن مکمل کرنا راڈار کی ڈیوٹی ہے۔ آپ صرف ہمیں مال سپلائی کریں۔ اس کے بعد آپ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔۔۔ جیگہ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

آپ کے چیف باس سے ساری بات تفصیل سے طے ہو چکی ہے۔ آپ کو یہاں بلانے کا مقصد اس بات چیت کے " نتیجے میں نئی صورت حال کا تعین تھا۔ اب یہ طے ہوا کہ مال ٹرکوں کی بجائے چھوٹی اور تیز رفتار ویگنوں میں بھیجا جائے تاکہ اگر چیکنگ بھی ہو جائے تو یہ تیز رفتار ویگنیں اسلحہ سمیت نکل جانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ورنہ ٹرک اس قدر تیز رفتاری پیدا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ کرئل پرکاش نے جواب دیا۔

لیکن اس طرح ایک تو ویگنوں کی تعداد بڑھ جائے گی دوسرا ویگنوں کا یہ کارواں فوری طور پر نظروں میں آجائے گا۔۔۔۔۔ جیگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اس پہلو پر غور کر لیا گیا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ نئی ویگنیں ایک کارواں کی صورت میں سڑکوں پر مسلسل سفر کرتی ہیں۔ یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ مال کو پچاس نئی ویگنوں میں فٹ کر کے ان ویگنوں کو دارالحکومت سے گزار کر لے جایا جائے گا۔۔۔۔۔ باقی پروگرام اسی طرح ہو گا۔ البتہ جہاں ٹرکوں سے مال اتار کر ویگنوں میں بدلنا تھا۔ وہاں اسی طرح انہیں پرانی ویگنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور یہ نئی ویگنیں واپس ہو کر اس پارٹی تک پہنچ جائیں گی۔ کاغذات بالکل اصل ہوں گے۔۔۔۔۔ اسلحہ ویگنوں کے فرش کی دوہری تہہ میں چھپایا جائے گا۔ ان ویگنوں کو اب ایک خصوصی جہاز کے ذریعے بندرگاہ پہنچا جا جائے گا۔ جہاں سے راڈار گروپ اس پارٹی کے نمائندے کے طور انہیں حاصل کر لے گا۔۔۔۔۔ باقاعدہ کلیئرنس کرا کر اور پھر سڑک کے ذریعے انہیں لے جایا جائے گا۔ خطرے کی صورت میں جس قدر ویگنیں نکالی جا سکیں نکال لی جائیں۔۔۔۔۔ کرئل پرکاش نے کہا۔

اگر یہ بات ہے تو پھر ان ویگنوں کو بندرگاہ سے مال گاڑی پر کیوں نہ بک کرا دیا جائے دارالحکومت میں ہم اسے وصول کریں۔ اور پھر وہاں سے آگے سڑک کے راستے لے جائیں۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

پہلے اس بات پر بھی غور کیا گیا تھا۔ لیکن اس میں ایک مسئلہ سامنے آیا تھا۔ کہ ریلوے کے اتنے سارے عملے کو " خریدنا نہیں جاسکتا۔ اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ویگنوں کو گاڑی پر لادتے ہوئے اور راستے میں اور وہاں دارالحکومت میں



پارٹی تو دارالحکومت کی ہے۔ لیکن اس نے یہ وینکین درہ ٹاپ سے جنوب مشرق میں واقع ایک آئل فیلڈ پر کام کرنے والی کمپنی کے لئے بک کرائی ہیں۔۔۔ تمام کاغذات بالکل درست اور اصلی ہوں گے۔ اگر کاغذات کی چیکنگ ہوگی تو وہ بالکل درست پائے جائیں گے۔ ان میں ایک حرف بھی مشکوک نہ ہوگا۔۔۔ کرنل پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہر ویگن میں دو ڈرائیور ہوں تو اس کا مطلب ہے سو افراد تو یہ چاہئیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے دس کاروں میں "چالیس افراد اور ہوں۔ اس طرح ایک سو چالیس افراد کم از کم چاہئیں۔ یہ کافی بڑا پرالیم ہو گا۔۔۔۔۔ جیگ نے سوچتے ہوئے کہا۔

یوں تو ہمارے گروپ کے ممبر کی تعداد سینکڑوں سے بھی اوپر ہے۔ لیکن وہ مختلف مشنز پر کام کر رہے ہیں۔ اس "مشن کا انچارج میں ہوں۔۔۔ اور میں زیادہ سے زیادہ بیس افراد کو یہاں حرکت میں لا سکتا ہوں"۔۔۔ جیک نے کہا۔

کسی مقامی گروپ کی مدد لینی ہو گی صرف ویگن کی ڈرائیونگ کے لئے۔۔۔ حفاظت کے لئے تو ہم بیس افراد ہی " کافی ہیں۔ ہمارے گروپ کا ایک ایک فرد سو (۱۰۰) پر بھاری ہے۔۔۔" جیگ نے کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔مقامی گروپ والا مسئلہ غلط ہے۔ اس طرح مشن لیک آؤٹ ہو سکتا ہے۔ کوئی اور انتظام کرو۔ ایسا انتظام " جس میں کسی مقامی آدمی کا کوئی تعلق نہ ہو "۔۔۔۔۔کرنل پرکاش نے کہا۔

کرئل صاحب۔ آپ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔ اگر تمام ویگن ڈرائیور غیر ملکی ہوں گے تو ظاہر ہے ہر بات مشکوک ہو جائے گی۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

ہاں یہ مسئلہ تو ہے۔ پھر ایسا ہے کہ میں اپنے ملک سے آدمی بھیج دوں۔ ڈرائیونگ کے لئے وہ مقامی افراد ہی دکھائی دیں گے" کرئل پرکاش نے کہا۔

لیکن اگر آپ کے آدمیوں کی غلطی کی وجہ سے مشن ناکام ہو گیا تو پھر ہم ذمہ دار نہیں رہیں گے۔۔۔۔۔ جیگ ”  
نے سخت لہجے میں کہا۔

اس بات کی آپ فکر نہ کریں ہمارے آدمی ٹرینڈ ہوں گے۔ اور انہیں آپ کی ماتحتی میں دے دیا جائے گا۔ وہ آپ کے احکامات کے پابند ہوں گے۔۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ بتائیے۔ کب دیکھیں ہمارے چارچ میں آنی ہیں اور آپ کے آدمی کہاں اور کب "پہنچیں گے" جیگ نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

وگئیں تمہیں آج سے چار روز بعد بندرگاہ سے وصول ہوں گی۔ وگئیں تیار ہو چکی ہیں۔ آج انہیں قریبی ملک بھیج دیا جائے گا۔ جہاں سے وہ باقاعدہ بحری جہاز پر سوار ہو کر آج سے تین روز بعد بندرگاہ پہنچ جائیں گی۔۔۔۔۔ کسٹم اور کلیرنس میں ایک روز لگ جائے گا۔ اس طرح آج سے چار روز بعد وگئیں آپ کے چارچ میں ہوں گی۔ آپ نے بندرگاہ پر جا کر انصاف کلیرنگ اینڈ فارورڈنگ ایجنٹس کے دفتر میں جانا ہے۔ وہاں ان کا منیجر ہو گا الطاف اقبال۔ وہ سارا کام کرے گا۔ وہ ہمارا آدمی ہے۔۔۔۔۔ آپ نے صرف یہ کاغذ اُسے جا کر دینا ہے۔ کوڈ راڈار رہے گا۔ آپ جا کر اُسے اپنا کارڈ بھیجیں گے جس پر آپ کا نام ٹونی راڈ لکھا ہو گا۔ وہ آپ کو بلا لے گا اور الطاف ڈار کے طور پر کرائے گا۔۔۔۔۔ پھر آپ اُسے یہ کاغذ دیں گے۔ اس طرح آپ کے اور اس کے نام میں راڈار مکمل ہو گا۔ باقی باتیں وہ آپ سے زبانی طے کر لے گا۔ بالکل بھروسے کا آدمی ہے۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کریں گے۔ وگئے ان کی ڈیلیوری کے ساتھ ہی وہ آپ کو اس جگہ لے جائے گا جہاں ہمارے آدمی ڈرائیوروں کی صورت میں موجود ہوں گے۔ ان سب کے کاغذات

مکمل ہوں گے۔ اور وہ اس فرم کے ملازم ہوں گے جو وگینس خرید رہی ہے۔ ان سب کا انچارج بھاکر نامی آدمی ہو گا۔ آپ کا رابطہ بھاکر سے رہے گا۔ اور بھاکر باقی آدمیوں کو سنبھالے گا۔۔۔۔۔ کرٹل پرکاش نے تفصیلات بتانے کے ساتھ ساتھ دراز سے ایک سفید رنگ کا کاغذ نکال کر جیگ کی طرف بڑھا دیا۔ کاغذ پر کسی بیوہ کی طرف سے درخواست لکھی ہوئی تھی جس میں امداد کی اپیل کی گئی تھی۔۔۔۔۔ عام سا کاغذ تھا۔ جیگ سمجھ گیا کہ یہ کوڈ ہو گا۔ اس لئے اس نے اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

اپ کے آدمی اپنا اسلحہ ساتھ کے آئیں گے۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

ہاں۔۔۔۔۔ وہ جدید اسلحے سے لیس ہوں گے۔ ایسے اسلحے سے جو بظاہر عام ڈرائیوروں کے روزمرہ آلات سے متعلق " نظر آئیں گے اور اس طرح کسی کو تلاشی کے باوجود ان پر شک نہ ہو گا۔۔۔۔۔ کرٹل پرکاش نے جواب دیا۔

آپ کے آدمیوں کو مکمل مشن کا علم ہے کہ کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔  
نہیں۔۔۔۔۔ انہیں صرف اتنا معلوم ہو گا کہ انہوں خطرے کی صورت میں کیا کرنا ہے۔ باقی آپ جتنا مناسب سمجھیں " بھاکر کو بتائیں۔ بہر حال وہ آپ کے ماتحت ہو گا۔۔۔۔۔ کرٹل پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پہلے چیک پوسٹوں کے ساتھ جو معاملات طے تھے وہ ٹرکوں کے سلسلے میں تھے۔ اب نئی صورت میں کیا ہو گا۔۔۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔

ہاں آپ نے اچھا یاد دلایا ہے۔ آپ کے چیف باس کے ساتھ اس مسئلے پر بات ہوئی تھی۔ ہم کسی بھی صورت مقامی آدمی سوائے درہ ٹاپ کے اس مشن سے کسی طور متعلق نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے جس آدمی نے چیک پوسٹوں کو ڈیل کرنا تھا۔۔۔۔۔ وہ اب آپ کے ساتھ نہ ہو گا۔ عام حالات میں آپ کو ان چیک پوسٹوں کو کراس کرنا ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ تمام مشن اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ بغیر کسی خاص مخبری کے کسی صورت میں بھی کسی کو شک نہ ہو گا حتیٰ کہ اس اسلحے کو ایسے پیک کیا گیا ہے کہ مشینی آلات بھی اس کا پتہ نہ چلا سکیں گے۔۔۔۔۔ ویسے

مجھے آپ کو پورے مشن مین کہیں بھی انگلی ہلانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ کسی خصوصی خطرے کی صورت میں بہر حال آپ جو مناسب سمجھیں اقدامات کریں یہ آپ کا کام ہے۔۔۔ کرنل پرکاش نے جواب دیا۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔ اب اجازت۔۔۔ جیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

میں کیپٹن راٹھور کو بلاتا ہوں وہ آپ کو سپاٹ پر چھوڑ آئے گا۔۔۔ کرنل پرکاش نے کہا اور میز کے کنارے کسی بٹن کو انگلی سے دبا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن راٹھور اندر داخل ہوا۔

مہمانوں کو سپاٹ پر چھوڑ آؤ۔۔۔ کرنل پرکاش نے تحمانہ لہجے میں کیپٹن راٹھور سے مخاطب ہو کر کہا۔

یس سر۔۔۔ کیپٹن راٹھور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر جیگ اور بانٹی کرنل پرکاش سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد کار واپس جا رہی تھی۔

آپ دوسری طرف بے حد محتاط رہیں وہاں فوجی گشت جاری ہے "کیپٹن راٹھور نے کار چلاتے ہوئے جیگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہمیں معلوم ہے۔۔۔ جیگ نے مختصر سا جواب دیا اور کیپٹن راٹھور نے سر ہلا دیا۔

عمران نے مجرم تنظیموں کی کیٹلاگ دیکھتے ہوئے جیسے ہی ایک صفحہ پلٹا وہ چونک پڑا۔ اس کی نظریں صفحے کے درمیان میں بنی ہوئی تصویر پر جم گئیں۔۔۔۔۔ یہ بالکل وہی تصویر تھی جیسی چوکیدار نے بتائی تھی۔

کچھ پتہ چلا۔۔۔۔۔ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

ہاں۔۔۔۔۔ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم راڈار کا مخصوص نشان ہے "عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ صفحے پر دی گئی تفصیلات پڑھ رہا تھا۔

راڈار۔۔۔۔۔ یہ کون سی تنظیم ہے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

تفصیلات تو یہاں نہیں دی گئیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ یہ تنظیم زیادہ تر اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث پائی گئی ہے۔ کانگو کے باغیوں کو اسلحہ کی سپلائی کے دوران اس تنظیم کا نام پہلی بار سامنے آیا تھا۔۔۔ اس کے کچھ افراد پکڑے گئے تھے۔ لیکن پھر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ ان افراد سے اس نشان کا پتہ چلا تھا اور بس۔۔۔ عمران نے صفحے پر دی گئی تفصیلات پڑھتے ہوئے کہا۔

اسلحے کی سمگلنگ۔۔۔۔۔ لیکن اس قسم کی سمگلنگ کے لئے کسی بین الاقوامی تنظیم کے آنے کا تو کوئی جواز نہیں بنتا۔ یہاں تو نہ ہی بغاوت ہو رہی ہے اور نہ کوئی جنگ وغیرہ۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ہو سکتا ہے اسلحے کی سمگلنگ کا چکر نہ ہو۔ کوئی اور سلسلہ ہو۔ لیکن حالات بتاتے ہیں کہ سلسلہ اسلحے کا ہی ہو

گا۔۔۔۔۔ عمران نے کیٹلاگ بند کرتے ہوئے کہا۔

کیسے حالات۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

چند ماہ قبل اسلحہ سمگل ہوتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ یہ انتہائی جدید ترین اسلحہ تھا۔ اس میں ایک مقامی غنڈہ راما بھی ملوث تھا۔ جو پولیس کی حراست سے فرار ہو گیا۔۔۔۔۔ اب یہی غنڈہ مجھے الجھانے کے لئے جو وارداتیں کیفے مالا بار اور ہوٹل تاج میں ہوئیں۔ ان میں بھی ملوث تھا۔ اور نشیمن آباد والی کوٹھی سے جو لاشیں ملی ہیں ان میں یہ راما بھی ہلاک کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ اور انہیں جس پارٹی نے ہلاک کیا ہے۔ اس کی کار پر راڈار کا نشان موجود تھا۔ اس ساری صورت حال سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اب بھی وہی اسلحے کی سمگلنگ کا ہی چکر ہو گا۔ اور مجھے الجھانے کی بات بھی اب سمجھ میں آتی ہے۔ ان کا پہلا مشن ناکام ہونے کی بناء میری ذات بنی تھی اور میرا نام ہی سامنے آیا تھا۔۔۔۔۔ چنانچہ ہو سکتا ہے راڈار نے میرے متعلق معلومات اکٹھی کی ہوں۔ اور پھر انہوں نے یہ پروگرام بنایا ہو کہ مجھے کسی واردات میں الجھا دیا جائے تاکہ میں اس دوران اسلحے کی سمگلنگ کے آڑے نہ آؤں۔۔۔۔۔ عمران نے سارے حالات کا تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ کا تجزیہ بالکل درست ہے عمران صاحب۔ یقیناً یہی مسئلہ ہو گا۔ لیکن یہ اسلحہ پہنچایا کہاں جانا تھا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ بظاہر تو ایسی کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب میرے ذہن میں ایک بات آتی ہے کہ کہیں یہ اسلحہ شمال مغربی سرحد پر قبائلیوں کو تو نہیں پہنچایا " جاتا " بلیک زیرو نے کہا۔

شمال مغربی سرحد۔۔۔۔۔ یعنی درہ ٹاپ۔۔۔۔۔ لیکن وہاں تو ایسی کوئی صورت حال نہیں۔ یہ درست ہے کہ دوسری " طرف روسیہ اور ہمارے ہمسایہ ملک بائلستان میں جنگ ہو رہی ہے اور بائلستان کے حریت پسند روسیہ کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن ہماری طرف سرحدی علاقے میں تو بالکل امن ہے۔ اور پھر یہ اسلحہ اگر بائلستان کے حریت پسند کو پہنچانا ہے تو اس کے لئے ہمارے ملک کا راستہ تو کسی طور پر بھی استعمال نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ اس کے لئے تو اور بہت سے راستے ہو سکتے ہیں مجھے الجھانے کا مطلب تو یہ ہے کہ اسلحہ بہر حال وہ دارالحکومت سے گزار کر لے جانا چاہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ اسلحہ کہاں سے لاکر کہاں پہنچایا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے اسے دارالحکومت سے گزارنا ضروری ہو۔ ذرا نقشہ نکالنا پاکیشیا کا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک الماری سے اس نے ایک بڑا نقشہ نکال کر میز پر پھیلا دیا۔۔۔۔۔ عمران کافی دیر تک نقشے کو غور سے دیکھتا رہا۔ بلیک زیرو بھی نقشے کی طرف متوجہ تھا۔

اسلحہ دارالحکومت کے ذریعے یا تو سڑک کے راستے لایا جا سکتا ہے یا ٹرین کے راستے۔ اور اگر تمہاری بات پر غور کیا جائے کہ یہ اسلحہ فرض کیا درہ ٹاپ پر پہنچنا ہے۔ تو پھر وہاں تک ریلوے نہیں جاتی۔ پھر اگر ریلوے پر آئے گا تو یہ دارالحکومت اترے گا اور یہاں سے سڑک کے راستے جائے گا۔۔۔۔۔ یا پھر براہ راست سڑک کے ذریعے جائے گا۔ ریلوے کے راستے والا مسئلہ تو ممکن نہیں کیونکہ ریلوے میں سفر کے دوران یہ کہیں بھی چیک ہو سکتا ہے۔ مجرم اتنا بڑا رسک نہیں لیں گے۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ اسے سڑک کے راستے لایا جائے " عمران نے کہا۔

لیکن سڑک کے راستے تو جگہ جگہ خصوصی چیک پوسٹیں موجود ہیں۔ کیسے اسلحہ سمگل ہو گا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں۔۔۔۔۔ ہیں تو سہی۔ لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ لانے والے اگر بین الاقوامی مجرم ہیں تو پھر یقیناً ایسے راستے اختیار کریں گے یا ایسے طریقے اختیار کریں گے جس سے چیک پوسٹیں صاف ہو جائیں۔ دارالحکومت کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس میں گزرے بغیر وہ اُسے سائیڈ سے نہیں لے جاسکتے۔ اس لئے انہیں لازماً دارالحکومت کو کراس کرنا پڑے گا۔

عمران نے کہا۔

تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم سیکرٹ سروس کے ممبران کی دارالحکومت کی چیک پوسٹوں پر خصوصی ڈیوٹی لگا دیں۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

یہ تو ابھی مفروضے ہیں کیا معلوم مجرموں کا اصل مشن کیا ہے۔ جب تک کوئی مخصوص کلیو نہ ملے اس وقت تک "یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے جو ہم سوچ رہے ہوں مجرموں کا مشن اس سے یکسر مختلف ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر الجھنوں کی لکیریں موجود تھیں۔

بلیک زیرو بھی خاموش ہو گیا۔ کیونکہ بہر حال عمران کی بات درست تھی۔

ابھی وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

ایکسٹو۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

سلطان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

کون سی ریاست کا سلطان۔۔۔۔۔ دنیا میں تو بے شمار ریاستیں ہیں اور لاتعداد سلطان ہیں۔ ویسے ایک سگریٹ کا نام بھی "سلطان ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے سرسلطان ہنس پڑے۔

خدا کا شکر ہے کہ ڈیڈی کو بھی زندگی میں شرمندہ ہونے کا موقع مل گیا۔ ویسے آپ ان کی ایسی حالت میں فوٹو کھینچ لیتے تو میں یہ فوٹو سوپر فیاض کے دفتر میں لکھوا دیتا۔۔۔ یقین کیجئے پچارے کا روزانہ سیروں خون بڑھتا رہتا۔۔۔۔۔

عمران نے کہا۔ اور سر سلطان جواب میب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

اس غریب کا تو اب سیروں خون خشک ہو رہا ہو گا۔ سر رحمان کو فیاض پر انتہائی سخت غصہ ہے کہ اس کی بجائے ایک عام پولیس انسپکٹر نے سارا کیس حل کر لیا۔۔۔۔۔ وہ تو مجھے کہہ رہے تھے کہ میں سوپر فیاض کو معطل کر کے اس انسپکٹر کو سپرنٹنڈنٹ بنا دوں گا۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

پولیس کے انسپکٹر نے۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ وہ کون انسپکٹر ہے جو اس قدر ذہین ہے۔۔۔ عمران نے مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

انسپکٹر غوری ہے۔ تھانہ نشمین آباد کا انچارج۔ کہیں تم تو اسے سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔۔

سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

[illegible]



اب آپ انسپٹر غوری کے ذمے لگائیں کہ ان وارداتوں کا پس منظر بھی تلاش کرے۔ آخر کوئی تو وجہ ہو گی ہی

----- عمران نے کہا۔

سر میرے لیے کیا حکم ہے۔ میں وہاں جاؤں۔۔۔ جولیا نے جھجکتے جھجکتے پوچھا۔

تمہارے صفدر اور کیپٹن شکیل کے لیے اور کام ہے۔ تم تینوں دارالحکومت کے دونوں اطراف میں خصوصی چیک پوسٹوں پر جا کر وہاں اس بات کا پتہ چلاؤ کہ ان کا طریقہ کار کیا ہے۔ وہ کیا کیا چیز چیک کرتے ہیں اور کس طرح۔۔۔ صرف ان کے طریقہ کار کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے سر میں یہ معلومات حاصل کر کے آپ کو تفصیلی رپورٹ دوں گی۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

او کے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

میں اس کار کے متعلقین کا پتہ کروں۔ مجھے یقین ہی کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر بیردنی دروازے کی طرف جانے کی بجائے میک اپ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ اپنا چہرہ اور لباس بدل چکا تھا۔

ظاہر تم ایسا کرو۔ ریلوے ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ اور وہاں سے ایسی معلومات اکٹھی کرو کہ کہیں سے کوئی ایسا مال بک کرایا گیا ہو۔ جسے اسلحے کی سمگلنگ کے سلسلے میں مشکوک سمجھا جاتا ہو۔۔۔۔۔ عمران نے میک اپ روم سے باہر آتے ہوئے کہا۔

مثلاً کس قسم کا مال۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

کثیر تعداد میں بڑی پیٹیاں ہو سکتی ہیں۔ بڑے صندوق ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہی اسلحہ سمگل ہو سکتا ہے۔ اور کیسے ہو گا۔ عمران نے کہا۔

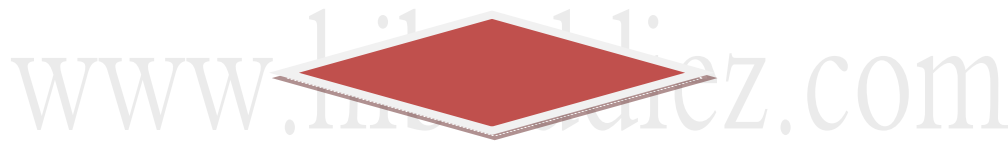
لیکن عمران صاحب۔ پچھلی بار جو اسلحہ پکڑا گیا تھا وہ تو ٹرکوں میں چھپایا گیا تھا۔ غلے کی بوریوں کے نیچے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں سڑک کے ذریعے نقل و حرکت اسی طرح ہو سکتی ہے لیکن ریلوے کے ذریعے تو اس طرح نہیں آ سکتا۔ خاص طور پر ایسی کسی مشینری کو چیک کرنا جسے بڑی بڑی پیٹیوں میں بک کر لیا گیا ہو۔

وہ تمہیں بلٹیاں چیک کر کے ہی معلوم ہو جائے گا۔ بظاہر ان پیٹیوں میں مشینری دکھائی جاسکتی ہے۔ جب کہ ان کے اندر اسلحہ بھی ہو سکتا ہے۔ --- عمران نے اسے سمجھایا۔

ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ میں معلوم کر لوں گا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

یہ خیال رکھنا کسی کو شک نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ مجرموں نے ان لوگوں کو خرید رکھا ہو یا پھر مجرموں کا کوئی آدمی نگرانی کر رہا ہو۔ اور اگر ایسا کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تو پھر اسے علیحدہ چیک کیا جاسکتا ہے۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑی جا رہی تھی۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی کنپیوں کے بال سفید تھے۔۔۔ لباس رکھ رکھاؤ اور چہرے مہرے سے وہ خاصا کھاتا پیتا لگ رہا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جیگ بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ پچھلی سیٹ پر بانٹی اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ کار شہر کی حدود سے نکل کر مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

آپ نے ان سب کو اکٹھا رکھا ہوا ہے الطاف صاحب۔۔۔۔۔ جیگ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

اوہ نہیں مسٹر ٹونی۔۔۔ مجھے تو ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی گئی ہے کہ میں آپ کو لے کر مخصوص سپاٹ پر پہنچوں۔ وہاں آپ کی ملاقات صرف بھاکر سے ہو گی۔ یہ بھاکر کو معلوم ہو گا کہ باقی لوگ کہاں ہیں۔۔۔۔۔ الطاف نے جواب دیا۔ یہ الطاف کلیرنگ اور فارورڈنگ ایجنٹس کا منیجر الطاف اقبال تھا۔

ٹھیک ہے ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ویسے وگن کی ڈیلیوری کب اور کس وقت متوقع ہے۔۔۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔

ابھی چار گھنٹے بعد مال ہمیں مل جائے گا۔ رات کو میں نے کلیر کرا دیا تھا۔۔۔۔۔ الطاف نے کہا۔

کوئی مسئلہ تو پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

میرے ہوتے ہوئے کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہو سکتا مسٹر ٹونی۔ الطاف کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔۔۔۔۔ الطاف نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

کار سڑک کے کنارے موجود ایک بڑی عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور پھر کار رکتے ہی وہ تینوں کار سے باہر آ گئے۔ یہ کوئی کلب تھا۔۔۔۔۔ وہاں باوردی ویٹر نظر آ رہے تھے اور خاصے خوش پوش لوگ ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔ الطاف انہیں لئے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہوا اور پھر ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔۔۔۔۔ یہ سنگ روم تھا۔ اس میں کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور کوئی آدمی نہ تھا۔

آپ تشریف رکھیں۔ میں مسٹر بھاکر کا پتہ کر کے انہیں لے آتا ہوں۔۔۔۔۔ الطاف نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور الطاف ایک لمبے تڑنگے نوجوان کے ساتھ اندر داخل ہوا، جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر ڈرائیوروں جیسی مخصوص ٹوپی تھی اور کاندھے پر ایک پرانی سی شال تھی۔

وہ چہرے مہرے سے اور لباس سے واقعی ڈرائیور ہی لگ رہا تھا۔ اور مقامی تھا۔

مسٹر بانٹی اور مسٹر ٹونی۔۔۔۔۔ الطاف نے کہا۔

ٹھیک ہے مسٹر الطاف۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

میں باہر موجود رہوں گا تا کہ آپ کو واپس لے جاسکوں آپ بات چیت کر لیں۔۔۔۔۔ الطاف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور باہر چلا گیا۔

یہ جگہ بات چیت کے لیے محفوظ ہے۔۔۔۔۔ جیگ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں یہاں نہیں۔۔۔۔۔ آئیے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ بھا کر نے کہا۔

اور وہ تینوں کمرے سے نکل کر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے پوئے عمارت کی عقبی طرف گئے۔ اور پھر ادھر موجود ایک وسیع میدان کے آخری حصے میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔ وہاں کرسیاں تو نہیں تھیں اس لئے وہ وہاں کھڑے ہو گئے۔

لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ میں نے ایک اور صاحب کو ملنا ہے۔ بھا کر نے یہاں پہنچتے ہی سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہاں میرا نام جیگ ہے کوڈ راڈار ہے۔ میں مشن کا انچارج ہوں۔ الطاف کے لیے میں ٹونی تھا۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

ادہ اچھا اچھا۔۔۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔۔۔ سوری سر۔ ٹھیک ہے سر اب آپ مجھے ہدایات دے دیجئے۔۔۔۔۔ بھا کر سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

آپ کے آدمی پہنچ گئے۔۔۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ نہ صرف پہنچ گئے بلکہ مشن کے لیے تیار ہیں۔ بھا کر نے جواب دیا۔

کتنے افراد ہیں۔۔۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔

مجھ سمیت سو آدمی ہیں۔ ہم نے انہیں مختلف مقامات پر ٹھرایا ہوا ہے۔۔۔۔۔ بھا کر نے جواب دیا۔

کاغذات وغیرہ اور حفاظتی اسلحہ۔۔۔۔۔ جیگ سے پوچھا۔

کاغذات ہم نے الطاف صاحب کو پہنچا دیے ہیں۔ تاکہ کوائف کا اندراج ہو سکے۔ اور حفاظتی اسلحہ موجود ہے۔۔۔۔۔ بھا کر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ آپ لوگ ڈیلیوری ہاؤس پر خود پہنچ کر ویزن کا چارج سنبھال لیں۔ ہم آپ سے دور رہیں گے۔ ہم اس

کارواں میں آپ کی حفاظت کے لئے آگے پیچھے رہیں گے۔۔۔۔۔ میرا آپ سے رابطہ رہے گا۔ اور میں وقتاً فوقتاً

ہدایات دیتا رہوں گا۔ یہ ٹرانسمیٹر آپ رکھ لیں۔ جیگ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نکال کر بھا کر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اس کا استعمال۔۔۔۔۔ بھا کر نے سگریٹ کیس کو اپنی جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

اب آپ غور سے سن لیں۔ ہم نے یہاں سے وگینیں لے کر دارالحکومت کے درمیان سے گزر کر شمال مغرب کی طرف بڑھنا ہے۔

دارالحکومت سے نکلنے کے بعد میں آپ کو مزید ہدایات دوں گا۔ ایک بات کا خیال رکھیں۔ اگر ہمیں کوئی شدید ترین خطرہ پیش آ سکتا ہے تو وہ دارالحکومت کرا سے کرتے ہوئے یا اس کے بعد۔۔۔۔۔ اس لئے وہاں آپ کو سب سے زیادہ محتاط رہنا ہو گا چیک پوسٹوں پر آپ نے تمام کارروائی روٹین کے مطابق کرانی ہے۔ خطرے کی صورت میں جس قدر وگینیں آپ بچا کر لے جا سکیں لے جائیں۔۔۔۔۔ بہر حال خطرے کی صورت میں ہم آپ کی حفاظت کے لئے موجود رہیں گے اور باقی ہدایات بھی۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہماری طرف سے آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی۔۔۔۔۔ بھا کر نے بڑے اعتماد سے کہا۔  
اوکے۔۔۔۔۔ ہم آپ کے قریب نہیں آئیں گے۔ اب آپ کا اور ہمارا رابطہ صرف ٹرانسمیٹر پر ہو گا۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔ اور پھر وہ اس سے مصافحہ کر کے واپس مڑ گئے۔

عمارت کے کمپاؤنڈ میں کار کی سیٹ پر الطاف موجود تھا۔ جیگ اور بانٹی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور الطاف نے کار آگے بڑھا دی۔

آپ ہمیں وہ جگہ دکھا دیں جہاں سے وگینے روڈ پر آنا ہے اس کے بعد آپ فارغ ہیں۔۔۔۔۔ جیگ نے الطاف سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ الطاف نے جواب دیا اور کار تیزی سے واپس بندرگاہ کی طرف دوڑتی گئی۔

بندر گاہ کے دفاتر والے حصے سے گزر کر کار دائیں طرف جانے والی سڑک پر ایک چوکی موجود تھی۔ جس کے ساتھ ایک بہت بڑا بورڈ لگا ہوا تھا۔ جس پر ڈیلیوری ہاؤس کے الفاظ صاف پڑھے جا رہے تھے۔۔۔۔ الطاف نے کار چوکی کے قریب جا کر روک دی اور خود نیچے اتر کر چوکی کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ چوکی پر موجود ہر آدمی سے اس نے اس طرح سلام دعا کی جیسے ان سب کے آپس میں گہرے تعلقات ہوں۔۔۔۔ وہ کچھ دیر تک عمارت کے اندر رہا اور پھر واپس آگیا۔

ڈیلیوری دو گھنٹے بعد ہو جائے گی۔ تمام کاغذات مکمل ہو چکے ہیں۔ چیکنگ وغیرہ سب ہو چکی ہے۔ اس راسے سے ویکٹیں باہر آئیں گی۔۔۔۔ الطاف نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اوکے۔۔۔۔ اب آپ ہمیں بندر گاہ پر چھوڑ دیں۔۔۔۔ جیگ نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور الطاف نے کار واپس موڑی۔ اور پھر بندر گاہ پر پہنچ کر اس نے کار روک دی۔

جیگ اور بانٹی دونوں اُسے گڈبائی کہہ کر نیچے اترے۔ ادار سیدھے جنرل پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں ان کی اپنی کار موجود تھی۔

اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔ بانٹی نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے جیگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

یہاں سے ہم کارواں کے ساتھ جائیں گے۔ دارالحکومت تک تو ایسے بھی کوئی خطرہ نہیں۔ دارالحکومت کی پہلی چوکی سے پہلے ہمارا گروپ موجود ہو گا۔ وہاں سے ہم اس کی حفاظت کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ فی الحال تم ہوٹل چلو۔ میں دارالحکومت میں جیری سے بات کر کے پروگرام فائنل کر دوں۔۔۔۔۔ جیگ نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور بانٹی نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار بائیں طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئی جہاں قریب ہی وہ ہوٹل تھا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔

دروازہ بند کر دو۔۔۔۔۔ جیگ نے کمرے میں پہنچتے ہی کہا۔ اور بانٹی نے مڑ کر دروازہ لاک کر دیا۔ جیگ نے الماری کھول کر اس میں سے ایک بریف کیس نکالا اور پھر وہ بریف کیس اٹھائے لمحہ باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔ اس نے شاور کھول دیا تاکہ ٹرانسمیٹر کی آواز پانی سے شور میں مدغم ہو جائے۔ پھر بریف کیس کھول کر اس میں سے اس نے ایسا ہی سگریٹ کیس نکالا۔ بریف کیس ایک طرف رکھ کر اس نے سگریٹ کیس کو کھولا۔۔۔۔۔ اس میں اعلیٰ کوالٹی کے سگریٹ ایک قطار کی صورت میں لگے ہوئے تھے۔ اس نے اس میں سے ایک سگریٹ کو اوپر اٹھا کر اس کا ذرا سا رخ بدل کر دوبارہ وہیں جما دیا اور سگریٹ کیس بند کر کے اس کے ساتھ لگا ہوا لائٹر جلا یا۔۔۔۔۔ لائٹر میں سے شعلہ نکلا تو اُسے پھونک مار کر بجھا دیا۔ شعلہ بجھتے ہی سوراخ میں ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔

ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ جیگ کاننگ اوور۔۔۔۔۔ جیگ نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

لیس جیری آن دی لائن اوور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سوراخ میں سے مدہم سی آواز سنائی دی۔

جیری دارالحکومت کی کیا رپورٹ ہے اوور۔۔۔۔۔ جیگ نے پوچھا۔

اوکے باس۔۔۔۔۔ ہم سب آپ کی کال کے منتظر ہیں اوور۔ جیری نے جواب دیا۔

اچھا تو سنو۔۔۔۔۔ تم کل گروپ کو لے کر سہ پہر دارالحکومت کی پہلی چوکی سے بیس میل پہلے قصبہ ساجد پور کے قریب موجود رہنا۔ ہم کل سہ پہر وہاں پہنچیں گے۔ اب ٹرکوں کی بجائے وگن کے ذریعے مال آرہا ہے۔۔۔۔۔ ٹرکوں والا منصوبہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی کسی کو اس بارے میں نہ بتانا۔ بس تیار رہنا اوور۔۔۔۔۔ جیگ نے کہا۔

ٹھیک ہے باس اوور۔۔۔۔۔ جیری نے جواب دیا۔

اور جیگ نے اوور اینڈ آل کہہ کر دوبارہ لائٹر جلا دیا۔ اس طرح رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جیگ نے مطمئن انداز میں سگریٹ کیس کو دوبارہ بریف کیس میں رکھا اور شاور بند کر کے وہ بریف کیس اٹھائے باتھ روم سے باہر آ گیا۔





عمران نے اپنی کار البیلا سکوائر کے پہلے چوک کے پاس بنے ہوئے کیفے کی سائیڈ پر روکی اور خود نیچے اتر آیا۔ چند لمحے وہ کار کے قریب کھڑا کالونی کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کے اندازے کے مطابق کوٹھی نمبر ننانوے اگلے چوک سے ذرا پہلے ہونی چاہیے تھی۔ اس لئے اس نے قدم آگے بڑھا دیئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ویسے ہی چہل قدمی کرتا ہوا جا رہا ہو۔ دوسرے چوک سے پہلے اس نے ایک سائیڈ پر چوہان کو ایک بنچ پر بیٹھے دیکھا۔ چوہان رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ چوہان نے ایک نظر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا اور دوبارہ رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس قدر فحش رسالہ پڑھنے کے لئے پبلک جگہ موزوں نہیں ہوتی۔" عمران نے اس کے قریب جا کر اپنے اصل لہجے " میں کہا۔ اور چوہان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

www.hibuddiez.com

عمران صاحب آپ۔۔۔ میں نے تو بالکل ہی نہیں پہچانا۔ بالکل نیا میک اپ کیا ہے۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یار میں نے سوچا کہ چلو شکل بدل لو۔ شاید کسی کو اس شکل پر ہی رحم آ جائے ورنہ پرانی شکل پر تو کوئی لڑکی نظریں ہی نہیں ڈالتی۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

لیکن اس شکل پر تو کوئی بیوہ ہی ریجھ سکتی ہے۔ نوجوان لڑکی تو انکل ہی کہے گی۔۔۔ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

چلو کچھ کہے تو سہی۔۔۔ ہاں تم بتاؤ تم کیا کہتے ہو۔ انکل یا ڈیڈی۔ عمران نے کہا۔

میں تو آپ کو عمران صاحب ہی کہوں گا۔ رپورٹ یہ کہ تنویر اور صدیقی کوٹھی کی دوسری طرف موجود ہیں۔ نعمانی عقب میں ہے اور میں یہاں ہوں۔۔۔ کوٹھی سے نہ کوئی نکلا ہے اور نہ گیا ہے۔۔۔ چوہان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھی ہے۔ تم یہیں رکو۔ اگر کوئی آجائے تو اس کی نگرانی کرنا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔  
چوہاں دوبارہ بچ پر بیٹھ کر رسالہ پڑھنے لگا۔

کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمران نے ایک بھرپور نظر ڈال کر اس کا بغور جائزہ لیا۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی۔  
اس کا پھانک بند تھا۔ کوٹھی کے گیٹ پر نمبر لکھا ہوا صاف نظر آرہا تھا۔ --- کوئی نیم پلیٹ وغیرہ موجود نہ تھی۔  
عمران کوٹھی کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے تنویر کی کار ایک طرف کھڑی دیکھی۔ تنویر پچھلی سیٹ پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے کسی کا  
انتظار کر رہا ہو۔ لیکن اس کا چہرہ کوٹھی کی طرف ہی تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے قدم بڑھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔  
اے مسٹر --- سامنے والی کوٹھی میں کیا کوئی خوب صورت لڑکی رہتی ہے جو یہاں اس طرح مورچہ جمائے پڑے  
ہو۔ --- عمران نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

جاؤ جاؤ بڑے میاں اپنا راستہ ناپو۔۔۔۔۔ ورنہ تمہاری یہ کمزور سی گردن دب بھی سکتی ہے۔ --- تنویر نے ویسے ہی لیٹے  
لیٹے اُسے جھاڑتے ہوئے کہا۔

واہ زبان تو بڑی بامحاورہ ہے۔ راستہ ناپنا اور گردن دبانا گرائمر کے لحاظ سے بالکل درست ہیں۔ جیتے رہو صاحبزادے۔۔  
--- عمران نے کہا۔ اور آخری الفاظ اس نے اپنے اصل لہجے میں کہے۔

ادہ تم --- عمران --- تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

لیٹے رہو لیٹے رہو۔ --- کھانا کھانے کے بعد قیلولہ ضرور کرنا چاہیئے۔

اس سے صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ یہاں سے کوئی نکلے تب نہ لیٹے رہنا۔ --- عمران نے  
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ آگے جا کر وہ گھوم کر کوٹھی کے عقب کی طرف آگیا۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ ایک چھوٹی سی سڑک تھی جس کی سائیڈوں میں اونچی اونچی گھاس کی باڑ تھی۔

ارے بھائی یہاں گھاس میں سنا ہے ہوائی جہاز ہوتے ہیں۔

یورپ والے لوہے کے جہاز بناتے ہیں جب کہ ہم گھاس والے ہوائی جہاز پر گزارہ کر لیتے ہیں۔ --- عمران نے زور زور سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

لہجہ اس کا اپنا تھا۔

عمران صاحب --- میں تو پہچانا ہی نہیں۔ یہ کیسا میک اپ کر لیا ہے بوڑھوں جیسا۔ --- ایک سائیڈ سے نعمانی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر نعمانی ایک کوڑے کے ڈرم کی آڑ سے نکل کر سامنے آگیا۔

یار میں نے سوچا۔ اتنا عرصہ ہو گیا جوان بنے ہوئے۔ کوئی گھاس ہی نہیں ڈالتا۔ اس لئے چلو اصل حالت میں آکر دیکھ لیتے ہیں۔ عمران نے خالصتاً بوڑھوں کے سے انداز میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

آج آپ پر گھاس کا دروہ پڑا ہوا ہے۔ گھاس ڈالنا گھاس کا ہوائی جہاز۔ کہیں واقعی گھاس تو نہیں کھا گئے۔ --- نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اپنے اپنے تجربے کی بات ہے۔ کھانے والا تجربہ تمہارا ہو گا۔ میں تو اس سبز رنگ کے کیڑے کو تلاش کر رہا ہوں۔ جو اڑتا ہے اور گھاس اس کا رن وے ہوتا ہے۔ اُسے گھاس کا ہوائی جہاز کہتے ہیں۔ "گر اس ایرو پلین" --- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے ہاں۔ واقعی بچپن میں ہم بھی اُسے پکڑ کر اڑا دیا کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے تھے کہ پائلٹ بن گئے ہیں۔ --- نعمانی نے ہنس کر کہا۔

اچھا سناؤ۔ ادھر کا حال --- کسی محترمہ نے لفٹ دی ہو۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

محترمہ چھوڑ محترم ہی کوئی نظر نہیں آیا۔ بس خاموشی ہے۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

خاموشی تو آدمی رضامندی ہوتی ہے۔ اور سالی آدمی بیوی کہلاتی ہے۔ چلو اس بڑھاپے میں آدمی پر ہی گزارا کر لیتے ہیں۔ لیکن شکل تو نظر آئے کیسی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے اندر چل کر رونمائی کر لیں۔ عمران نے کہا۔

مطلب ہے۔ اندر داخل ہوا جائے۔ --- نعمانی نے مسکرا کر کہا۔

واہ --- یہ عمر ہوتی ہی مطلب سمجھنے کی۔ بڑی جلدی سمجھ گئے مطلب۔ --- عمران نے کہا اور نعمانی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

واہ یہ تم نے بڑا اچھا کیا۔ ورنہ اس بڑھاپے میں اتنی اونچی دیوار پھاندنا مشکل ہو جاتا ہے۔ --- عمران نے کہا اور اس چھوٹے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جو کوٹھی کے عقب میں تھا۔ لوہے کا دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ نعمانی کے آگے بڑھ کر اس کے ایک پٹ کو دبایا تو وہ خاصا پیچھے ہٹ گیا۔ --- درمیانی خلا میں انگلیاں ڈال کر نعمانی نے بڑی آسانی سے اندر لگی ہوئی کنڈی کھول دی۔

اب محتاط رہنا۔ --- عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ سے اس نے دروازے کو کھولا اور دوسری طرف جھانکا۔ یہ کوٹھی کا عقبی لان تھا۔ لیکن اس طرف موجود خشک گھاس اور جھاڑ جھنکار بتا رہے تھے کہ ادھر کوئی توجہ نہیں دی جاتی --- عمران آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ پچھلی طرف پانی اور گندی ہوا کی نکاسی کے بڑے بڑے پائپ چھت تک چلے گئے تھے۔ عمران نے مڑ کر نعمانی کو اشارہ کیا۔

اور پھر آگے بڑھ کر وہ کسی بندر جیسی پھرتی سے ایک پائپ پر چڑھتا گیا۔ --- نعمانی ہاتھ میں ریوالور پکڑے زخمی چیتے کے سے انداز میں نیچے کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ جب عمران چھت پر پہنچ گیا۔

چھت سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ دونوں احتیاط سے چلتے ہوئے نیچے اترے اور پھر درمیانی منزل کی راہداری میں پہنچ کر وہ آگے بڑھے۔۔۔ اس راہداری میں سب سے نچلی منزل کے کمروں کے بڑے بڑے روشن تھے۔ ایک روشن دان سے لائٹ باہر کو آرہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر احتیاط سے اندر جھانکا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں کرسیاں اور صوفے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔ درمیانی میز پر ٹیلی فون بھی موجود تھا۔ ایک آرام کرسی پر ایک غیر ملکی نوجوان ایک موٹا سا رسالہ پکڑے اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ رسالہ پر ایک عورت کی لاش کا فوٹو دور سے نظر آرہا تھا۔

ابھی عمران کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ نوجوان چونک کر سیدھا ہوا اور جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔ روشن دان چونکہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اندر کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

یس — راجر بول رہا ہوں" — نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

اوکے ٹھیک ہے — میں اطلاع کر دیتا ہوں۔" — دوسری طرف سے سننے کے بعد راجر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ عمران بڑے اطمینان سے وہ نمبر ذہن میں محفوظ کر رہا تھا۔ جو راجر گھما رہا تھا۔

راجر سپیکنگ" — راجر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

تم لوگ تیار رہو۔ کل سہ پہر مشن شروع ہونا ہے۔ ابھی جیری نے اطلاع دی ہے۔ ہم سب نے دار الحکومت سے بیس " میل دور قصبہ ساجد پور پہنچنا ہے۔ باقی ہدایات وہیں ملیں گی۔" — راجر نے دوسری طرف سے سننے کے بعد اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔ اور جواب سن کر اس نے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اس کے بعد اس نے جیبیں ٹٹول کر سگریٹ کی ڈبیا نکالی اور اس سے سگریٹ نکال کر منہ سے لگایا۔ اور جیب سے لائیٹر نکال کر اس نے سگریٹ سلگایا اور لائیٹر میز پر رکھ کر وہ دوبارہ رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران آہستگی سے واپس مڑا۔ اس نے نعمانی کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور خود تیزی لیکن احتیاط سے چلتا ہوا دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اور پھر ایک ایک سیڑھی احتیاط سے اترتا ہوا عمارت کے برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدے کے ساتھ ہی پورچ میں وہ سرخ رنگ کی کار موجود تھی جس پر راڈار تنظیم کا مخصوص نشان چسپاں تھا۔ وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ چنانچہ عمران درمیانی گیلری کی طرف بڑھنے لگا۔ آخری دروازے کی پچلی دراز سے روشنی باہر آرہی تھی۔

عمران محتاط انداز میں قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا۔ اور دروازے کے قریب پہنچ کر وہ چند لمحے رکا۔ اور پھر اس نے بائیں ہاتھ سے دروازے کو آہستہ سے دبا۔ دروازہ لاک نہ تھا اس لئے بے آواز انداز میں کھلتا گیا۔ عمران نے جھانکا تو راجر رسالہ میں منہمک تھا اسے شاید کسی کی اس طرح آمد کی خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ اس لئے وہ اطمینان سے رسالے میں گم تھا۔

کیا میں اندر آسکتا ہوں۔" — عمران نے اچانک کہا اور اس کی آواز سننے ہی راجریوں اچھلا جیسے اس کے قدموں "تِلے اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن اس کی پھرتی قابل دید تھی کہ اچھلتے ہوئے اس نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا مگر اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے شعلہ نکلا۔ اور راجر کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اور راجر اس قدر سچے نشانے سے یک لخت ٹھسک کر رک گیا۔

ریوالور چلانا ہمیں بھی آتا ہے صاحبزادے" — عمران نے ریوالور کا رخ راجر کی طرف کئے ہوئے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔

کون ہو تم — اور یہاں کیسے آئے" — راجر نے حیرت انگیز طور پر خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "بوڑھے لوگوں کے لئے یہ بات فائدہ مند ہوتی ہے کہ وہ جہاں چاہیں چلے جائیں۔ پردے وردے کا مسئلہ کھڑا نہیں ہوتا۔ اور رہ گئی کون والی بات تو راڈار کو تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

راڈار — کک — کیا مطلب " — راجر ایک بار پھر چونک پڑا۔"

راڈار کا مطلب ڈکشنری میں تو یہی لکھا ہوا ہے۔ کہ ایسا آلہ جو ہوائی جہازوں کی سمت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن راڈار ایک ایسی تنظیم کا نام بھی ہے جو اسلحے کی سمگلنگ میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ راجر صاحب " — عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اور اس بار اپنا نام سن کر بھی راجر نہ چونکا شاید اب وہ مزید حیرت کا اظہار نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی حیرت سے آنکھیں پھیلائے ہوئے تھا۔

تم ضرورت سے زیادہ جانتے ہو۔ " — راجر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

نہیں — میں تو ضرورت سے زیادہ جاننے کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔ بتاؤ کل سہ پہر کون سا مشن شروع ہو رہا ہے۔

www.hibuddiez.com

عمران نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

مشن — کیسا مشن۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں تو یہاں ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم میں ملازم ہوں " — راجر نے یک لخت پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

بوڑھے کی بات مان جاؤ۔ ورنہ خواہ مخواہ مجھے ہاتھ پیر چلانے پڑیں گے۔ " — عمران نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا راجر یک لخت حرکت میں آگیا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری اور چابکدستی سے عمران پر اس طرح اچانک حملہ کیا جو شاید عمران کی توقع کے بھی خلاف تھا۔ چنانچہ اس حملے کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جاگرا اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

اب میں تم سے پوچھوں گا بوڑھے کہ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو " — راجر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اچھا چلو پوچھو" — عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

اور اس بار راجر نے اپنی طرف سے پھرتی کی انتہا کر دی۔ اس نے انتہائی خوف ناک انداز میں الٹی قلابازی کھا کر عمران کے سینے پر بھرپور فلائنگ کک مارنی چاہی — لیکن اب عمران سنبھلا ہوا تھا۔ اس لئے جیسے ہی راجر نے قلابازی کھائی عمران کی لات نے میکا کی انداز میں حرکت کی اور اس کے بوٹ کی ٹوپوری قوت سے قلابازی کھاتے ہوئے راجر کے سینے پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی عمران یک لخت سائیڈ میں ہو گیا۔ — اور راجر چیخ مار کر پیٹ کے بل فرش پر ایک زوردار دھماکے سے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے یک لخت اچھل کر اس کی پشت پر دونوں پیروں کی ضرب لگائی تو راجر فرش پر پڑا بری طرح پھڑکنے لگا۔ — لیکن عمران کے ایک بوڑھے کی بات مان جاؤ۔ ورنہ خواہ مخواہ مجھے ہاتھ پیر " طرف ہٹتے ہی پھڑکتے ہوئے راجر کا جسم لٹو کی طرح گھوما اور چلانے پڑیں گے۔ — عمران نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا راجر یک لخت حرکت میں آ گیا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری اور چابکدستی سے عمران پر اس طرح اچانک حملہ کیا جو شاید عمران کی توقع کے بھی خلاف تھا۔ — چنانچہ اس حملے کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرا اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

اب میں تم سے پوچھوں گا بوڑھے کہ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو" — راجر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اچھا چلو پوچھو" — عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

اور اس بار راجر نے اپنی طرف سے پھرتی کی انتہا کر دی۔ اس نے انتہائی خوف ناک انداز میں الٹی قلابازی کھا کر عمران کے سینے پر بھرپور فلائنگ کک مارنی چاہی — لیکن اب عمران سنبھلا ہوا تھا۔ اس لئے جیسے ہی راجر نے قلابازی کھائی عمران کی لات نے میکا کی انداز میں حرکت کی اور اس کے بوٹ کی ٹوپوری قوت سے قلابازی کھاتے ہوئے راجر کے سینے پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی عمران یک لخت سائیڈ میں ہو گیا۔ — اور راجر چیخ مار کر پیٹ کے بل فرش پر ایک زوردار دھماکے سے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے یک لخت اچھل کر



اس کی پشت پر دونوں پیروں کی ضرب لگائی تو راجر فرش پر پڑا بری طرح پھڑکنے لگا۔ — لیکن عمران کے ایک طرف ہٹتے ہی پھڑکتے ہوئے راجر کا جسم لٹو کی طرح گھوما اور اس کی دونوں ٹانگیں اکٹھی ہو کر کسی لٹھ کی طرح عمران کی پنڈلیوں سے ٹکرائیں اور عمران بے اختیار پہلو کے بل زمین پر گر۔ لیکن پوری طرح نیچے گرنے سے پہلے ہی عمران ہاتھ فرش پر رکھ کر راجر سے بھی زیادہ سپیڈ سے گھوما — اور تیزی سے اٹھتا ہوا راجر اس کے جسم کی ضرب کھا کر چیختا ہوا اس بار پشت کے بل فرش پر گر۔ اسی لمحے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ راجر نے پشت کے بل گرتے ہی الٹی قلابازی کھا کر سیدھا ہونے کی کوشش کی — لیکن اس کی یہی حرکت اس کے لئے انتہائی مہنگی ثابت ہوئی۔ جیسے ہی الٹی قلابازی کھانے کے لئے اس کی دونوں ٹانگیں اس کے سر کی طرف لپکیں — عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا۔ اس نے اس کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگوں کو اپنے جسم کے نیچے دبایا اور دونوں پیر اس کے بازوؤں پر جم گئے۔ راجر کے منہ سے اس قدر بھیانک چیخ نکلی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہو — اس نے اپنے آپ کو اس حالت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن عمران نے دباؤ بڑھا دیا اور راجر کی چیخیں اور زیادہ بلند ہو گئیں۔

اگر اپنی ٹانگیں دھڑ سے علیحدہ کرانا چاہتے ہو تو پھر حرکت کر کے دیکھ لو" — عمران نے غراتے ہوئے کہا اور "راجر یک لخت ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو۔ میری ٹانگیں" — راجر نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔

وہ مشن بتاؤ — جلدی ورنہ" — عمران نے ذرا سا دباؤ اور ڈالا۔

بب — بب — بتاتا ہوں۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو" — راجر نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی تکلیف واقعی انتہا پر پہنچ چکی تھی۔

بتاؤ جلدی" — عمران دوبارہ غرایا۔

مال گزرنا ہے — اسلمہ — باس نے " — راجر نے سر کو تکلیف کی شدت سے ادھر ادھر پٹختے ہوئے کہا۔ اور "پھر یک لخت اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

عمران اس کے بے ہوش ہوتے ہی اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

بڑی آرام دہ کرسی پر بیٹھے تھے آپ " — دروازے سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔"

کرسی ہی ڈھیلی پڑ گئی ہے۔ میں کیا کروں " — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ واقعی راجر کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر " عمران کا بیٹھنا اسی طرح تھا جیسے وہ کسی آرام دہ کرسی پر بیٹھا ہو۔ راجر کا جسم اب سیدھا ہو گیا تھا۔ لیکن وہ بے ہوش پڑا تھا۔

میں نے ساری کوٹھی دیکھ لی ہے۔ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ " نعمانی نے کہا۔"

ہاں محسوس یہی ہو رہا تھا۔ تم ایسا کرو۔ باہر جا کر تنویر کو بلا لاؤ۔ اس کا قد و قامت راجر جیسا ہے۔ اسے کہنا کار میں " موجود ایمر جنسی میک اپ باکس بھی لیتا آئے۔ " — عمران نے نعمانی سے کہا۔ اور نعمانی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس کے قدموں کی آواز جب دور چلی گئی تو عمران نے آگے بڑھ کر میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور بلیک زیرو کے نمبر گھمائے۔

ایکسٹو " — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔"

عمران بول رہا ہوں — بلیک زیرو ایسا کرو کہ ایکس چینج سے ٹیلی فون نمبر ون ٹو سکس ڈبل تھری کے مقام کا پتہ " کراؤ۔ اور پھر جولیا کو ٹرانسمیٹر کال کر کے سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس جگہ کڑی نگرانی پر لگا دو — کسی کو سامنے آنے کی ضرورت نہیں۔ صرف کڑی نگرانی کی ضرورت ہوگی۔ باقی تفصیلات بعد میں " — عمران نے کہا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ باہر سے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔

اور پھر چند لمحوں بعد نعمانی اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

تنویر تم اس کا لباس بھی پہن لو اور میک اپ بھی کر لو۔ اس کا نام راجر ہے۔ اور اس کا تعلق اسلحے کی سمگلنگ کرنے والی بین الاقوامی تنظیم راڈار سے ہے۔" — عمران نے موٹی موٹی باتیں بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔" — تنویر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے راجر کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔

نعمانی تم بھی جاؤ اور باقی ساتھیوں سے بھی کہہ دو کہ وہ واپس چلے جائیں۔ فی الحال کام ہو گیا ہے۔" — عمران نے کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

جب تنویر نے لباس پہن لیا۔ تو عمران نے ایک طرف پڑا ہوا۔

میک اپ باکس اٹھایا اور تنویر کو ایک کرسی پر بٹھا کر اس کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ہاتھ ہٹائے تو تنویر مکمل طور پر راجر کا روپ دھار چکا تھا۔

اس کی جیبوں میں کیا ہے ذرا باہر نکالو" — عمران نے تنویر سے کہا۔

اور تنویر نے اپنے لباس کی جیبوں میں سے سامان نکال نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔ لیکن کچھ زیادہ سامان موجود نہ تھا۔ صرف سگریٹ کی ڈبیا۔ کار کی چابیاں اور ایک چھوٹا سا کارڈ تھا۔ جس پر کچھ ہندسے لکھ کر جمع تفریق کی گئی تھی۔

عمران چند لمحے غور سے کارڈ کو دیکھتا رہا۔ جب کہ اس دوران تنویر نے اپنا لباس جو راجر کو پہنا چکا تھا۔ اس کی جیبوں سے اپنا سامان نکال کر اپنے لباس میں منتقل کرتا رہا۔ پھر عمران نے کارڈ تنویر کو دے دیا۔

اسے جیب میں رکھ لو شاید کام آجائے۔ اب میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں تاکہ اس سے مزید تفصیلات معلوم ہو" سکیں۔ تم اس کا لہجہ اور آواز اچھی طرح سن لینا — اس نے ایک فون کیا تھا۔ اس دوران اس کا لہجہ خاصا کرخت رہا تھا۔" عمران نے تنویر کو سمجھایا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑے ہوئے راجر کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ کسی کو ہوش میں لے آنے کا یہ سب سے آسان اور زود اثر طریقہ تھا — چنانچہ چند ہی لمحوں بعد راجر کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور عمران ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

راجر کی آنکھیں کھلیں تو ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ کچھ لمحے تو وہ لاشعوری کے عالم میں عمران کو دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوئی — اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اس اٹھ کر بیٹھنے کے عمل میں بھی اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔

راجر — اگر تم دوبارہ اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہونا چاہتے تو اپنے مشن کی تفصیلات بتا دو۔ " — عمران نے " خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

لیکن راجر اسے جواب دینے کی بجائے اٹھنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ لیکن اس کی ٹانگوں اور جسم کے جوڑ ہل چکے تھے۔ اس لئے کئی بار لڑکھڑانے کے باوجود وہ کھڑا ہونے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اگر میں چاہوں تو تم دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہو۔ ورنہ باقی ساری عمر تمہاری اس طرح بیٹھے بیٹھے ہی " گزرے گی۔ " عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

اسی لمحے راجر کی نگاہ پہلی بار تنویر پر پڑی جو بڑے مطمئن انداز میں ایک طرف کھڑا تھا۔ راجر کی تکلیف سے پھیلی ہوئی آنکھیں مزید پھلتی چلی گئیں۔

تم — تم — کون ہو — میری شکل و لباس " — راجر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اپنے لباس " کو دیکھنے لگا۔

سنو راجر — آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی زندگی بچالو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری حیرتوں کا " نظارہ دیکھتا رہوں۔ " عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور تنویر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور لے کر اس نے اس کی نال راجر کی کنپٹی سے لگا دی۔

لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ " راجر نے اس بار اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ " یہ تمہارے بتانے پر منحصر ہے۔ اگر سچ بولو گے تو بچ جاؤ گے۔ مجھے تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ اور یہ بھی مجھے " معلوم ہے کہ تم ایک چھوٹی مچھلی ہو — اس لئے تمہارا زندہ رہنا یا مر جانا میرے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ " — عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

پہلے مجھے ٹھیک کرو۔ پھر میں سب کچھ بتا دوں گا۔ — راجر نے شرط رکھتے ہوئے کہا۔

کوئی شرط نہیں — صرف پانچ تک گنوں گا۔ بس۔ آگے تمہاری مرضی۔ ایک۔ دو۔ تین۔۔۔۔۔ " — عمران " نے سرد انداز میں گنتی شروع کر دی۔

اور راجر کے چہرے سے پسینہ بہنے لگا۔ اس کا جسم اب نمایاں طور پر کانپنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ شاید عمران کے سرد لہجے کا اثر تھا۔

راجر کو عمران کے لہجے سے ہی یقین ہو گیا تھا کہ وہ وہی کرے گا جو کہہ رہا ہے۔

بب — بب — بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں " — راجر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

جلدی کرو۔ بولنا شروع کرو۔ ورنہ اس بار میں گنتی وہاں سے شروع کروں گا جہاں پر ختم کی تھی " — عمران نے " سرد لہجے میں کہا۔

اسلمہ ٹرالر ٹرکوں کے کارواں کی صورت میں جنوب مشرقی سرحد سے لایا جائے گا۔ دس ٹرک ہوں گے۔ ایسے ٹرک " جیسے کہ تمہارے ملک میں غلے کی رسد کے لئے چلتے ہیں — ہم سب ان ٹرکوں کی حفاظت کریں گے۔ چیکنگ پوسٹوں سے بات چیت ہو چکی ہے۔ ان ٹرکوں کو روکا نہیں جائے گا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ " — راجر نے کہا۔ یہ اسلمہ کہاں جائے گا۔ " — عمران نے پوچھا۔

مجھے نہیں معلوم۔ صرف چیف باس کو علم ہے۔ دارالحکومت کے بعد ہدایات دی جائیں گی۔ " — راجر نے کہا۔ " چیف باس کون ہے۔ اور اس وقت کہاں موجود ہے۔ "

چیف باس تو ناراک میں ہے۔ یہاں کے مشن کا انچارج جیگ ہے۔ وہ مشن کو لینے گیا ہوا ہے۔ اب یہاں جیری باس " ہے۔ " — راجر نے جواب دیا۔

تم نے جہاں فون کیا تھا وہاں کتنے آدمی ہیں۔ " — عمران نے پوچھا۔  
دس افراد ہیں۔ " — راجر نے جواب دیا۔

راما گروپ کو تم نے گولی ماری تھی " — عمران نے پوچھا اور راجر ایک بار پھر چونک پڑا۔

تت — تت — تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ " — راجر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

سوال مت کرو جواب دو۔ ورنہ گنتی شروع کر دوں گا۔ " — عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

ہاں — وہ باس جیگ سے رقم لے کر گئے تھے۔ باس نے بیگ کے تالوں میں گیس بھری ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش " تھے میں انہیں گولی مار کر بیگ لے آیا تھا۔ " — راجر نے جواب دیا۔

انہیں کس لئے رقم دی گئی تھی " — عمران نے پوچھا۔

انہوں نے یہاں کے ایک شخص علی عمران کے روپ میں وارداتیں کرنی تھیں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے۔" — راجر نے کہا۔

او۔ کے — تم نے سچ بول کر فی الحال اپنی جان بچالی ہے۔" عمران نے طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔ "تم نے سب کچھ سمجھ لیا تنویر — جیری تمہیں ہدایات دے گا۔ اور یہ ہدایات تم نے فون نمبر ون ٹو سکس ڈبل ون تھری پر دینی ہیں۔ لہجہ کرخت رکھنا۔ اور جو ہدایات ہوں وہ تم سے تمہارا بڑا خود ہی پوچھ لے گا۔" — عمران نے ریوالور کو جیب میں رکھتے ہوئے مڑ کر تنویر سے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

اور عمران نے یک لخت جھک کر پوری قوت سے بیٹھے ہوئے راجر کی کنپٹی پر اچانک اور بھرپور مکہ جڑ دیا۔ راجر چیخ مار کر لہرایا۔ اور پھر فرش پر گر کر سیدھا ہو گیا۔

کنپٹی پر لگنے والے بھرپور مکے نے اسے ایک بار پھر بے ہوشی کی تاریک وادی میں دھکیل دیا تھا۔  
www.hibuddiez.com  
میں اپنی کار لے آتا ہوں۔ پھر اسے اٹھا کر دانش منزل پہنچا دوں گا۔ ابھی شاید اس کا زندہ رہنا فائدہ مند " رہے۔" — عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔ اس نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے راجر کو اٹھایا اور باہر چل پڑا۔ کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں اس کی کار کھڑی تھی اس نے راجر کو دونوں سیٹوں کے درمیان ڈالا — اور چند لمحوں بعد اس کی کار کو ٹھی سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب پوری صورت حال اس کے سامنے تھی۔ پورے مشن کا اسے پتہ چل گیا تھا۔ اور اس نے اس مشن کے لئے اپنے ذہن میں ایک واضح لائحہ عمل بھی تیار کر لیا تھا۔



جیری نے جیسے ہی کار چوک سے دائیں طرف موڑی وہ بُری طرح چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس نے کار روکنے کی بجائے اس کی رفتار یک لخت تیز کر دی اور تیزی سے اسے بھگاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر کچھ دور آگے جا کر اس نے کار ایک کیفے کے سامنے روکی اور نیچے اتر آیا۔ اس کی آنکھوں سے شدید بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے کی سائیڈ میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر سکے ڈالے اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

یس راجر سپیکنگ "\_\_\_\_ راجر کی کرخت آواز اس کے کانوں میں پڑی۔"

جیری بول رہا ہوں راجر "\_\_\_\_ جیری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔"

یس \_\_\_\_ کیا بات ہے باس "\_\_\_\_ راجر نے چونک کر پوچھا۔ اور اس کے منہ سے لفظ باس سنتے ہی جیری کی "آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں۔"

راجر \_\_\_\_\_ مشن کے متعلق اطلاع دے دی تم نے زیرو پوائنٹ پر۔ میرے فون کے بعد "\_\_\_\_ جیری نے "چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔"

یس باس \_\_\_\_ آپ کا فون ملتے ہی میں نے اطلاع کر دی تھی۔ کیوں آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں "\_\_\_\_ راجر کا انداز مودبانہ تھا لیکن لہجہ بدستور کرخت تھا۔

بس احتیاطاً پوچھ لیا تھا۔ انہیں کہنا کہ پوری طرح تیار رہیں "جیری نے کہا۔"

وہ تیار ہیں باس "\_\_\_\_ راجر نے جواب دیا۔ اور جیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔"



آنکھوں کے ساتھ ساتھ اب اس کے چہرے کے عضلات بھی شدید پریشانی سے پھڑکنے لگے تھے۔ راجر کی آواز۔ لہجہ سب ٹھیک تھا لیکن یہ وہ راجر نہ تھا۔۔۔۔۔ راجر اسے کبھی باس نہ کہتا تھا۔ یہ اس کی عادت تھی۔ اور پھر زیرو پوائنٹ کے الفاظ اس نے جان بوجھ کر کہے تھے۔ حالانکہ ایسا کوئی پوائنٹ سرے سے ہی موجود نہ تھا۔ راجر کو ان الفاظ پر چونکنا اور پوچھنا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن وہ انہیں تسلیم کر گیا۔ اس سے صاف مطلب تھا کہ بولنے والا راجر نہ تھا۔

وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھا کر اس میں سکے ڈالے اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر گھنٹی کی آواز آتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

یس۔۔۔۔۔ فریڈی آن دی لائن "۔۔۔۔۔ رسیور اٹھتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔"

مشن کے باقی آدمی کہاں ہیں فریڈی "۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔  
اوہ مسٹر جیری آپ۔۔۔۔۔ لیکن مشن کے باقی آدمی کا کیا مطلب ہوا۔ گروپ کے آدمی کہتے وہ سب یہاں موجود " ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے راجر نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ ہم سب لوگ پوری طرح تیار ہیں۔

فریڈی نے کہا۔

لیکن تمہارے پوائنٹ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ تم نے چیک کیا "۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

ہمارے پوائنٹ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ وہ کیسے ہمیں تو معلوم نہیں ہم تو اندر ہیں۔ باہر ہم میں سے کوئی نہیں نکلا۔ آپ کی ہی ہدایات تھیں کہ مشن پر جانے سے پہلے ہم کسی صورت باہر نہ نکلیں اور پھر نگرانی کیسے ہو سکتی ہے۔ کون کر سکتا ہے۔ "۔۔۔۔۔ فریڈی کے لہجے میں گبھراہٹ اور پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

میں اسلحے کے سلسلے میں خود بات چیت کرنے تمہارے پاس آ رہا تھا۔ لیکن میں نے تمہاری کوٹھی کی سائیڈ پر بنے " ہوئے بک سٹال پر ایک آدمی کو کھڑے دیکھا۔ جس کی نظریں کوٹھی کے گیٹ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ اور جب

فندر پر علی عمران کا میک اپ کرنے کے لئے میں نے عمران کو ہوٹل شوبرا کے ہال میں قریب سے دیکھا تھا تو وہ آدمی اس وقت عمران کے ساتھ تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ تمہاری کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہے۔ ہوٹل میں عمران نے اسے صفدر کے نام سے پکارا تھا — اور یہ عمران جسے الجھانے کے لئے یہ سارا ڈرامہ کھیلا گیا تھا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس کو نہ صرف ہمارے متعلق تمام معلومات مل گئی ہیں بلکہ وہ حرکت میں بھی آچکی ہے" — جیری نے کھل کر کہا۔

ادہ — اگر ایسی بات ہے پھر تو سب کچھ ختم ہو گیا۔ پھر مشن کیسے مکمل ہو گا۔" — فریڈی کے لہجے میں بے "پناہ گھبراہٹ تھی۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم سب کے کاغذات اصلی ہیں۔ تم پر براہ راست ٹک نہیں کیا جاسکتا۔ تم وہیں رہو۔ میں "بعد میں تمہیں فون کروں گا۔ بس محتاط رہنا — اور اگر کوئی پوچھ گچھ کرنے آئے تو مشن وغیرہ سے صاف مکر جانا۔ بس وہی سیاحتی پروگرام کا کہہ دینا۔" — جیری نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے — لیکن اگر انہوں نے تلاشی لی اور ہم سے اسلحہ برآمد ہو گیا تو کیا ہو گا" — فریڈی نے "کہا۔

ہاں — اس کا تو مجھے خیال نہیں آیا۔ لیکن اب یہاں سے نکلنا بھی تو مسئلہ ہے۔ یہ لوگ یقیناً چاروں طرف نگرانی "کر رہے ہوں گے۔

جیری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

ایک راستہ ہے اگر آپ کہیں تو" — فریڈی نے کہا۔

کون سا راستہ" — جیری نے چونک کر پوچھا۔

بائیں طرف والی کوٹھی آج خالی ہو گئی ہے۔ شاید کرایہ دار چھوڑ گئے۔"

اگر آپ کہیں تو ہم اس کو ٹھی کے راستے آسانی سے نکل سکتے ہیں۔" فریڈی نے کہا۔

اچھا — پھر ٹھیک ہے۔ تم ایک ایک کر کے وہاں سے نکلو۔ اور مختلف ہوٹلوں میں جا کر کمرے لے لو۔ رابطے کے لئے ایون تھرٹی ٹرانسمیٹر رہے گا۔ باقی ہدایات میں خود تمہیں دے دوں گا۔ مجھے چیف باس سے بات کرنی ہوگی۔" — جیری نے کہا۔

لیکن وہ کاریں تو وہیں رہ جائیں گی۔ انہیں تو نہیں نکالا جاسکتا۔" فریڈی نے کہا۔

انہیں وہیں رہنے دو۔ وہ فرضی ناموں سے مختلف کمپنیوں سے کرایہ پر لی گئی ہیں۔ بس آتے ہوئے یہ خیال رکھنا کہ ان میں کوئی ایسی چیز نہ رہ جائے جس سے وہ لوگ تمہارا کوئی نشان ڈھونڈ لیں۔" جیری نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا۔" فریڈی نے کہا۔  
اوکے — میں اب ٹرانسمیٹر پر ہی تم سے رابطہ قائم کروں گا۔ گڈ بائی۔ ہر کام احتیاط سے کرنا۔ یہاں کی سیکرٹ سروس بے حد ہوشیار ہے۔" — جیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اب اس نقلی راجر کا کچھ ہونا چاہئے۔ تاکہ پتہ چلے کہ اصلی راجر کے ساتھ کیا ہوا۔" — جیری نے برآمدے سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے الیلا اسکوائر کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے ذہین دماغ نے ساری صورت حال کا تجزیہ کر کے ایک فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ نقلی راجر اسے باس سمجھ کر بات چیت کرے گا۔ اور اس طرح اسے اس پر قابو پانے کا موقع مل جائے گا — بس خیال یہ کرنا تھا کہ اس نقلی راجر کی بھی نگرانی نہ کی جا رہی ہو۔

البتا اسکو پہنچ کر اس نے پہلے تو کار چوک سے ادھر ہی روک لی اور خود اتر کر لا تعلقانہ انداز میں ٹہلتا ہوا کوٹھی کے سامنے سے گزرا باس جیگ نے جانے سے پہلے احتیاط کے طور پر گروپ کو ایک اور پوائنٹ پر منتقل کر دیا اور یہاں صرف راجر کو ٹھرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ — جیری بھی ایک اور جگہ شفٹ ہو گیا تھا۔ کوٹھی کے گرد گھومتے ہوئے جیری جب پچھلے دروازے پر پہنچا تو اس کی عقبانی نگاہوں نے کھلا ہوا دروازہ تاڑ لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو دروازہ اندر سے کھلا ہوا تھا — جیری سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ عقبی دروازے سے یقیناً کچھ لوگ اندر داخل ہوئے ہیں اور اس کے بعد ہی اصلی راجر نقلی میں بدل گیا ہو گا۔ لیکن اس پوائنٹ کا پتہ کیسے چلا — اس کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ بہر حال جب وہ گھوم کر واپس اپنی کار تک پہنچا تو اس نے یہ چیک کر لیا تھا کہ کوٹھی کی نگرانی نہیں ہو رہی۔ اس نے کار میں بیٹھ کر سائیڈ سیٹ اوپر اٹھائی اور اس کے نچلے خلا میں سے اس نے ایک چھوٹی سی سرخ رنگ کی گیند نکال کر اپنی جیب میں ڈال لی۔ اس گیند میں انتہائی زود اثر بے ہوشی کی گیس بھری ہوئی تھی۔

گیند کو جیب میں ڈال کر جیری نے کار آگے بڑھائی اور پھر بڑے اطمینان سے اس نے کار کو ٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر روک دی۔ اور مخصوص انداز میں دوبار ہارن بجایا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ کوٹھی کے گیٹ والے ستون میں اندر سے بات چیت کرنے والا آلہ نصب تھا — چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

کون ہے۔ — آلے کے سپیکر میں سے راجر کی آواز ابھری۔

راجر میں جیری ہوں — پھانک کھولو — جیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اوہ یس باس — راجر نے کہا اور جیری طنزیہ انداز میں مسکراتا ہوا واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

چند لمحوں بعد پھانک کی زنجیر کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر پھانک کے پٹ کھل گئے۔ پھانک پر راجر کھڑا تھا۔ جیری نے کار آگے بڑھا دی — اور پھانک کے بعد لان عبور کر کے اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ اس کے ذہن میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ راجر کا چہرہ مہرہ قدو قامت لباس سب کچھ ٹھیک تھا۔ وہی لہجہ وہی آواز — بس

باس اور پوائنٹ کا چکر بتا رہا تھا کہ وہ اصلی راجر نہیں۔ لیکن اب اسے دیکھ کر ایک بار پھر جیری کا ذہن قلابازیاں کھانے لگا کہ کہیں یہ سب اس کا وہم نہ ہو۔ راجر بھی اصلی ہو اور وہ آدمی بھی وہاں بائی دی وے نظر آگیا ہو۔ نگرانی نہ ہو رہی ہو۔

پورچ میں کار روک کر اترا اور راجر کے آنے کا انتظار کرنے لگا جو پھانگ بند کر کے واپس آ رہا تھا۔ اور پھر اس کی "چال دیکھ کر اسے یقین ہو گیا کہ یہ اصلی راجر نہیں ہے۔ کیونکہ راجر کی عادت تھی کہ وہ دائیں پاؤں پر زور دے کر چلتا تھا — گو بظاہر کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا تھا۔ لیکن راجر کو اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے دس سال ہو گئے تھے اور وہ اس کی ایک بات جانتا تھا۔

راجر — مشن کے سلسلے میں بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے "جیری نے راجر کے قریب آنے پر قدرے پریشان لہجے میں "کہا۔

کیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے باس " راجر نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے تمہیں فون کیا تھا۔ اس کے بعد چیف باس کی کال آگئی۔ انہوں نے بتایا کہ بے حد " احتیاط کرو۔ کیونکہ چیف باس کو اطلاع ملی ہے کہ عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آگئی ہے۔ " — جیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آگئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس مشن کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے " راجر نے چونکتے ہوئے کہا۔

ہو تو نہیں سکتا۔ لیکن اب تم خود سوچو چیف باس کو بھی آخر خواہ مخواہ بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے اس " نے مشن کو منسوخ نہیں کیا۔ صرف مزید محتاط رہنے کی بات کی ہے۔ " — جیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

پھر کیا مسئلہ ہو گیا۔ غلط اطلاع بھی تو مل سکتی ہے۔ میرا خیال ہے ہمارا مشن بغیر کسی رکاوٹ کے پورا ہو جائے گا۔"

———— راجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ رہے ہو۔ اتنا بڑا مشن ہے۔"

جیری نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

دیکھو باس — میرا تجربہ ہے کہ مشن جس قدر سادہ نظر آئے گا اتنا ہی اس کا پورا ہونا آسان ہو جائے گا۔ اب "دیکھو دارالحکومت سے تقریباً روزانہ ہی غلے کے بڑے ٹرالر گزرنے رہتے ہیں۔ اب ان ٹرالر میں اگر دس ٹرالر ہمارے بھی گزر جائیں گے تو کسی کو کیا شک پڑ سکتا ہے۔ میرا تو خیال یہی ہے کہ مشن کو نہ روکا جائے نہ ملتوی کیا جائے۔ یہ آسانی سے پورا ہو جائے گا۔" — راجر نے جواب دیا۔ اور جیری کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

بالکل ٹھیک تجزیہ کیا ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ یقیناً ایسا ہونا چاہئے۔" — جیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ویسے باس۔ اگر آپ کو معلوم ہو کہ دارالحکومت سے یہ ٹرک کہاں جائیں گے۔ تب البتہ مزید سوچا جاسکتا تھا۔ مجھے تو "معلوم نہیں ہے۔" راجر نے کہا۔

باس کے ساتھ یہی تو مسئلہ ہے کہ ادھوری بات بتاتا ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔ کہتا تھا موقع پر بتاؤں گا۔ دیکھو اس "وقت کیا بتاتا ہے — بہر حال ٹھیک ہے۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ مشن جس قدر سادہ رکھا جائے گا۔ اتنا ہی "آسانی سے پورا ہو گا۔ ویسے محتاط رہنا تو ضروری ہے۔ تم نے میرے ذہن سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا ہے۔

جیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

محتاط تو ضرور رہیں گے اور رہنا پڑے گا۔" — راجر نے ہنسے ہوئے جواب دیا۔

او۔ کے — کل سہ پہر سے پہلے میں فون کروں گا۔ جیسے ہی مزید ہدایات ملیں۔ اب میں چلتا ہوں" —

جیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور راجر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر دونوں کمرے سے نکل کر کار کی طرف آئے۔

یہ کار پر نشان تم نے کیوں لگا رکھا ہے۔" — جیری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اس نے پہلی بار اسے چیک کیا تھا۔

بس ویسے ہی — کیوں" — راجر نے گول مول سا جواب دیا۔

اسے اتار دو راجر۔ ہو سکتا ہے اس نشان کے بارے میں کوئی جانتا ہو۔ احتیاط اچھی چیز ہے " — جیری نے کہا۔

ٹھیک ہے باس اتار دوں گا۔" — راجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیری اس سے مصافحہ کر کے اپنی کار میں بیٹھا

اور راجر کے پھانک کھولتے کہ وہ کار باہر نکال لایا — اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ نقلی راجر کو بے ہوش کر کے اس سے معلومات حاصل کرے گا۔ لیکن راجر سے بات چیت کے دوران اسے ایک اور خیال آگیا تھا۔ وہ کار بھگاتا ہوا آگے بڑھتا گیا — اور پھر جیسے ہی اسے پبلک فون بوتھ نظر آیا اس نے کار روکی اور تیزی سے بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھا کر سکے ڈالے اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی بے چینی کے آثار تھے — تھوڑی دیر تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔ اور رسیور اٹھتے ہی جیری کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار ابھرے۔

یس " — فریڈی کی محتاط آواز سنائی دی۔

جیری سپیکنگ فریڈی" — جیری نے فریڈی کی آواز پہنچاتے ہی جلدی سے کہا۔

اوہ — یس باس " — فریڈی نے اس بار کھل کر کہا۔

تم ابھی کوٹھی میں ہی ہو۔" — جیری نے پوچھا۔

باس۔ بس ہم نکلنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ میں نے سوچا اسلحہ کیوں چھوڑا جائے۔ اس لئے اس کا بندوبست کر رہا " تھا۔ بس اب ہم جانے کے لئے تیار ہی تھے کہ آپ کا فون آگیا۔ فریڈی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

سنو۔۔۔۔۔ اب تم نے کہیں نہیں جانا۔ اطمینان سے وہیں رہو۔ وہ نگرانی والی بات چیک کر لی گئی ہے۔ وہ غلط "فہمی ہوئی تھی۔

جیری نے کہا۔

"اچھا۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔ ہم تو سب پریشان ہو گئے تھے۔"

فریڈی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ بس مجھے غلط فہمی ہوئی تھی۔ اور سنو یہ بات راجر یا جیگہ باس کو نہ بتانا ورنہ خواہ مخواہ مجھے "شرمندہ ہونا پڑے گا۔"۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

فکر نہ کریں باس۔ کسی کو نہیں بتائیں گے۔"۔۔۔۔۔ فریڈی نے کہا۔

ٹھیک ہے پروگرام وہی ہو گا۔ کل سہ پہر۔ کوئی بات ہوئی تو راجر تمہیں فون پر بتا دے گا۔ اوکے۔۔۔۔۔"

جیری نے کہا اور رسیور رکھ کر اطمینان بھر سانس لیا۔ اب وہ اپنے نئے پروگرام پر جیگہ باس سے بات چیت کر سکتا تھا۔ چنانچہ پبلک فون بوتھ سے نکل کر وہ کار دوڑاتا ہوا سیدھا اپنی رہائش گاہ پر آیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی۔۔۔۔۔ اور اتر کر بھاگتا ہوا نچلے تہہ خانے میں پہنچا۔ تہہ خانے کی میز پر ایک خاصا جدید قسم کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے کرسی کھینچی اور ٹرانسمیٹر کے سامنے بیٹھ کر اس نے جلدی سے فریکوئنسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔۔۔۔۔ فریکوئنسی سیٹ کرتے ہی اس نے بٹن دبایا۔ تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔ اور سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔۔۔۔۔ اور انسانی آواز ٹوں ٹوں کی مشینی آوازوں پر غالب آگئی۔

یس۔۔۔۔۔ جیگہ آن دی لائن اور۔۔۔۔۔ جیگہ کی سخت آواز سنائی دی۔"



"باس۔ میں جیری بول رہا ہوں دارالحکومت سے اور"

جیری نے فوراً ہی بٹن دباتے ہوئے کہا۔

ادہ — کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اور — جیگر نے یک لخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

باس یہاں نیا کھیل کھیلا جا چکا ہے۔ اصلی راجر غائب ہو چکا ہے۔ اس کی جگہ نقلی راجر نے لے لی ہے۔ اور گروپ "پوائنٹ کی سیکرٹ سروس باقاعدہ نگرانی کر رہی ہے اور" — جیری نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے اور — جیگر کی آواز میں شدید پریشانی اٹھ آئی تھی۔

اور جیری نے گروپ پوائنٹ پر جانے وہاں نگرانی کو چیک کرنے راجر کو دوبارہ فون کرنے اور اس پر شک ہونے سے راجر کے ساتھ ملاقات سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

ادہ تو تمہیں اس نقلی راجر کو فوراً گرفت میں لینا چاہیے تھا۔ تاکہ اصلی راجر کا پتہ چل سکے۔ یہ تو بہت غضب ہو گیا "اور — جیگر نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

باس میں اسی لئے ملاقات کے لئے گیا تھا۔ لیکن وہاں نقلی راجر سے بات چیت کرنے کے بعد میرے ذہن میں ایک "اور پروگرام آیا ہے۔ اگر ہم اس پروگرام پر عمل کر لیں تو ہمارا مشن بالکل محفوظ ہو جائے گا۔ اور سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ جائے گی اور — جیری نے کہا۔

کیسا پروگرام — جلدی بناؤ اور — جیگر نے چونک کر پوچھا۔

باس۔ راجر کو پہلے والے مشن کا علم ہے کہ ٹرکوں پر مال گزرے گا اور اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ دارالحکومت کے "بعد مال کہاں لے جایا جائے گا۔ نقلی راجر نے بات چیت میں یہی بات کہی۔ وہ یہ کہہ کر مجھ سے آگے کی بات کریدنا چاہتا تھا لیکن میں ٹال گیا کہ مجھے بھی نہیں معلوم — ظاہر ہے یہ بات انہیں اصلی راجر نے بتائی ہوگی۔ شاید



اگر انہوں نے ٹرکوں کو دارالحکومت میں روکا اور اس میں سے مال نہ نکلا تب بھی وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ "ڈاج ہوا ہے۔ وہ ہم سب کو پکڑ لیں گے۔" اور پھر راجر کی طرح کوئی اور انہیں اصل بات بتا دے گا اور "جیگ نے کہا

باس نقلی راجر کا کرید کر یہ پوچھنا کہ دارالحکومت کے بعد مال کہاں جائے گا سے مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس "دارالحکومت میں مال نہ روکے گی۔" بلکہ وہ اس سپاٹ کا پتہ کرنا چاہے گی۔ جہاں اسلحہ پہنچنا ہے۔ اس طرح وہ ایک تیر میں دو شکار کھیل لیں گے اور "جیری نے جواب دیا۔

تمہاری بات میری سمجھ میں آرہی ہے۔ واقعی اس طرح ہم سیکرٹ سروس کو مکمل ڈاج دے سکتے ہیں۔ اور اب یہ "لازمی بھی ہو گیا ہے ورنہ ہمارا مشن ناکام ہو جائے گا۔" ٹھیک ہے میں ابھی دس ٹرکوں کا بندوبست کرتا ہوں۔ میں اور بانٹی ویگن کے ساتھ ہوں گے تم ان ٹرکوں کے انچارج ہو گے۔ انہیں دارالحکومت سے نکال کر درہ ٹاپ کی طرف لے جانے کی بجائے جلمیر کی طرف لے جانا۔ یہ غلے سے بھرے ہوں گے۔ اور جلمیر کی ایک پارٹی نے انہیں بک کرایا ہو گا۔ وہاں ایسے آدمی موجود ہیں جن کے بظاہر ہاتھ صاف ہیں۔ جب ہمارا اصل مشن مکمل ہو جائے گا تو میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں اطلاع دے دوں گا تم سائیڈ پر ہو جانا۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا اور "جیگ نے کہا۔

بالکل ٹھیک ہے باس آپ بے فکر رہیں۔ چونکہ آپ کے اور میرے علاوہ اور کسی کو اس گیم کا علم نہیں ہو گا اس لئے ہمارے آدمیوں کی کارروائی بالکل نارمل ہوگی اور سیکرٹ سروس چکر میں رہے گی۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ان ٹرکوں کو چلانے والے کون ہوں گے۔ مجھے تو جلمیر کے راستے کا علم نہیں اور "جیری نے اپنی تجویز پر جیگ کو آمادہ دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ میں تمام بندوبست کر لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ راجر کے ذریعے گروپ کو بتا دینا کہ سہ پہر "کی بجائے سورج غروب ہوتے وقت مال پہنچ رہا ہے۔ تاکہ میں پہلے ہی ویگن کو نکال لے جاؤں گا۔ جہاں تک

جلمیر کا تعلق ہے وہ ٹرک چلانے والوں کو معلوم ہو گا۔۔۔ البتہ اب یہ کروں گا کہ میں بانٹی کو سب کچھ سمجھا کر ان ٹرکوں پر سوار کر دوں گا۔ وہ جیگہ بن جائے گا۔۔۔ اس طرح سیکرٹ سروس والے بھی مکمل طور پر مطمئن ہو جائیں گے۔ تم بھی اسے میری طرح ڈیل کرنا وہ خود ہی ٹرکوں کو لے کر جلمیر پہنچ جائے گا اور "۔۔۔ جیگہ نے سارا پروگرام بناتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے باس۔ بالکل ٹھیک رہے گا اور "۔۔۔ جیری نے کہا۔

او۔ کے۔ اب اس کو طے سمجھو۔ اب بانٹی ہی تم سے میری جگہ بات کرے گا۔ اور اینڈ آل "۔۔۔ جیگہ نے " کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھر آئیں۔ جیری نے اطمینان بھرے انداز میں طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اسے مکمل یقین تھا کہ اس کی تجویز قطعی کامیاب رہے گی۔



راجر نے کچھ اور بتایا" — عمران نے دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو سے پوچھا۔ وہ "راجر کو بلیک زیرو کے حوالے کرنے کے بعد اس سپاٹ کی طرف چلا گیا تھا جس کا فون کے ذریعے پتہ چلا تھا۔ — وہ چاہتا تھا کہ خود اندازہ کرے کہ وہ لوگ کون ہیں۔ اور اب وہ وہاں سے سیدھا واپس آ رہا تھا۔ بلیک زیرو کو وہ کہہ گیا تھا کہ راجر سے مزید معلومات کرے کہ اسلحہ کہاں لے جانا ہے — کیونکہ اس کا خیال تھا کہ راجر اس بات کو چھپا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ راجر کو بے ہوش کر کے دانش منزل لے آیا تھا تاکہ اس سے اطمینان سے مزید پوچھ گچھ کی جاسکے۔

وہ تو بالکل ہی کمزور آدمی ثابت ہوا عمران صاحب۔ میں نے اس پر ترکیب نمبر بارہ استعمال کی۔ اس کی ناک میں "مرچوں کی دھونی دی۔ لیکن اس کا ری ایکشن ہی الٹ ہوا۔ چھینکیں لیتے لیتے اس پر دل کا دورہ پڑا اور وہ ختم ہو گیا۔" — بلیک زیرو نے کہا۔

چلو اب جہنم میں بیٹھا چھینکتا رہے گا۔ اس کی لاش کا کیا کیا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پڑی ہے گیسٹ روم میں" — بلیک زیرو نے جواب دیا۔

اسے برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ تنویر کی طرف سے کوئی مزید اطلاع۔ عمران نے پوچھا۔

ہاں — اس نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ باس جیری نے پہلے اسے فون کیا۔ وہ پوچھ رہا تھا کہ جو اطلاع اسے دی گئی تھی وہ اس نے پہنچا دی ہے۔ اس کے بعد وہ خود آیا۔ اور اس نے کہا کہ چیف باس کو اطلاعات ملی ہیں کہ عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آچکی ہے۔ — لیکن چیف باس نے مشن روکا نہیں کیونکہ اب مشن روکنے کا وقت نہیں رہا۔ بس مزید محتاط رہنے کے لئے کہا ہے۔ تنویر نے بتایا کہ اس نے باتوں باتوں میں جیری کو

کریدنے کی کوشش کی ہے دارالحکومت کے بعد اسلحہ کہاں لے جایا جائے گا۔ لیکن اسے بھی معلوم نہیں۔  
\_\_\_\_\_ بلیک زیرو نے کہا۔

ایسی تنظیمیں بہت محتاط ہوتی ہیں۔ اس لئے یقیناً اپنے آدمیوں کو کچھ نہ بتایا گیا ہو گا۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ " چیف باس کو سیکرٹ سروس کے حرکت میں آنے کا پتہ کیسے چلا " \_\_\_\_\_ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے کہ چیف باس نے یہ بات صرف ان لوگوں کو مزید محتاط کرنے کے لئے کہی ہو گی اگر واقعی اسے " کوئی اطلاع ملتی تو یقیناً وہ مشن کا رسک نہ لیتا — وہ مشن کو فوری طور پر منسوخ بھی کر سکتا تھا " \_\_\_\_\_ بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں لازماً ایسا ہی ہو گا۔ ویسے بھی اسے کہاں سے اطلاع مل سکتی ہے۔ صرف ایک صورت میں انہیں پتہ چل سکتا تھا " کہ اگر راجر کے نقلی ہونے کا انہیں پتہ چل جاتا۔ \_\_\_\_\_ جیری کا راجر سے آکر ملنا اور بات بات چیت کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انہیں راجر پر کوئی شک نہیں۔ " عمران نے کہا۔

عمران صاحب اب آپ کا پروگرام کیا ہے۔ کیا ان ٹرکوں کو روک کر ان لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے " \_\_\_\_\_ بلیک زیرو نے کہا۔

یہ کام تو پولیس یا انٹیلی جنس بھی کر سکتی ہے۔ ہمیں حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس سے ہم پہلے " کی طرح پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ اور مجرم تیسرا مشن لے کر آجائیں گے — اس لئے اب وہ ٹھکانہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ جہاں یہ اسلحہ پہنچایا جانا ہے۔ تاکہ اصل سازش سامنے آسکے۔ اسلحے سے زیادہ ہمارے لئے اس اصل سازش کا سراغ لگانا ضروری ہے۔ جس کے لئے یہ اسلحہ بھجوا یا جا رہا ہے " \_\_\_\_\_ عمران نے کہا۔

ادہ \_\_\_\_\_ واقعی آپ کی بات درست ہے " \_\_\_\_\_ بلیک زیرو نے کہا۔

اب ہم نے کرنا یہ ہے کہ ان لوگوں کو بالکل نہیں چھیڑنا بس ان کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ انہیں شک نہ پڑ سکے۔ جب اسلحہ منزل مقصود پر پہنچے گا تب ہم حرکت میں آئیں گے۔ تنویر اس سارے پروگرام میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ چونکہ اسے ساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہیں گی۔ اس لئے ہمیں بھی ساتھ ساتھ سب کچھ معلوم ہوتا رہے گا۔ تم اس کے پاس بی۔ٹی۔وی مائیک پہنچا دو۔ اس طرح اسے جو کچھ بھی بتایا جائے گا اس کا علم ہمیں ہو جائے گا۔ اور ہم آسانی سے دور دور رہ کر ان کی نگرانی کرتے رہیں گے۔" عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں صفدر کے ذریعے خفیہ طور پر بی۔ٹی۔وی مائیک بھجوا دیتا ہوں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

صفدر سے کہنا کہ وہ پچھلے دروازے سے جا کر دے اور اسے کہنا کہ خصوصی احتیاط کرے کہیں اس کی وجہ سے سارا کھیل نہ خراب ہو جائے۔" عمران نے کہا۔

میں اسے سب سمجھا دوں گا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا۔

یس۔ سلطان بول رہا ہوں۔" سلطان کی آواز سنائی دی۔ وہ چونکہ دفتر کی بجائے رہائش گاہ پر تھے۔ اس لئے انہوں نے براہ راست فون اٹھ کیا تھا۔

سر۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ ہمارے ملک میں کہیں ایسی شورش تو نہیں ہو رہی " جہاں غیر ملکی اسلحہ استعمال ہو سکے " عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں " سلطان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

آپ نے کتنی جماعتیں پڑھی ہیں۔ اگر مڈل بھی پاس ہیں تب بھی کہتے تو یہی ہیں کہ پرانے زمانے کا مڈل پاس آج " کے ایم۔ اے پاس سے زیادہ قابل ہوتا ہے۔ اور آپ مطلب ہی نہیں سمجھ سکتے۔

عمران حسب عادت فوراً ہی پٹری سے اتر گیا۔

تم خواہ مخواہ بکواس پر اتر آتے ہو۔ تمہارا سوال ہی ایسا ہے کہ بظاہر جس کا کوئی سر پیر نہیں۔" ————— "سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

سر تو آپ ہیں پیر مجھے سمجھ لیں اور سوال مکمل" ————— "عمران نے کہا۔

"تم بس بکواس کرتے رہو گے۔ میں فون بند کر رہا ہوں۔"

سر سلطان نے غصیلے انداز میں کہا۔ لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ یہ غصہ مصنوعی ہے۔ وہ زیر لب مسکرا رہے ہیں۔ اگر آپ نے فون بند کر دیا تو میں مطلب کیسے سمجھاؤں گا۔ جناب سر سلطان صاحب۔ چند ماہ پہلے غیر ملکی اسلحہ سمگل ہوتے پکڑا گیا تھا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ یہ اسلحہ کہاں پہنچایا جانا ہے۔ اب پھر ایسی ہی بات سامنے آرہی ہے کہ غیر ملکی اسلحہ سمگل ہونے والا ہے ————— اب یہ غیر ملکی اسلحہ شب برات پر پٹانے چلانے کے لئے تو اسمگل نہیں کیا جا رہا ہو گا۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ملک میں کہیں ایسی شورش تو نہیں ہے۔ جہاں یہ اسلحہ کام آ سکے۔ ہو سکتا ہے۔ ایسی خبر کو پریس میں نہ آنے دیا گیا ہو" ————— "عمران نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اوه یہ غیر ملکی اسلحے کی سمگلنگ والا مسئلہ تو واقعی بے حد خطرناک ہے۔ بظاہر مجھے معلوم نہیں کہ ملک میں ایسی " شورش کہیں ہو رہی ہے ————— کیونکہ یہ کام محکمہ داخلہ کا ہے۔ لیکن تمہاری بات بھی درست ہے۔ میں سیکرٹری داخلہ سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو انہیں معلوم ہوگا" ————— "سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ان سے پوچھ لیں۔ پھر مجھے دانش منزل کے فون پر بتا دیں۔ میں وہیں موجود ہوں۔ اور ہاں انہیں اس " اسلحے کی سمگلنگ والی بات کے متعلق کچھ نہ بتائیں ————— ابھی صرف معاملہ اطلاعات تک ہی ہے۔ وہ خواہ مخواہ مداخلت شروع کر دیں گے" ————— "عمران نے کہا۔



ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں" ————— سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے رسیور رکھ دیا۔ عمران کے رسیور رکھتے کہ بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر گھما کر اسے ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا کہ وہ صفدر کو بلا کر کہہ دے کہ وہ سٹور سے بی۔ٹی۔وی مائیک لے کر تنویر تک پہنچا دے۔

عمران خاموش بیٹھا اسے ہدایات دیتا سن رہا تھا۔ لیکن اس کے اپنے ذہن میں ایک عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ مشن اسے جس قدر سادہ نظر آرہا تھا۔ اس سے وہ الجھن محسوس کر رہا تھا۔ ————— لیکن پھر اس نے اپنے ذہن کو جھٹک دیا کہ خواہ مخواہ ہر بات پر شک کرنا عادت سی بن گئی تھی۔

اسی لمحے بلیک زیرو نے ہدایات دے کر رسیور رکھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

ایکسٹو" ————— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

سلطان بول رہا ہوں" ————— دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

یہیں سر ————— مطلب سمجھ میں آگیا" ————— عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

عمران بیٹے۔ سیکرٹری داخلہ سے میں نے بات کی ہے۔ ان کے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ کہیں کوئی گڑبڑ ہو یا " گڑبڑ کا امکان ہو۔ ————— البتہ انہوں نے ایک بات بتائی ہے کہ گذشتہ دنوں حکومت نے درہ ٹاپ میں جب منشیات کی فیکٹریوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کئے تو ایک قبائلی سردار کی طرف سے معمولی سی مزاحمت کی گئی۔ لیکن صرف معمولی سی۔ اس کے بعد صورتحال نارمل ہو گئی۔" ————— سر سلطان نے کہا۔

کیا نام تھا اس قبائلی سردار کا جس نے مزاحمت کی تھی۔" عمران نے پوچھا۔

سردار گل جہاں نام بتا رہے تھے سیکرٹری داخلہ۔ میں نے زیادہ تفصیل تو نہیں پوچھی۔ لیکن وہ بتا رہے تھے کہ "حالات بالکل نارمل ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں یہ معلومات کیوں حاصل کر رہا ہوں تو میں نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ایک غیر ملکی ریڈیو سے خبر نشر ہوئی ہے کہ پاکستان میں شورش برپا ہے" ————— سر سلطان نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا" ————— عمران نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کہیں یہ اسلحہ کسی طالب علم تنظیم کو نہ پہنچایا جا رہا ہو۔"

بلیک زیرو نے کہا۔

نہیں ————— طالب علم تنظیمیں اس قدر کثیر غیر ملکی اسلحہ حاصل نہیں کر سکتیں۔ اس قدر کثیر اسلحہ اور وہ بھی کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے ذریعے سپلائی ہونا۔ کسی بہت بڑے جرم کے لئے ہو سکتا ہے۔

کوئی نہ کوئی چکر کہیں نہ کہیں ضرور چل رہا ہے" ————— عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

جب مال پہنچے گا تو پتہ چل ہی جائے گا" ————— بلیک زیرو نے کہا۔

ارے ہاں۔ ایک مسئلہ تو رہ ہی گیا۔ یہ اسلحہ بھیج کوئی پارٹی رہی ہے۔ ہمیں اس سے بھی تو باخبر رہنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے بعد میں پتہ نہ چل سکے۔" ————— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کا پتہ اب کیسے لگ سکتا ہے۔ یہ تو مجرموں سے ہی معلوم ہو سکتا ہے" ————— بلیک زیرو نے کہا۔

لگ سکتا ہے۔ مال دس ٹرکوں میں آ رہا ہے۔ کل سہ پہر کو یہاں پہنچے گا۔ اب اتنا تو معلوم ہو گیا ہے کہ مال جنوب مشرق کی طرف سے آ رہا ہے ————— کیونکہ قصبہ ساجد پور جنوب مشرق میں ہی ہے۔ اور مجرموں کو کل سہ پہر

وہاں پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ کہ ساجد پور کی طرف کافرستان کی سرحد ہے۔ اور ہمارے ملک کی اکلوتی بندرگاہ بھی اسی طرف ہے۔ سرحد کے ساتھ ساتھ فوج پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ٹرک وہاں سے تو آ نہیں سکتے۔ ورنہ فوج کی نظر سے کسی صورت بھی او جھل نہیں رہ سکتے۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ اس اسلحے کو کسی سٹیئر کے ذریعے کسی سنسان ساحل پر پہنچایا جائے وہاں سے اسے ٹرکوں پر لوڈ کر کے ادھر لے آیا جائے۔ ڈائریکٹ بندرگاہ سے تو نہیں آسکتا وہاں بھی چیکنگ ہو سکتی ہے۔" — عمران نے کہا۔

لیکن اس طرح تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اسلحہ کافرستان سے بھیجا جا رہا ہے " — بلیک زیرو نے کہا۔ "نتائج کے لئے فوراً چھلانگ نہ لگا دیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم طالب علمی کے دور میں لانگ جمپ کے چیمپئنیں" رہے ہو

عمران نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو خفیف ہو کر خاموش رہ گیا۔  
کافرستان کی سرحد بے حد طویل ہے اور پاکیشیا کے ساتھ کے ساتھ چلی جا رہی ہے۔ لیکن وہاں فوج کی موجودگی کی وجہ سے وہ اپنی سرحد کے ذریعے اسلحہ سپلائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ بھی کسی سٹیئر کے ذریعے بھیج سکتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ کئی اور بھی ایسے ملک ہیں جو سمندر کے راستے یہ اسلحہ خفیہ طور پر ہمارے سنسان ساحلوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر صفدر جولیا اور نعمانی کو لے کر بندرگاہ چلے جاؤ۔ اور ان کی مدد سے دور دراز کے ساحلوں کو چیک کرو۔ شاید کچھ پتہ چل جائے۔ لیکن نہیں ساحل بے حد طویل ہیں۔ اس طرح شاید پتہ نہ چلے۔ ٹھیک ہے رہنے دو۔ بعد میں معلوم تو ہو ہی جائے گا" — عمران نے بات کرتے کرتے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور بلیک زیرو سر ہلا کر رہ گیا۔



عمران کی کار قصبہ ساجد پور کی شمالی طرف سڑک کے اوپر بنے ہوئے ایک چھوٹے سے روڈ سائیڈ کیفے کے پاس موجود تھی۔ عمران اس وقت غیر ملکی سیاحوں کے لباس میں تھا — اس نے اپنے چہرے پر بھی میک اپ کر رکھا تھا۔ کار بھی اس نے سپورٹس ہی اپنے پاس رکھی ہوئی تھی۔ کار کی چھت پر سیاحوں جیسا سامان بندھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ جولیا تھی — اس نے بھی غیر ملکی سیاحوں جیسا مخصوص لباس پہن رکھا تھا۔ سنہری ڈوری سے بندھی ہوئی بڑے بڑے رنگین شیشوں والی عینک اس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ عمران کے گلے میں ایک کیمرہ لٹک رہا تھا۔ — وہ کیفے کے لان میں لوہے کی کرسیوں پر بیٹھے کافی پینے اور بگڑے ہوئے لہجے میں سیاحوں کے سے انداز میں اونچا اونچا بول رہے تھے۔ لیکن ان دونوں کی نظریں سڑک پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ابھی شام ہونے میں کافی وقت تھا۔ — تنویر سے اسے پتہ چل گیا تھا۔

کہ مشن سہ پہر کی بجائے شام کو سرانجام پائے گا۔ لیکن وہ یہاں سہ پہر کو ہی پہنچ گئے تھے۔ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران بھی ادھر ادھر مختلف حلیوں میں بکھرے ہوئے تھے۔

بلیک زیرو دانش منزل میں بی۔ٹی۔وی مائیک کے آپریٹس کو سامنے رکھے بیٹھا تھا تاکہ تنویر جو راجر بنا ہوا تھا۔ اس کی طرف سے کوئی اطلاع ملتے ہی وہ یہ اطلاع عمران کو ٹرانسمیٹر پر پہنچا دے۔

ویٹر کے آنے پر عمران نے ٹوٹے پھوٹے اردو الفاظ میں کافی کی تعریف کی اور اسے اور کافی لانے کے لئے کہا۔ ویٹر غیر ملکی سیاح جوڑے کی زبان سے تعریف سن کر بے حد خوش ہوا اور سلام کر کے اور کافی لانے کے لئے چلا گیا۔

اس وقت سڑک پر سے ہائی ٹاپ ویگن کا ایک کاررواں گزر رہا تھا یہ سب نئی ویگنیں تھیں اور ابھی رجسٹرڈ نہ ہوئی تھیں۔ وہ وقفے وقفے سے گزر رہی تھیں۔

یہ کیسا کاررواں گزر رہا ہے۔ اتنی ویگنیں — جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

کسی پارٹی نے بک کرائی ہوں گی۔ انہیں بائی روڈ لے جایا جا رہا ہے۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے ویٹرنے کافی کے برتن لا کر رکھ دیئے اور عمران کافی بنانے میں مصروف ہو گیا۔

جب انہوں نے کافی ختم کی تو کارواں وہاں سے گزر چکا تھا۔ عمران کے اندازے کے مطابق بچاس کے قریب ویگینیں ہوں گی۔ مجھے تو وحشت ہونے لگی تھی اس قدر ویگینیں دیکھ کر — جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم اسے برات سمجھ لیتیں تو پھر تمہیں خوشی ہوتی" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا ہنس پڑی۔

دیکھو عمران — تم ہر وقت مجھ سے اس بارے میں مذاق کرتے رہتے ہو۔ کیا تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے" — اچانک جولیا نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

تم اسے مذاق سمجھتی ہو۔ میں سنجیدہ ہی ہوتا ہوں۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ جب میں واقعی مذاق کرتا ہوں تو تم اسے سنجیدگی سمجھ لیتی ہو۔ اب بتاؤ میں کیا کروں" — عمران نے باقاعدہ شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ویسے دل ہی دل میں عمران نے لاجول ولا پڑھنا شروع کر دی تھی۔ کیونکہ جولیا نے جس انداز میں بات کی تھی۔ اس سے عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بج اٹھی تھی۔

کیا تمہارا شادی کرنے کا پروگرام نہیں ہے۔" — جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد انتہائی سنجیدگی سے "پوچھا۔ وہ بات چیت غیر ملکی زبان میں ہی کر رہے تھے۔

تمہارے منہ میں بنا سہتی گھی اور رس کٹ شکر — مم — مم میرا مطلب ہے آج کل یہاں ایسا ہی گھی اور شکر ملتے ہیں۔ تم نے اپنے منہ سے لفظ شادی تو ادا کیا" — عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

سنو عمران — میں کافی دنوں سے سوچ رہی تھی کہ تم سے کسی وقت سنجیدگی سے بات کروں۔ اس ملک میں میرے ماں باپ یا عزیز رشتہ دار موجود نہیں ہیں۔ تم اور سیکرٹ سروس کے ارکان ہی میرے عزیز اور رشتہ دار

ہیں۔" — جولیا اب مر جانے کی حد تک سنجیدہ نظر آرہی تھی۔ اور عمران کے ذہن میں سیٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ اس لمحے کو پچھتا رہا تھا۔ جب اس نے برات کا نام لیا تھا۔

تم نے اس پردہ نشین ماں ویسے باپ کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ کاش یہی الفاظ تم اسے فون پر کہہ دو تو کم از کم ایکس تھری کی تو فوری گنجائش نکل آئے۔ کان پک گئے ہیں ٹو ٹو کی گردان سنتے " — عمران نے کہا۔

مذاق مت کرو۔ ورنہ میں ابھی سڑک پر کسی ٹرک کے آگے لیٹ جاؤں گی " — جولیا نے روہان سے لہجے میں کہا۔

ارے ارے اس حلیے میں نہ لیٹنا۔ ورنہ پردیس میں نئے کپڑے لینا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اگر لیٹنے کا پروگرام ہے تو " پہلے سڑک پر کوئی گدا وغیرہ بچھاؤ — ٹرک کے پھیوں پر قوم کے گدے باندھو۔ کم از کم کپڑے تو خراب نہ ہوں " — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور جولیا کی آنکھیں سرخ ہو گئیں وہ ہونٹ بھیچے عمران کو غور سے دیکھنے لگی اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

سنو عمران — میں شادی کر رہی ہوں۔ اور اسی ہفتے کر رہی ہوں " — اچانک جولیا نے پھٹ پڑنے " والے انداز میں کہا۔

ہفتہ — ارے باپ رے۔ اتنا صبر کون کر سکتا ہے۔ کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی " — عمران نے " کہا۔

تم نے پوچھا نہیں کہ میں کس سے شادی کر رہی ہوں " — جولیا پر عجیب و غریب موڈ سوار تھا۔

پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے معلوم ہے اور میں نے اسے نیا سوٹ سلوانے کے لئے رقم بھی دے دی ہے " — عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سوٹ سلوانے کے لئے رقم دے دی ہے۔ کس کی بات کر رہے ہو" \_\_\_ جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

ارے ارے ناراض کیوں ہونے لگی ہو۔ اب بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بے چارا سلیمان شادی والے دن بھی میرا سوٹ پہنے۔ کم از کم اس روز تو اسے نیا سوٹ ملنا چاہیے" \_\_\_ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

تو میں تمہارے باورچی سلیمان سے شادی کروں گی" \_\_\_ جولیا نے پھنکاتے ہوئے کہا۔

وہ میرا باورچی نہیں مس جولیا نافٹر واٹر \_\_\_ میں اس کا مالک ہوں۔ ذرا فقرہ درست کر کے بولا کرو۔ لوگ کیا کہیں " گے کہ شادی پر تو تیار ہو گئی۔ درست بولنا آتا نہیں" \_\_\_ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بکواس مت کرو اور سن لو۔ میں اسی ہفتے تمہارے ساتھ شادی کر رہی ہوں۔ تمہارے ساتھ " جولیا نے ہونٹ بھیچتے ہوئے کہا۔ اور عمران اچھل کر کرسی سمیت نیچے گھاس پر جا گرا۔

مم --- مم --- میرے ساتھ۔ یہ میرے کان تو نہیں بج رہے یا اللہ میں خواب تو نہیں دیکھ رہا" --- عمران نے اٹھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے جسم پر چٹکیاں بھرنی شروع کر دیں اور جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ کی کہکشاں سی بکھر گئی۔ وہ شاید یہ الفاظ کہہ کر اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔

اور عمران کے ان الفاظ اور اس انداز نے اسے بتا دیا تھا کہ عمران واقعی خوشی سے پاگل ہو رہا ہے۔

تم اس فیصلے سے خوش نہیں ہوئے" --- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لل --- لل --- لیکن جب یہ میک اپ اتر جائے گا تو۔۔۔۔۔۔" عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

اوہ --- تو تم سمجھ رہے ہو کہ تمہارے اس بندروں جیسے میک اپ کی وجہ سے میں تم سے شادی کر رہی ہوں۔" نان سنس اور سن لو عمران۔ میں اول تو کوئی بات منہ سے نکالتی نہیں۔ لیکن جب میں کوئی بات منہ سے نکال دیتی ہوں تو پھر ہر قیمت پر اسے پورا کرنا بھی جانتی ہوں --- اگر تم مجھ سے شادی پر رضامند نہ ہوئے تو میں خودکشی

کر لوں گی۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے۔ میں اس مشن کے بعد ایکسٹو سے بات کر لوں گی اور خود تمہارے ڈیڈی سر رحمان سے بات کروں گی۔۔۔۔۔ میں دیکھتی ہوں تم آخر کس طرح مجھ سے شادی پر رضامند نہیں ہوتے۔ اب یہ شادی ہو گی۔ ضرور ہو گی۔ ہر صورت میں ہو گی۔۔۔۔۔ جولیا نے جوش سے بھرپور انداز میں سامنے رکھی میز پر زور زور سے کچے مارتے ہوئے کہا۔

لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ کیا اس ساری بھری دنیا میں ایک میں ہی سولی پر لٹکانے کے لئے نظر آیا تھا۔ سیکرٹ سروس " کے باقی ارکان بھی تو غیر شادی شدہ ہیں اور وہ تنویر وہ تو۔۔۔۔۔ " عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔  
بس بس کسی اور کا نام میرے سامنے مت لو۔ جو میں نے کہہ دیا وہ حرف آخر ہے۔۔۔۔۔ جولیا نے اس کی بات " درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

لیکن اس ملک کا قانون۔ وہ تو۔۔۔۔۔ " عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔  
کیا مطلب۔۔۔ قانون کی کیا رکاوٹ آگئی۔ تمہیں معلوم تو ہے میں نے کافی عرصے سے تمہارا دین قبول کیا ہوا " ہے۔ اب میں بھی مسلمان ہوں۔ صرف نام ہی نہیں بدلا۔ اس سے کیا ہوتا ہے " جولیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔  
وہ تو مجھے معلوم ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس ملک میں قانون ہے کہ کوئی شادی شدہ آدمی بغیر اپنی پہلی بیوی " سے اجازت لئے دوسری شادی نہیں کر سکتا "۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

شادی شدہ نہیں کر سکتا ہو گا۔ لیکن اس قانون کا تم سے اور مجھ سے کیا تعلق "۔۔۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے " کہا۔

تعلق ہے۔۔۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں۔ اب تمہیں کیا بتاؤں جولیا میں کس قدر دکھی ہوں۔ یہ تو میں مذاق کر کے " اپنا دل بہلاتا ہوں۔ ورنہ اندر سے تو میں کھوکھلا ہو چکا ہوں۔ میری زندگی کی بنیادیں ہل چکی ہیں۔ سنو۔ اب تم نے یہ بات کرنے پر مجھے مجبور کر دیا ہے تو سنو۔ تم سے شادی کرنا میرے لئے خوش قسمتی کا باعث ہوتا۔۔۔ لیکن ایسا نہیں



ہو سکتا۔ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں اور میری بیوی کسی صورت مجھے دوسری شادی کی اجازت نہیں دے سکتی اور نہ میں اسے طلاق دے سکتا ہوں" --- عمران نے روہانسا ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

اور جولیا عمران کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہی ہو۔ حیرت اس کی آنکھوں اور چہرے سے ٹپک رہی تھی۔

تم شادی شدہ ہو۔ تمہاری بیوی ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے احمق بنا لو گے" ----- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

یہ مذاق نہیں جولیا۔ میری زندگی کی سب سے بڑی ٹریجڈی ہے۔ میں نے اسے آج تک اپنے آپ سے بھی چھپایا ہے۔ ایکسٹو کے بعد آج تمہیں پہلی بار بتا رہا ہوں --- جب میں آکسفورڈ میں پڑھتا تھا تو وہاں ایک کلاس فیلو سے میں نے شادی کر لی تھی۔ میں نے اپنے والدین تک کو نہیں بتایا میرا خیال تھا کہ واپس آ کر بتا دوں گا۔ لیکن پھر ایک حادثہ ہو گیا --- میری بیوی کا ایکسڈنٹ ہو گیا۔ اس کی دونوں آنکھیں اس حادثے کی نذر ہو گئیں۔ ٹانگوں سے وہ معذور ہو گئی۔ اس کا خوبصورت چہرہ بگڑ گیا۔ اسے مسلسل ایک ماہ بے ہوش رہنے کے بعد جب ہوش آیا تو وہ رو رو کر پاگل ہو کہ اب میں اسے چھوڑ دوں گا۔ اس کی مجبوری اور بے چارگی دیکھ کر میں نے اسے حلف دیا کہ گئی۔ اس کا خیال تھا اسے کبھی نہ چھوڑوں گا اور نہ ہی زندگی بھر اسے طلاق دوں گا اور نہ دوسری شادی کروں گا --- اس پر وہ تیزی سے صحت یاب ہونے لگ گئی۔ لیکن اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ایسا نقص پڑ گیا تھا۔ کہ وہ نہ زیادہ چل پھر سکتی تھی۔ اور نہ کہیں آ جا سکتی۔ چنانچہ وہ صرف گھر تک محدود ہو کر رہ گئی --- اندھی ہونے کی وجہ سے وہ بالکل ہی بے بس ہو گئی۔ اس پر میں نے اسے اس کے ماں باپ کے پاس ہی ٹھہرا دیا۔ اس کے تمام اخراجات میں ادا کرتا ہوں۔ اور تمہیں شاید معلوم ہو کہ اکثر میں کئی کئی دن غائب رہتا ہوں --- تم پوچھتے ہو تو میں ٹال جاتا ہوں۔ ان دنوں میں اس سے ملنے جاتا ہوں۔ وہ صرف مجھ سے ملنے کی آس میں زندہ ہے۔ ورنہ اس کی زندگی مردوں سے بدتر ہے۔ --- اب تم خود سوچو میں اس پر کیسے ظلم کر سکتا ہوں۔ میں اپنا حلف کیسے توڑ سکتا ہوں۔ وہ مجھے

دوسری شادی کی اجازت کیسے دے سکتی ہے۔ اس کی مجبوری اور بے بسی کے متعلق سوچو۔ اپنے آپ کو ایک لمحے کے لئے اس کی جگہ رکھ کر سوچو۔ پھر تمہیں احساس ہوگا کہ وہ بے چاری کیسی زندگی گزار رہی ہے " — عمران نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا۔

اور جولیا جو حیرت سے بت بنی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ یکلخت کانپنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ تیزی سے اٹھی اور عمران کے قدموں میں جھک گئی۔

تم عظیم ہو عمران۔ میرے تصور سے بھی زیادہ عظیم۔ دنیا کا کوئی مرد ایسی بے بس۔ لاچار اور مجبور عورت کے لئے " اتنی بڑی قربانی نہیں دے سکتا۔ میں تمہاری عظمت کو سلام کرتی ہوں۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔ میں نے جذباتی فیصلہ کیا تھا۔ اللہ مجھے معاف کر دے " — جولیا نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔ اور جھک کر عمران کے پیر پکڑ لئے۔

ارے ارے یہ کیا کر رہی ہو۔ یہ سڑک ہے۔ ارے غضب کر رہی ہو " — عمران نے یک لخت اسے اٹھا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔

اور جولیا جیب سے رومال نکال کر اپنے آنسو پونچھنے لگی۔

جاؤ جا کر آنکھوں میں پانی ڈال آؤ۔ یہ میک اپ پانی سے صاف نہیں ہوتا۔ روتی ہوئی تم اچھی نہیں لگتی۔ اور پھر " ہوٹل والے کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ ان کے پاس رقم ختم ہو رہی ہے اس لئے بیٹھے رو رہے ہیں۔ " عمران نے کہا۔ اور جولیا شرمندہ سی ہنسی سنس کر اٹھی اور کینے کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ہمارے عشق کا بھی خاتمہ ہو ہی گیا " — عمران نے جولیا کے جاتے ہی سر پر ہاتھ " پھیرتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کلائی کی گھڑی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ اس نے جلدی سے اس کا ونڈ بٹن کھینچ کر اسے کان سے لگا لیا۔

ہیلو ایکسٹو کالنگ عمران اور" — ایکسٹو کی آواز"

سنائی دی۔

یس عمران اور" — عمران نے گھڑی کو منہ کے قریب لاتے ہوئے کہا۔"

تنویر سے اطلاع ملی ہے کہ انہیں قصبہ ساجد پور پہنچنے کا حکم مل گیا ہے۔ ٹرکوں کا کاررواں ایک گھنٹے بعد پہنچ جائے گا اور"۔

ایکسٹو نے کہا۔

ٹھیک ہے سر — ایک اور بات سر۔ جولیا نے حسب عادت مجھ سے عشق بھگارنا شروع کر دیا تھا۔ اور کھل کر " شادی کی آفر کی۔ آپ کو تو معلوم ہے سر کہ جس روز میری شادی ہوئی اس روز قیامت آ جائے گی۔ — اور میں ابھی خود پر قیامت وارد نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے سر میں نے ایک فرضی بیوی کی جھوٹی کہانی بنا کر جولیا کو سنا دی ہے۔ تاکہ وہ آئندہ اس قسم کا کوئی جذباتی فیصلہ نہ کرے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ اس کہانی کا سوائے ایکسٹو کے اور کسی کو علم نہیں اس لئے سر اگر جولیا آپ سے پوچھے تو آپ میری تائید کر دیں آپ کی مہربانی ہوگی سر اور" — عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

سوری عمران — میں اس قسم کے مسائل میں ملوث نہیں ہوا کرتا اور آئندہ اگر تم نے مجھ سے اس ٹاپک پر بات " کی تو سخت سزا دوں گا۔ اور اینڈ آل " — ایکسٹو نے دوسری طرف سے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

تو تم نے مجھ سے جھوٹی کہانی بیان کی ہے۔ کیوں " — اچانک عمران کو عین سر پر جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ارے ارے تم کہاں سے آگئیں۔ ارے سنو تو " — عمران اچھل کر آگے کی طرف بھاگا۔ جولیا نے اسے مارے کے لئے بے اختیار کرسی اٹھالی۔ اس کا چہرہ غصے اور جھنجلاہٹ سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

میں تمہیں گولی مار دوں گی — تم احمق۔ سٹوپڈ۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں تم سے شادی کروں گی۔ میں تمہارے منہ " پر تھوکتی بھی نہیں۔

جولیا نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کرسی ایک طرف پھینکی اور پھر پیر پختی ہوئی ایک طرف بڑھنے لگی —

ویٹر جو قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے جلدی سے کرسی سیدھی کی۔

کیا بات ہے صاحب — میم صاحب بہت غصے میں ہیں "۔ ویٹر نے پوچھا۔

مینٹل شک دورہ " — عمران نے کان کے پاس انگلی گھماتے ہوئے ویٹر سے کہا۔ اور پھر جیب سے جلدی سے

ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کی طرف پھینک دیا۔

باقی تم رکھ لینا " — عمران نے کہا اور تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا جواب کار تک پہنچ گئی تھی۔

اور پھر ابھی عمران راستے میں ہی تھا۔ کہ جولیا کار دوڑاتی ہوئی دارالحکومت کی طرف بڑھ گئی۔ اور عمران درمیان میں ہی رک گیا۔

جولیا واقعی بے حد جذباتی ہو رہی تھی — اور عمران کے نقطہ نظر سے مشن کے دوران جولیا کی یہ حرکت تھا کہ اس بار وہ بطور ایکسٹو جولیا کو ضرور کوئی سخت سزا دے گا۔ وہ جب ایکسٹو بالکل طفلانہ تھی۔ اس نے سوچ لیا سے بات کر رہا تھا تو اس نے جولیا کو واپس آتے ہوئے اپنے قریب محسوس کر لیا تھا — اور ان نے جان بوجھ کر ایکسٹو سے یہ بات کی تھی اور اسے معلوم تھا کہ جب ایکسٹو جواب دے رہا تھا تو جولیا جھک کر کان لگائے ہوئے

تھی۔ بلیک زیرو چونکہ ایسے معاملات میں پوری طرح ٹرینڈ تھا — اس لئے وہ عمران کے الفاظ کے مخصوص کوڈ سے ہی جواب سمجھ گیا تھا اور عمران کی توقع کے عین مطابق وہی جواب اس نے دیا۔ اس طرح وہ جولیا کے سامنے ایکسٹو کی لاطعلقی جذباتی معاملات میں ظاہر کرنا چاہتا تھا — اور اپنی کہانی کی تردید اس لئے ضروری تھی کہ اسے معلوم تھا کہ جولیا یہ بات اپنے دل میں نہ رکھ سکے گی اور پھر ساری سیکرٹ سروس کو یہ علم ہو جائے گا۔ اور اس طرح اگر ڈیڈی تک یہ بات پہنچ گئی تو وہ جولیا کی طرح عمران کے پیروں پر جھک کر اس کی عظمت کو سلام کرنے کی بجائے اسے اپنے پیروں پر جھکنے پر مجبور کر دیں گے — اور پھر نجانے کتنی دیر مرغابن کر اس کی پٹائی ہوتی رہے۔ پھر اماں بی کا وادیلہ اور ثریا کی باتیں۔ وہ بھلا کس کس کو یقین دلاتا پھرتا کہ اس نے جولیا کو ٹالنے کے لئے یہ فرضی کہانی سنائی تھی — اس لئے اس نے موقع غنیمت سمجھا اور اس انداز میں اس کی تردید کر دی۔ لیکن جولیا جس طرح کار لے کر فرار ہو گئی تھی اس سے اسے بے حد جھنجھلاہٹ ہوئی تھی وہ کام کے وقت اس قسم کی حرکتیں سخت ناپسند کرتا تھا — لیکن بہر حال جولیا یہ حرکت کر چکی تھی اسے معلوم تھا کہ جولیا سیدھی اپنے فلیٹ جائے گی اور پھر دل بھر کر روئے گی۔ اس کے بعد اسے مشن کا خیال آئے گا۔

عمران اب اس طرف چل پڑا۔ جدھر اس کے خیال کے مطابق صفدر کو اپنی کار سمیت ہونا چاہئے۔ اور پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے صفدر کی کار کو تلاش کر لیا — وہ ایک بند ورکشاپ کی سائیڈ میں اس طرح کھڑی تھی جیسے تنگ ورکشاپوں کے باہر مرمت کیلئے آنے والی گاڑیاں رات کو کھڑی رہتی ہیں۔ صفدر کار میں موجود نہ تھا۔ مسٹر صفدر " — عمران نے کار کے قریب جا کر ذرا اونچی آواز میں کہا۔ کیونکہ ارد گرد کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ " عمران صاحب آپ " — ایک آڑ سے صفدر نے باہر آتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت عام آدمی کے لباس میں تھا۔ چہرہ بدلا ہوا تھا۔

ہاں یار۔ عاشق نامراد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مراد تو محبوبائیں لے اڑتی ہیں اور نا عاشقوں کے کھاتے میں۔ اور وہ بے " چارے پیدل چل چل کر اپنی ٹانگیں توڑتے رہتے ہیں " — عمران نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ——— آپ تو شاید جولیا کے ساتھ تھے " ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں تھا ——— یہ ماضی قریب کی بات ہے۔ اب زمانہ حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ یار معاف کرنا اس سے " زیادہ گراؤ مجھے نہیں آتی۔ اگر آ جاتی تو آج کسی سکول میں بچوں کو گراؤ پڑھا رہا ہوتا۔ یہاں مارا مارا نہ پھرتا رہتا۔ " ——— عمران نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہوا کیا۔ کچھ پتہ تو چلے " ——— صفدر نے بھی مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر " ساری کہانی سنا دی۔

اوہ بے چاری جولیا۔ اسے بھی شوق ہو جاتا ہے پتھر سے سر پھوڑنے کا۔ " ——— صفدر نے افسوس بھرے لہجے میں " کہا۔

اب ایکسٹو جب اس کا سر پتھر سے پھوڑے گا تب اسے پتہ چلے گا کہ مشن کے دوران جذباتی ہونے کا کیا نتیجہ نکلتا " ——— ہے۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوہ پلیز عمران صاحب۔ آپ ایکسٹو کو کچھ نہ بتائیں۔ میں جولیا کو ابھی جا کر سمجھا بچھا لاتا ہوں۔ ابھی مشن میں تو دیر " ہے۔ اگر ایکسٹو کو معلوم ہو گیا تو وہ اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ اس لئے پلیز " ——— صفدر نے عمران کی منت کرتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب — کیا اب تم بھی مجھے بے کار یعنی کار کے بغیر کر کے جاؤ گے۔ اب میں کسی تیسرے کو ڈھونڈوں۔ " اس طرح تم سب باری باری جولیا کے فلیٹ میں جا کر بیٹھ جاؤ اور یہاں میں پیدل ہی ٹرکوں کے ساتھ دوڑ لگاتا ان کی نگرانی کرتا رہوں۔ ایکسٹو کی کال آ چکی ہے وہ ایک گھنٹے بعد یہاں پہنچ رہے ہیں۔ " ——— عمران نے کہا۔

ایک گھنٹے بعد — اوہ بڑا ٹائم ہے۔ اچھا آپ میرے ساتھ چلیں۔ آپ باہر ہی رہیں میں جولیا کو لے آؤں گا۔ پلیز " اس طرح ایکسٹو کے عتاب سے وہ بچ جائے گی " — صفدر نے اور زیادہ منت کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا کہ صفدر کو کیا معلوم کہ جس ایکسٹو کے عتاب سے وہ جولیا کو بچانا چاہتا ہے بات بھی اسی سے کر رہا ہے۔

اوکے — تم جاؤ میں یہیں رکوں گا۔ ہو سکتا ہے ایکسٹو کی کوئی اور ہدایت آ جائے۔ بس جس قدر جلد ممکن ہو " سکے آ جانے۔ " عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سٹارٹ کر کے اسے تیزی سے موڑا اور آگے بڑھ گیا۔

جب کہ عمران سر ہلاتا ہوا اسی آڑ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے پیچھے صفدر چھپا ہوا تھا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر کی کار وہاں آ کر رکی اس کے پیچھے وہ سپورٹس کار تھی جو جولیا لے گئی تھی۔ جولیا اسی سپورٹس کار میں تھی — عمران ان کاروں کے روکتے ہی آڑ سے باہر نکل آیا۔

میں شرمندہ ہوں عمران صاحب۔ واقعی بعض اوقات میں جذباتی ہو جاتی ہوں۔ آئی۔ ایم۔ سوری " — جولیا نے کار سے باہر نکلتے ہوئے بڑے خشک لہجے میں معذرت کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ابھی تک سوچی ہوئی تھیں — ظاہر ہے عمران کا اندازہ درست تھا کہ وہ فلیٹ میں جا کر روتی رہی ہے۔

جذباتی ہونا زندگی کی دلیل ہے۔ کبھی لاشوں کو بھی جذباتی ہوتے دیکھا ہے تم نے۔ جو آدمی جذباتی نہیں ہوتا وہ میری " نظر میں چلتی پھرتی لاش ہے۔ اور پھر ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کبھی کبھی جذباتی ہونا صحت کے لئے بے حد فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس سے خون کا ابال بڑھ جاتا ہے — اور خون دماغ کے ان خلیوں تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ جہاں عام طور پر نہیں پہنچ سکتا اور وہ خلیے خون نہ ملنے سے نیم مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح آدمی زیادہ ذہین زیادہ عقل مند





پاس سے گزرا۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ یا تو وہ واقعی بھاگ رہا ہے یا اگر کوئی اور شخص ہے تو پھر اس کی بھاگنے کے ساتھ مشابہت حیرت انگیز ہے۔ ————— صدر نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو۔ اگر وہ واقعی بھاگ رہا ہے۔ تو پھر معاملہ بے حد مشکوک ہے۔ چلو جولیا میرے ساتھ بیٹھو ————— " صدر تم یہیں رکو میں اسے جولیا کے ساتھ جا کر خود چیک کرتا ہوں۔ " ————— عمران نے اپنی سپورٹس کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد اشتیاق تھا۔ جولیا سر ہلاتی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی۔

اور چند لمحوں بعد عمران کی سپورٹس کار تیز رفتاری کا ریکارڈ توڑتی ہوئی دارالحکومت کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران کے ذہن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی ————— ویگن لہ کا کاررواں اور اس میں ڈرائیور کے طور پر کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے اسسٹنٹ کی موجودگی اور اس کے ٹرکوں کے ذریعے اسلے کی سمگلنگ۔ یہ سب کچھ انتہائی حیرت انگیز تھا ————— اگر وہ واقعی بھاگ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ معاملات اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہیں۔ جتنے وہ اسے آسان اور سادہ سمجھ رہے ہیں۔

دارالحکومت پہنچ کر وہ کار آگے بڑھاتا گیا اور پھر جلد ہی اس نے گزرتے ہوئے کاررواں کو دیکھ لیا۔ اب اس نے رفتار آہستہ کر لی۔ اور ویگن لہ کے ساتھ ساتھ نارمل انداز میں کار چلاتا آگے بڑھتا گیا۔

بظاہر تو وہ سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔ ————— لیکن کنکھیوں سے وہ ویگن لہ کی سائیڈ میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ بھی لے رہا تھا۔ لیکن کوئی آدمی اسے مشکوک نظر نہ آیا۔ وہ سب پیشہ ور ڈرائیورنگ کر رہے تھے اور مقامی تھے ————— لیکن پہلی ویگن کے قریب پہنچتے ہی وہ واقعی چونک پڑا۔ کھڑکی کے پاس جو شخص بیٹھا تھا وہ واقعی بھاگ رہا تھا۔ سو فیصد بھاگ رہا اور اپنے اصلی حلیے میں۔

عمران نے کار کی سپیڈ ویگن کی سپیڈ کے برابر کی اور ویگن کی کھڑکی کے پاس کار کو کرتے ہوئے اس نے سر باہر نکال کر بگڑے ہوئے غیر ملکی لہجے میں ٹوٹی پھوٹی اردو بولتے ہوئے بھاگنے سے قصبہ جوشان کا پتہ پوچھا کہ وہ کس طرف

ہے۔۔۔۔۔ بھا کر بھی کار کو قریب دوڑتے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ لیکن جب عمران نے سر باہر نکال کر اس سے جوشان قصبے کا پتہ پوچھا تو اس کی آنکھوں میں اطمینان کی جھلکیاں نظر آئیں۔

یہاں سے دس کلومیٹر دور بائیں طرف سڑک نکلتی ہے وہ قصبہ جوشان کو جاتی ہے۔۔۔۔۔ بھا کر نے کھڑکی " سے سر باہر نکال کر زور سے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کار کی رفتار یکلخت بڑھا دی۔ اب اسے مکمل یقین ہو گیا تھا کہ یہ بھا کر ہے۔ اس نے پتہ پوچھنے والی حرکت صرف اس لئے کی تھی تاکہ بھا کر کی آواز سن سکے۔ اور اب اس کی آواز سننے کے بعد عمران کو مکمل یقین ہو گیا تھا کہ یہ آواز واقعی بھا کر کی ہے۔ اس کا سابقہ کئی دفعہ بھا کر سے ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

ہاں بالکل یہ وہی ہے۔ اور اس کا بطور ڈرائیور اس طرح ان ویگن کے کارروان کو لے جانے کا مطلب ہے کہ " معاملہ مشکوک ہے۔ یا تو ہمیں ڈانچ دیا جا رہا ہے۔ اصل مال ان ویگن کے ذریعے بھیجا جا رہا ہے اور ٹرک صرف ہمیں الجھانے کے لئے آرہے ہیں یا پھر یہ گروپ علیحدہ کسی مشن پر ہے اور ٹرکوں والا گروپ علیحدہ مشن پر ہے۔ "۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر آگے جا کر اس نے کار کا رخ قصبہ جوشان کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ کچھ دور جانے کے بعد اس نے جلدی سے کار ایک درخت کی اوٹ میں روکی۔۔۔۔۔ اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھل گیا۔ اس کے اندر ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر کال کیچر موجود تھا۔۔۔۔۔ عمران نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر کال کیچر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔۔۔۔۔ عمران چند لمحے ان آوازوں کو سنتا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ بٹن آف کئے اور ایک ناب کو تیزی سے واپس گھمانے لگا۔ ٹرانسمیٹر کیچر کی ایک سائیڈ میں ڈائل پر نظر آنے والے نمبر تیزی سے بیک ہونے لگے۔۔۔۔۔ ابھی چند نمبر ہی بیک ہوئے تھے کہ نمبروں کی سائیڈ میں

چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا اور عمران نے چونک کر ہاتھ روک دیے۔ اور پھر دوبارہ پہلے والے بٹن آن کر دیئے۔  
———— دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر کیچر سے ایک آواز بلند ہوئی۔

ہیلو ہیلو ————— بھاکر کالنگ اوور " ————— چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

مسٹر جیگ۔ ایک سپورٹس کار پر مجھے شک ہے کہ وہ ہمیں چیک کر رہی ہے۔ وہ پہلے ہمارے قریب سے گزری اس وقت اسے ایک غیر ملکی سیاح لڑکی چلا رہی تھی ————— جب ہم دارالحکومت کی چیکنگ پوسٹ پر کھڑے تھے۔ اس وقت وہ اس قدر بے تحاشا انداز میں ہمارے قریب سے گزری کہ میں اس کا نوٹس لینے پر مجبور ہو گیا ————— اس کے بعد وہ دوبارہ واپس جاتی ہوئی دکھائی دی۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک اور کار بھی تھی۔ دوسری کار کے ڈرائیور نے مجھے غور سے دیکھا۔ اس کے بعد ابھی چند لمحے پہلے وہ سپورٹس کار دوبارہ واپس ہمارے قریب سے گزری ہے۔ اس وقت سے غیر ملکی سیاح چلا رہا تھا۔ وہ غیر ملکی لڑکی اس کے قریب بیٹھی تھی اس غیر ملکی سیاح نے مجھ سے قصبہ جوشان کا راستہ پوچھا۔ حالانکہ یہ قصبہ بالکل نزدیک ہے۔ وہ پہلے دارالحکومت سے بھی پوچھ سکتے تھے ————— اس لئے میرے ذہن میں کھٹک پیدا ہوئی ہے۔ میں نے سوچا آپ کو کال کر کے بتا دوں اوور " ————— بھاکر نے کہا۔  
ہاں ————— میں نے بھی اس کار کو چیک کیا ہے۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ ہمارا منصوبہ ہی ایسا ہے کہ ہم پر کسی کو " شک نہیں پڑ سکتا۔ شک کے لئے ہم نے اور جال ڈال رکھا ہے۔ تم اطمینان سے بڑھتے جاؤ اوور " ————— جیگ کی آواز سنائی دی۔

آپ اب مزید ہدایات راستے کے متعلق کب دیں گے اوور۔ " بھاکر نے پوچھا۔

ہاں ————— اب میں بتا دوں کہ ہم نے دارالحکومت سے نکل کر درہ ٹاپ کی طرف جانا ہے۔ لیکن درہ ٹاپ سے " پہلے ایک اور کام ہونا ہے۔ اس لئے باقی ہدایات وہیں دوں گا اوور اینڈ آل۔ " جیگ نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کیچر پر دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سارے بٹن بند کر دیئے۔

یہ کیا چکر ہے " — جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

ہمارے ساتھ خوب صورت داؤ کھیلا گیا ہے اور اگر تم اس طرح جذباتی ہو کر نہ جاتیں اور تمہاری نظر بھا کر پر نہ پڑتی تو ہم اندھیرے میں ہی رہ جاتے اور مکمل شکست ہمارے کھاتے میں پڑ جاتی۔ اس لئے تو کہتا ہوں کبھی کبھی جذباتیں ہو جانا فائدہ مند ہوتا ہے " — عمران نے مسکرانے ہوئے جواب دیا۔

کیسا داؤ — کچھ بتاؤ بھی سہی " — جولیا نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں پوچھا وہ شاید دوبارہ اس جذباتی پن والے ذکر سے بچنا چاہتی تھی۔

ابھی سب کچھ سن کر بھی تم نہیں سمجھیں۔ تنویر ان کے ایک آدمی راجر کے میک اپ میں ہے — اس کے ذریعے پتہ چلا کہ اسلحہ ٹرکوں کے ذریعے اسمگل ہو رہا ہے — اور راڈار تنظیم کے آدمی اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ ٹرک اب دارالحکومت پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے ہم ان ٹرکوں کی نگرانی کے لئے موجود تھے۔ تاکہ اسلحہ بھی پکڑا جاسکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ یہ اسلحہ کون لوگ کن لوگوں کے لئے بھیج رہے ہیں — جب کہ مجرموں نے یہ چکر چلایا کہ اسلحہ پہلے ویکٹن کے ذریعے اسمگل کر دیا۔ اور ہمیں الجھانے کے لئے ٹرکوں کو بعد میں بھیجا۔ اور اپنے آدمی ان ٹرکوں کی حفاظت پر لگا دیئے تاکہ ہم ٹرکوں کے پیچھے لگے رہیں اور اصل اسلحہ اپنی جگہ پہنچ جائے — اس طرح ان کا مشن مکمل ہو جاتا اور ہمارے حصے میں شکست آتی " — عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ادہ — بڑی خوب صورت گیم کھیلی گئی ہے " — جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہاں — لیکن اب یہ گیم ان پر ہی پلٹ دی جائے گی۔ ٹھرو میں ایکسٹو سے بات کر لوں — عمران نے کہا اور اپنی گھڑی کا وائنڈ بٹن کھینچ کر اسے بند کر دیا۔

ہیلو ہیلو — عمران کالنگ ایکسٹو اوور — عمران نے گھڑی کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

یس ایکسٹو آن دی لائن اوور — دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

اور عمران نے جولیا کے بھاکر کو چیک کرنے اور پھر اب تک کے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

ادہ — اگر جولیا بھاکر کو چیک نہ کرتی تو واقعی وہ لوگ اپنی گیم میں کامیاب ہو جاتے۔ اس سارے مشن کا کریڈٹ مس جولیا کو جاتا ہے — ایکسٹو نے کہا اور جولیا کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

جناب۔ اب میری تجویز ہے کہ چونکہ ہمیں ان ویگن کی اصلیت کا بھی پتہ چل گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ انہیں درہ ٹاپ جانا ہے — اس لئے راڈار گروپ کے تمام افراد کو یہیں گرفتار کر لیا جائے۔ اور

ویگن کی تلاشی لے کر ان سے اسلحہ نکال لیا جائے۔ اور پھر ہمارے آدمی ان ویگن کو چلاتے ہوئے درہ ٹاپ لے جائیں تاکہ وہاں موجود گروپ کو ظاہر کر کے گرفتار کر لیا جائے اوور — عمران نے کہا۔

یہ تو ٹھیک ہے — لیکن اس جیگ اور ٹرکوں کی حفاظت والے گروپ کا لازماً آپس میں رابطہ ہو گا۔ ہمارے ہاتھ ڈالتے ہی یہ درہ ٹاپ والوں کو اطلاع دے دیں گے۔ اس طرح وہ لوگ سامنے نہ آئیں گے اوور — بلیک زیرو نے کہا۔

آپ کی بات درست ہے جناب — پھر ایسا ہے کہ میں اس جیگ کو پہلے قابو کر لوں۔ پھر باقی کارروائی کی جائے یہ اصل آدمی ہے اس کے ذریعے تمام معلومات مل جائیں گی اوور — عمران نے کہا۔

ہاں — تم اس جیگ کو ٹریس کر کے قابو کرو۔ اس کے بعد باقی ہدایات میں دوں گا۔ فی الحال جیسے سب کچھ چل رہا ہے۔ ایسے ہی چلنے دو اوور اینڈ آل — بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے ہٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

اب اسے کیسے ٹریس کریں گے۔ وہ ہماری کار اور چلیے تو جان گیا ہے۔ — جولیا نے کہا۔

اب اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم سب کچھ بدل لیں۔ اب تک یہ کاررواں کافی آگے نکل گیا ہو گا۔" ————— عمران " نے کہا اور کار چلا کر اس نے موڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ مین روڈ پر آگیا۔ لیکن اس نے کار کی رفتار تیز نہ کی۔ بلکہ اسے ایک سائیڈ پر روک کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ ————— اور پھر اپنی سیٹ اٹھا کر اس نے اس کے نیچے باکس میں سے دو سب مشین گنیں نکالیں۔ اور ایک مشین گن جو لیا کی طرف بڑھا دی۔ اور دوسری اپنے کاندھے پر لٹکا کر اس نے باکس کے اندر رکھے ہوئے ایک چپٹے سے باکس کو باہر نکالا۔ ————— سیٹ بند کر کے وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے اس باکس کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک پن کو باہر کھینچ کر اسے ٹرانسمیٹر کچپر کے ساتھ ایڈجسٹ کر کے باکس کو اپنی سائیڈ پر رکھ لیا۔ اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کچپر کی ناب گھما کر وہی نمبر دوبارہ ایڈجسٹ کئے۔ جس کے ساتھ سبز بلب جلا تھا۔ اور ایک بار پھر بٹن دبا دیئے۔ ————— ٹرانسمیٹر کچپر میں سے دوبارہ بھا کر کی آواز سنائی دینے لگی۔

ہیلو ہیلو ————— بھا کر کالنگ اوور ————— اور اس کے بعد جیگ کی آواز سنائی دی۔ اور جیگ کی آواز " ا

بھرتے ہی عمران نے باکس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے باکس پر ایک ڈائل روشن ہو گیا۔ اور اس پر مختلف سوئیاں تیزی سے حرکت کرتی ہوئیں مختلف ہندسوں پر رک گئیں۔ یہ جیگ کی مخصوص فریکوئنسی تھی ————— عمران نے گفتگو کے اختتام پر ٹرانسمیٹر کچپر آف کر کے باکس کو اس سے علیحدہ کیا اور پھر اسے نیچے اپنے قدموں میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ کی سائیڈ میں ایک اور بٹن دبا دیا۔ ————— اس بار جو خانہ کھلا اس میں عام ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے وہی فریکوئنسی اس پر سیٹ کی جو باکس کے ذریعے اس نے جیگ کی معلوم کی تھی۔ اور پھر اس نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی گئی۔ ————— تھوڑی دیر بعد اس نے ویگن کے اس کاررواں کو چیک کر لیا۔ عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی۔ پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ لیکن ٹرانسمیٹر کا بلب سرخ رنگ میں جلتا بجھتا رہا۔ ————— عمران نے بٹن آف کر دیا اور کار چلاتا رہا۔ لیکن اس بار اس کی رفتار آہستہ تھی۔ کافی دور چلنے کے بعد اس نے ایک سیاہ رنگ کی کار کو دیکھا جسے ویگنیں کر اس کرتی ہوئیں آگے گزرتی جا رہی تھیں۔ حالانکہ کار خاصے طاقتور انجن کی حامل تھی اور وہ آسانی سے ان ویگن کے کو کر اس کر سکتی تھی۔ لیکن کار کی رفتار آہستہ تھی۔ اور پھر کار ان ویگن کے عقب میں کچھ

فاصلہ دے کر دوڑنے لگی — عمران کی کار ابھی خاصے فاصلے پر تھی۔ اور ان کے درمیان تین چار ٹرک تھے۔ عمران نے ایک بار پھر بٹن دبا دیا۔ اور اس بار سرخ رنگ کا بلب فوراً سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔

ہیلو ہیلو ————— جیگ ہو از کالنگ اوور" ————— جیگ کی آواز سنائی دی۔ لیکن عمران نے کوئی بات کئے بغیر "ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اس سیاہ رنگ کی کار میں جیگ موجود ہے۔ پہلے جب یہ ویگن سے آگے تھا تو مخصوص ریخ میں نہ آیا تھا۔ اب پیچھے آنے کے بعد ریخ میں آیا ہے۔ اب ہوشیار رہنا۔ میں نے اسے روکنا ہے۔ خطرے کی صورت میں فائر کھول دینا۔" ————— عمران نے مسکرا کر جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

اس کے ساتھ ہی عمران نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ اس نے اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر اپنی رانوں پر رکھ لی تھی۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ ٹرکوں کو پاس کر کے اس سیاہ رنگ کی کار کی سائیڈ میں پہنچ گیا۔  
"اس کا ایک ٹائر برسٹ کر دو۔ پچھلا ٹائر۔ جلدی کرو۔"

عمران نے جولیا سے کہا۔

اور جولیا نے انتہائی پھرتی سے مشین گن کی نال کھڑکی کی سائیڈ پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے خوف ناک دھماکے کے ساتھ۔ سیاہ رنگ کی کار کا دایاں ٹائر برسٹ ہو گیا۔ اور کار تیزی سے ٹرک کی سائیڈ کی طرف گھومی۔ اسی لمحے عمران نے اپنی کار تیز کی اور پھر سیاہ رنگ کی کار کی سائیڈ میں روکتے ہی اس نے دروازہ کھول کر نیچے چھلانگ لگائی۔ سیاہ رنگ کی کار رک چکی تھی۔

خبردار! ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ بھون ڈالوں گا۔" ————— عمران نے مشن گن کی نال ڈرائیور کی کنپی سے لگاتے ہوئے "چنچ کر کہا۔

ڈرائیور کی سائیڈ میں بیٹھا ہوا آدمی چھلانگ لگا کر نیچے اتر چکا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ لیکن اسی لمحے دوبارہ تڑتڑاہٹ کی آواز ابھری اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ جولیا کا کارنامہ تھا۔

خبردار "———— جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس آدمی نے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ جولیا کی مشین گن " اس کی سائیڈ سے لگ چکی تھی۔

عمران اس دوران دروازہ کھول کر ڈرائیور کو نیچے گھیٹ چکا تھا۔ پیچھے آنے والے ٹرک بجائے رکنے کے اور زیادہ تیز ہو کر آگے بڑھ گئے۔

ادھر چلو درختوں کی طرف "———— عمران نے دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

کک ————— کون ہو تم ————— ڈاکو ہو۔ ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔ " ڈرائیور نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

اگر تمہارے پاس کچھ نہ نکلا تو وعدہ رہا کہ جانے دوں گا۔ لیکن اگر غلط حرکت کی تو بھون ڈالوں گا۔ " ————— عمران " نے کہا اور وہ مشین گنوں کے زور پر انہیں سڑک سے ہٹا کر درختوں کی طرف لے گیا۔ ایک کی سائیڈ میں جولیا اور دوسرے کی سائیڈ میں عمران کی مشین گن لگی ہوئی تھی۔ لیکن چند ہی قدم اٹھاتے ہی وہ دونوں بیک وقت گھومے اور جولیا چیختی ہوئی الٹ کر نیچے گری ————— اس کی مشین گن اس کے شکار کے ہاتھ میں پلک جھپکنے میں پہنچ گئی تھی۔ جب کہ عمران نے ڈرائیور کے گھومنے پر اچھل کر اپنے آپ کو نہ صرف سائیڈ میں کیا بلکہ اس کی لات کھا کر ڈرائیور چنٹا ہوا پہلو کے بل گرا ————— اور اس کے ساتھ ہی عمران نے فائر کھول دیا۔ اور جولیا پر فائر کھولنے والے کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔

جولیا نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھلی اور اس نے پوری قوت سے فلائنگ کک اس آدمی کے سینے پر جمادی جس کے ہاتھ سے مشین گن عمران کی فلائنگ کی وجہ سے نکل چکی تھی ————— وہ آدمی فلائنگ کک کھا کر پشت کے بل زمین پر گر گیا۔ اس دوران عمران اپنے آدمی کے سینے میں ضرب لگا کر آگے بڑھ چکا تھا اور جولیا والے آدمی کے نیچے



گرتے ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑی مشین گن کو بجلی کی سی تیزی سے نال سے پکڑ کر لٹھ کے طور پر اس کا دستہ پشت کے بل گرنے والے آدمی کے سر پر دے مارا اور جولیا فلائنگ کک مار کر جیسے ہی سیدھی ہوئی وہ اس آدمی سے توپ کے گولے کی طرح جا ٹکرائی جو عمران کی ضرب کھا کر نیچے گرنے کے بعد پھر اٹھ رہا تھا۔ اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک بار پھر نیچے گرا۔ اور جولیا اس کے اوپر جا گری لیکن اس نے نیچے گرتے ہی جولیا کو ایک طرف اچھال دیا اور اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کے سر پر بھی گن کا دستہ دے مارا۔ اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ شخص بھی ساکت ہو گیا۔

چونکہ یہ سب سڑک سے کافی فاصلے پر گھنے درختوں کے درمیان ہوا تھا۔ اس لئے سڑک پر گزرنے والوں میں سے کوئی بھی چیک نہ کر سکا۔ اور ویسے بھی یہ لڑائی صرف چند منٹوں میں ہی ختم ہو گئی تھی۔

عمران نے ان میں سے ایک کو جھک کر اٹھایا۔ اور دوسرے کی ٹانگ پکڑ کر اسے گھسیٹا ہوا اور اندر لے گیا۔ یہاں اونچی اونچی جھاڑیوں کی وجہ سے سڑک پر سے کوئی چیز قطعی نظر ہی نہ آتی تھی۔

جولیا۔۔۔۔۔ تم جا کر اپنی کار کو کسی اوٹ میں کھڑی کر آؤ۔ میں ذرا ان میں سے ایک کا انٹرویو کر لوں "۔۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔

عمران اب ڈرائیور کے ساتھی کی طرف بڑھا۔ کیونکہ ڈرائیور کی آواز اس نے سن لی تھی۔ جب اس نے انہیں ڈاکو کہا تھا۔ جب کہ دوسرا قطعی نہیں بولا تھا۔۔۔۔۔ اور ڈرائیور کی آواز جیگ سے نہ ملتی تھی۔ اس لئے عمران نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ ڈرائیور کا ساتھی ہی جیگ ہو سکتا ہے۔ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر پہلے تو اسے منہ کے بل الٹا دیا۔ پھر اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے اس نے جیب سے کلپ ہتھکڑی نکالی اور اس کی دونوں کلائیوں میں پھنسا دی۔ اس کے بعد اسے دوبارہ سیدھا کر دیا۔ اب اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک باریک دھار والا خنجر نکالا۔۔۔۔۔ اور خنجر کی باریک نوک اس آدمی کے ایک نتھنے میں ڈال کر اسے تیزی سے کھینچ لیا۔ نتھنے سے خون کے قطرے نکلنے لگے اور اس کے ساتھ ہی اس کو ایک زور

دار چھینک آئی اور خون کے قطرے اس کے جسم پر بکھر گئے۔ دوسرے لمحے اس شخص نے آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر تیزی سے اٹھنا چاہا۔ لیکن ہاتھ پیچھے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ نہ سکا۔ ————— عمران نے ایک ہاتھ سے اسے واپس نیچے لٹایا۔ اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کی نوک سے اس کا دوسرا انتھنا بڑی صفائی اور مہارت سے کاٹ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے ایک بھیانک سی چیخ نکلی لیکن عمران کا خنجر والا ہاتھ مسلسل اور برق رفتاری سے چلنے لگا۔ ————— اس آدمی کے دونوں گالوں۔ پیشانی اور گردن پر خون سے بھری ہوئی سرخ لکیروں کے نقش و نگار ابھرنے لگے۔ اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہونے لگا۔

رکو ————— کیا کر رہے ہو " ————— اس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہی آواز جیگر کی ہے۔

سوری مسٹر جیگر ————— میرے ہاتھ کو روکنے کے لئے تمہیں زبان چلانی ہوگی۔ " ————— عمران نے " فقرہ مکمل ہونے تک دو تین اور نقش بنا دیئے۔

تت ————— تم کیا چاہتے ہو۔ کون ہو۔ " ————— جیگر نے بری طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔

میں ذرا نقش و نگار بنا لوں۔ اس دوران کسی لمحے تمہاری ایک آنکھ تیزی سے باہر آ جائے گی اور پھر دوسری۔ ناک " کٹ جائے گی۔ کان کٹ جائیں گے۔ ————— پورے جسم کے ریشے علیحدہ ہو جائیں گے۔ مسٹر جیگر یہ میری ہابی ہے۔ مجھے اس کام میں بے حد لطف آتا ہے۔ عمران کا انداز جنونیوں جیسا تھا۔

روکو۔ ہاتھ روکو۔ میں بتاتا ہوں۔ رکو۔ تم پاگل ہو۔ جنونی ہو " اس نے ہڈیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

کیونکہ عمران کا ہاتھ مسلسل نقش نگار بنائے جا رہا تھا۔ اور اب جیگر کا چہرہ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی افریقی دلہن اپنے چہرے پر مخصوص نقش و نگار بناتی ہے ————— جو لیا بھی اس دوران واپس آچکی تھی وہ بھی حیرت اور خوف سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

آنکھیں بچانا چاہتے ہو تو بس بولتے جاؤ۔ نجانے کسی وقت خنجر کی نوک آنکھ کی طرف بڑھ جائے۔ مجھے خود بھی معلوم " نہیں ہو گا اور تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے۔ " ————— عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیگ کے پھوٹے خنجر کی نوک سے کاٹ دیئے۔

تم پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ ہاتھ روکو پاگل آدمی۔ ہاتھ روکو میں مر جاؤں گا۔ " — جیگ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

درہ ٹاپ میں کون آدمی ویگن سے اسلحہ وصول کرے گا۔ " عمران نے اس کی گردن پر خنجر کی نوک سے لکیر ڈالتے ہوئے کہا۔

درہ ٹاپ سے پانچ میل پہلے سردار گل جہاں کا خاص آدمی ملے گا۔ اس کا نام ہاشم خان ہے۔ اس نے سرخ رنگ کی " پگڑی باندھی ہوگی۔ وہ فوجی چیک پوسٹ سے بچا کر ویگن کو درہ ٹاپ میں لے جائے گا۔ " جیگ نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

بس کافی ہے۔ اب میرا ہاتھ بھی تھک گیا ہے۔ " ————— عمران نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔ " اور پھر اس نے جھک کر جیگ کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔

جولیا ————— کار کہاں ہے۔ " ————— عمران نے پوچھا۔

سائیڈ میں کھڑی ہے " ————— جولیا نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران جیگ کو اٹھائے اس طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار تک پہنچ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ تھی۔ عمران نے جیگ کو کار کی پچھلی سیٹوں کے درمیان ڈال دیا۔

اس کا خیال رکھنا۔ میں دوسرے کو لے آؤں " ————— عمران نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوسرے کو بھی اٹھا کر لے آیا اور اسے جیگ کے اوپر ڈال کر اس نے کار کے دروازے بند کر دیئے۔

اب انہیں دانش منزل پہنچا دو" ——— عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور تم " ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں اب جیگ ہوں۔" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے سیاہ رنگ کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جو " اب بھی سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔

عمران نے اس کی ڈگی کھول کر اس میں سے فالتو پھیپہ اور پھیپہ کسنے کا سامان نکالا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ برسٹ ٹائر کی جگہ سٹیپنی فٹ کر چکا تھا ——— اب کار دوبارہ دوڑنے کے لئے تیار ہو چکی تھی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے کار کی چیکنگ شروع کی۔ کار کے ڈیش بورڈ میں ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر صفدر کی فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

یس ——— صفدر آن دی لائن اوور " ——— چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے اوور " ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

عمران صاحب۔ آپ تو غائب ہو گئے۔ ٹرک پہنچ چکے ہیں۔ ہم ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ وہ اب دارالحکومت کی پہلی " چیک پوسٹ پر کھڑے ہیں۔ چار کاریں مارک ہوئی ہیں ——— جن میں سے تین کاروں میں چار چار افراد ہیں اور ایک کار میں دو آدمی ہیں۔ جن میں سے ایک تنویر ہے۔ وہ ڈرائیونگ کر رہا ہے۔ اوور " ——— صفدر نے جواب دیا۔  
ہوں ——— اس کا مطلب ہے تنویر چیک ہو چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے اکیلا نہیں رکھا اوور " ———  
عمران نے کہا۔

تنویر چیک ہو چکا ہے — کیا مطلب اور " — صفدر نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

بس پوچھو نہیں۔ گیم الٹ ہو چکی ہے۔ ان ٹرکوں میں کچھ نہیں ہے۔ میں سیاہ رنگ کی کار میں آ رہا ہوں۔ اب ہم نے " ان کاروں کو کور کر کے ان افراد کو پکڑنا ہے۔ اور تنویر کو علیحدہ کرنا ہے — بہر حال میں آ کر خود چیک کرتا ہوں اور اینڈ آل " — عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے بعد اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو سے رابطہ قائم کیا۔

ایکسٹو " — چند لمحوں بعد ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

طاہر — میں عمران بول رہا ہوں۔ جیگ اور اس کے ساتھی کو میں نے کور کر کے جولیا کے ہاتھ دانش " منزل بھجوا دیا ہے۔ انہیں گیسٹ روم میں پہنچا دینا۔ اور خیال رکھنا کہیں یہ بھی راجر کی طرح دل کے کمزور ثابت نہ ہوں — میں نے جیگ سے فوری ضروری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اسلحہ درہ ٹاپ میں جانا ہے جہاں سردار گل جہاں کے آدمی اسے رسیو کریں گے۔ اب میں نے ان مجرموں کو کور کرنا ہے۔ اور تنویر کو ان سے علیحدہ کرنا ہے — اگر ہم نے فائر وغیرہ کیا تو پھر تنویر کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ — اس لئے میں سوپر فیاض کو استعمال کرتا ہوں۔ وہ چیکنگ کے بہانے کسی بھی جگہ انہیں روک کر گرفتار کر لے گا۔ اور۔ " — عمران نے بتایا۔

اور وہ اسلحہ اور ویگنیں اور " — ایکسٹو نے پوچھا۔

وہ مجرموں کی گرفتاری کے بعد پکڑیں گے۔ ابھی انہوں نے درہ ٹاپ تک جانا ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے فوری " کوئی فکر نہیں۔ اور اینڈ آل " — عمران نے کہا۔ اور پھر واچ ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے سب سے پہلے اپنا میک اپ صاف کرنا شروع کر دیا۔ سر سے وگ اتارنے اور چہرے پر سے ماسک اتارنے کے بعد وہ اب اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس نے وگ اور ماسک باہر پھینکے اور پھر کار کو موڑ کر شہر کی طرف دوڑا دیا۔ اب وہ سیدھا سوپر فیاض کی طرف جا رہا تھا۔ تاکہ اس کو استعمال کر کے مجرموں کو گرفتار کیا جاسکے۔

ٹرک اس وقت دارالحکومت کی پہلی چیک پوسٹ سے چیکنگ کے بعد فارغ ہو چکے تھے۔ اور اب وہ دارالحکومت کے ایریے میں داخل ہو چکے تھے۔

ویسے باس۔ اگر سیکرٹ سروس والے مقابلے پر آگئے تو آخر ہم ان کا مقابلہ کیسے کریں گے۔ کیا دس بارہ آدمی مقابلہ کر سکیں گے " راجر نے کہا۔

ہاں ——— یہ دس بارہ آدمی تم تو جانتے ہی ہو آدھے شہر کو اڑا سکتے ہیں۔ ہمارا ایک ایک آدمی سینکڑوں پر بھاری " ہو گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسی نوبت نہ آئے گی۔ " ——— جیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیلو ہیلو ——— جیگ کالنگ اوور " ——— اسی لمحے کار کے ڈیش بورڈ سے جیگ کی آواز سنائی دی۔ "

جیری جانتا تھا کہ یہ اصل جیگ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی جگہ بانٹی ہے جسے جیگ بنایا گیا ہے۔

یس باس ——— جیری انڈنگ اوور " ——— جیری نے ہاتھ بڑھا کر بٹن دباتے ہوئے کہا۔ "

جیری ——— تم ٹرکوں سے آگے ہو یا پیچھے اوور " ——— جیگ نے پوچھا۔ "

ہماری کاریں ٹرکوں سے پیچھے ہیں۔ کیوں اوور " ——— جیری نے چونک کر پوچھا۔ "

میں نے دو کاروں کو چیک کیا ہے۔ وہ کئی بار ہم سے آگے گئی ہیں اور کئی بار پیچھے رہ گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے " ہماری نگرانی کر رہی ہوں اوور " ——— جیگ نے کہا۔

کرتے رہیں ہمارا کیا جاتا ہے۔ ہمیں کسی کو چھیڑنے کی کیا ضرورت ہے اوور " ——— جیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

پھر بھی ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ دھوکے میں مار کھا جائیں اوور " ——— جیگ نے کہا۔ "

کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ سب کچھ نارمل انداز میں ہو رہا ہے۔ باس دونٹ وری اگر انہوں نے ہم سے مقابلہ کیا تو " پھر وہ اس کی بھاری قیمت ادا کریں گے اوور " ——— جیری نے کہا۔

ٹھیک ہے ——— بہر حال محتاط رہنا اوور " ——— جیگ نے کہا۔ "

اور اس کے ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ جیری نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

باس خواہ مخواہ پریشان ہو رہا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہم دارالحکومت کی حدود کو اس کر جائیں گے۔ اس کے بعد " معمولی سا خطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ راجر تم ذرا کار کی رفتار بڑھاؤ۔ اب ہمیں ذرا ٹرکوں سے آگے جا کر بھی صورت حال دیکھ لینی چاہیئے۔ " جیری نے راجر سے کہا۔

اور راجر نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار تیز کر دی۔ بی۔ٹی۔وی مائیک اس کے کالر میں موجود تھا۔ اور اسے معلوم تھا کہ ایکسٹو ان کی تمام گفتگو سن رہا ہو گا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اب اسے ایکسٹو کی پالیسی بھی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ اس طرح نگرانی کر کے وہ ہاتھ تلاش کرنا چاہتا ہے جو یہ اسلحہ حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ٹرکوں کو اس کر کے آگے پہنچ گئی۔ لیکن پھر ایک موڑ مڑتے ہی اسے پوری قوت سے بریک لگانے پڑے اور کار بڑی مشکل سے موڑ کے بعد آنے والے کر اس بیرر سے ٹکراتے ٹکراتے پیچی۔ یہاں پولیس کی وگنیں اور جیپیں کھڑی تھیں اور پولیس کا خاصا عملہ کھڑا تھا۔ تنویر نے سوپر فیاض کو پوری وردی میں کھڑے دیکھ لیا تھا۔

کار ادھر لے آؤ۔ اور کاغذات چیک کراؤ۔ " ایک مسلح کانسٹیبل نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور تنویر نے مڑ کر جیری کی طرف دیکھا جس نے اسے کار اس طرف لے جانے کے لئے کہا۔ اور تنویر نے خاموشی سے کار بائیں طرف کو موڑ دی۔

وہاں پہلے سے کئی کاریں رکی ہوئی تھیں اور پولیس کا مستعد عملہ ان کی چیکنگ میں مصروف تھا۔ ایک طرف میز کرسی بچھائے پولیس کے دو اعلیٰ آفیسر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کاغذات چیک کر کے ان پر مہر لگا دیتے اور اس طرح وہ کاریں آگے روانہ ہو جاتیں۔

تنویر نے کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ جیری بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اتر۔ جیری نے جیب سے کاغذات کا لفافہ نکالا اور چیکنگ سٹاف کی طرف بڑھ گیا۔



آپ غیر ملکی ہیں ——— ٹھیک ہے۔ آپ کار میں بیٹھیں ہم آپ کے سفارت خانے سے تصدیق کر کے آپ کے " کاغذات واپس کریں گے " ——— پولیس آفیسر نے کہا۔

"کتنی دیر لگے گی۔ اور یہ کس سلسلے میں چیکنگ ہو رہی ہے"

جیری نے قدرے کرخت لہجے میں پوچھا۔

سپیشل جنرل چیکنگ ہے جناب۔ آپ گھبراہٹ میں نہیں۔ آپ کو صرف تھوڑی دیر انتظار کرنا ہو گا۔ ہم اس کے لئے " معذرت خواہ ہیں۔ " ——— پولیس آفیسر نے بڑے اخلاق بھرے انداز میں کہا۔

اور جیری سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ کاغذات بالکل درست ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے انہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

جیری اور راجر دوبارہ اپنی کار میں آکر بیٹھ گئے۔ کاریں آتی جاتی رہیں۔ کئی اور غیر ملکی بھی روک لئے گئے تھے اور پھر ایک ایک کر کے راڈار گروپ کی تینوں کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں ——— ان کے کاغذات بھی سفارت خانے سے چیکنگ کے لئے روک لئے گئے۔ لیکن وہ سب ایک دوسرے سے علیحدہ تھے۔

تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی ان کے پاس پہنچا۔

آپ کا نام جیری اور راجر ہے سر ——— سپاہی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

ہاں کیوں ——— جیری اور راجر نے چونک کر پوچھا۔

آپ کے کاغذات چیک ہو چکے ہیں۔ جا کر لے لیں سر۔ " سپاہی نے کہا۔

اور وہ دونوں اتر کر دوبارہ اس میز کی طرف بڑھ گئے جس پر کاغذات کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ جیری نے دیکھا کہ اس کے سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

آپ کے کاغذات تو درست ہیں جناب۔ لیکن آپ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ تو نہیں ہے " ————— ایک اعلیٰ " آفیسر نے جیری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

تنویر نے دیکھا کہ وہ سوپر فیاض تھا۔ اسے سوپر فیاض جیسے آدمی سے اس طرح اخلاق سے بولنا کچھ کھٹکا۔

ہماری تلاشی لے لیں۔ ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے " جیری نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ آپ پہلے اپنا سامان یہاں میز پر رکھ دیں۔ اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا " ————— اور جیری نے " جیب سے سامان نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔ جیری کے باقی ساتھی بھی ایسا کرنے لگے۔ پین پیچ کش سیٹ۔ بٹوے وغیرہ میز پر پہنچ گئے۔ جیری جانتا تھا کہ یہ پین۔ پیچ کش وغیرہ ہی اصل اسلحہ ہیں ~ ————— لیکن ان کی ساخت ایسی تھی کہ انہیں کسی صورت اسلحے میں شمار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ تو صرف جیری اور اس کے ساتھی جانتے تھے کہ بظاہر پین۔ پیچ کش سیٹ۔ قلمتہ مرش چاقو اور اس قسم کا سادہ سا سامان اپنے اندر کس قدر خوفناک ہلاکت لئے ہوئے ہیں۔

جب سب سامان رکھ کر پیچھے ہٹے تو سوپر فیاض نے سپاہیوں سے جواب وہاں اکٹھے ہو گئے تھے کہا۔

ٹھیک ہے۔ معزز مسافروں کی جامہ تلاشی لو۔ ان صاحب کی تلاشی میں خود لوں گا " ————— سوپر فیاض نے " تنویر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سپاہیوں سے کہا۔

اور دوسرے لمحے ماحول حیرت بھری چیخوں سے گونج اٹھا۔ جیری اور اس کے ساتھیوں کو بجلی کی سی سپاہیوں نے اٹھا کر زمین پر پھینکا اور چند ہی لمحوں میں ان سب کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں پہنائی جا چکی تھیں ————— جب کہ دوسرے سپاہیوں کی گنوں کا رخ ان کی طرف تھا۔ البتہ تنویر ویسے ہی کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ یہ سب کچھ اچانک کیسے ہوا۔ اس کے خیال کے مطابق تو ابھی صرف نگرانی ہوئی تھی ————— اور

اسے چھوڑ دینے کا مطلب تو یہی ہو سکتا تھا کہ سوپر فیاض ایکسٹو کے حکم پر یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا۔

کک — کک — کیا مطلب۔ یہ کیا ہے " — جیری اور اس کے ساتھیوں نے بری طرح چیختے " ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے راڈار گروپ کا خاتمہ مسٹر جیری۔ میں بتاتا ہوں " — اسی لمحے ایک پولیس آفیسر نے اٹھتے " ہوئے کہا۔

اور تنویر نے ایک طویل سانس لیا۔ یہ عمران تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے سر سے پولیس کیپ اتاری۔ اور پھر چنگی سے سر اور چہرے سے ایک ماسک اتار کر پھینک دیا اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

ہمارا سامان تو واپس کرو " — جیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اسے یہ اندازہ بھی نہ تھا کہ انہیں اس طرح چکر " دے کر قابو کر لیا جائے گا۔

مجھے معلوم ہے کہ یہ سامان دراصل ہلاکت خیز بم ہیں۔ " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسٹر سعید " — عمران نے اچانک ایک طرف کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر نے " اسے چونک کر دیکھا۔

ان سب کو لے جا کر باس کے حوالے کر دو۔ اب میں اور سوپر فیاض ذرا ان ویگن کو چیک کر لیں جن میں غیر " "ملکی اسلحہ فٹ کیا گیا ہے۔

عمران نے اس نوجوان سے کہا اور پھر اس کے اشارے پر کئی افراد آگے بڑھ آئے۔ اور پھر سپاہی جیری اور اس کے ساتھیوں کو دھکیلتے ہوئے ان کاروں کی طرف لے گئے۔ جن کی طرف سعید اور اس کے ساتھیوں نے اشارہ کیا تھا۔

ویگن کے بارے میں سن کر جیری کے چہرے پر مایوسی چھا گئی وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کی ساری گیم ختم ہو چکی ہے۔  
یہ یہیں چیکنگ کی کیا ضرورت تھی۔ کم از کم ڈیلیوری سپاٹ تو سامنے آ جاتا۔ — تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

وہ آچکا ہے۔ ان کے اصل باس جیگ کو قابو کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کی تھی۔  
اسلحہ ویگن کے ذریعے پہلے نکال دیا۔ اور ٹرک ہمیں ڈانج دینے کے لئے لے آئے تھے۔

اب تم بھی اپنے باس کے پاس جاؤ۔ تمہاری ڈیوٹی بھی ختم ہو گئی ہے۔ تم ان کی نظروں میں تھے اور تمہاری وجہ سے  
ہمیں یہ سارا کھڑاک پھیلانا پڑا۔ — ورنہ یہ انتقامی طور پر سب سے پہلے تمہارا خاتمہ کر دیتے۔ — عمران  
نے مسکراتے ہوئے تنویر سے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

آؤ سوپر فیاض۔ اب تمہارا دوسرا کارنامہ بھی دیکھ لیں کہ تم نے کس طرح اپنی ذہانت اور مستعدی سے غیر ملکی اسلحہ  
پکڑ لیا۔ عمران نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سوپر فیاض کا چہرہ چمک اٹھا۔



یہ کیسے ممکن ہے۔ — بلیک زیرو کے حلق سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی۔

اگر یہی بات سمجھ میں آ جاتی تو پھر رونا ہی کس بات کا تھا۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

عمران ابھی ابھی دانش منزل واپس پہنچا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ اسلحہ نہ ہی ویگن سے ملا تھا اور  
نہ ٹرکوں سے۔ — ویگن اور ٹرکوں کا ایک ایک پرزہ علیحدہ کر کے دیکھ لیا گیا تھا۔ لیکن اسلحہ تو کجا ایک گولی تک  
نہ مل سکی تھی۔

اس کا مطلب ہے ہمیں ڈاج دیا گیا ہے " ————— بلیک زیرو نے کہا۔

صرف ڈاج نہیں انتہائی خوب صورت ڈاج۔ آج پتہ چلا کہ ابھی ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں۔ جو مجھ سے بھی " حماقت میں دو جوتے آگے ہیں " ————— عمران نے کہا

میرے خیال میں اب ان لوگوں سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلحہ کہاں گیا۔ " ————— بلیک زیرو نے کہا۔

مجھے یقین ہے کہ انہیں بھی نہیں معلوم۔ انہیں بھی ہماری طرح استعمال کیا گیا ہے۔ کوئی انتہائی خوب صورت جال " بچھایا گیا ہے۔ اور ہم آنکھیں بند کر کے اس جال میں پھنس گئے ہیں " ————— عمران نے کہا۔

درہ ٹاپ کے سردار گل جہاں کی نگرانی کی جائے تو شاید صورت حال واضح ہو سکے " ————— بلیک زیرو نے تجویز " پیش کرے ہوئے کہا۔

میں نے یہاں آنے سے پہلے سر سلطان کی معرفت اس کا بندوبست کر دیا ہے۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ سوپر فیاض تو " میری جان کو آگیا ————— بڑی مشکل سے اس سے پیچھا چھڑایا ہے۔ وہ بے چارہ گیا تھا کارنامہ انجام دینے اور وہاں سے کارنامہ تو کارنامہ مرا ہوا چوہا بھی برآمد نہ ہوا " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ بس مسکرا ہی رہا ہے۔ ورنہ اس کا ذہن اس وقت زلزلے کی زد میں ہے۔ اور تھا بھی ایسا ہی۔ عمران کو زندگی میں پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ وہ مکمل طور پر شکست کھا گیا ہے ————— مکمل اور واضح شکست۔ راڈار تنظیم اس کی ہر توقع سے کہیں زیادہ چالاک اور عیار ثابت ہوئی تھی۔ اور جہاں تک گرفتار شدہ افراد کا تعلق تھا اسے معلوم تھا کہ ان کی گرفتاری بھی کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ کیونکہ کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا تھا۔ کاغذات بالکل درست تھے۔ وہ کمپنیاں بھی موجود تھیں جنہوں نے ویگن کے باقاعدہ آرڈر دیئے تھے اور ٹرکوں سے غلہ منگوا یا تھا ————— اور ظاہر ہے اب وہ کمپنیاں بھی حکومت کے خلاف ہر جانے کے دعوے دائر کر دیں گی۔ اس طرح ساری ہی آنتیں الٹی گلے پڑ گئی تھیں۔ اور عمران اور سیکرٹ سروس کے پاس سوائے ہاتھ ملنے کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا۔ ایکسٹو کی پوزیشن بھی خراب ہو رہی تھی۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

ایکسٹو " ————— عمران نے کہا۔ اسے خیال تھا کہ فون سر سلطان کا ہو گا۔ لیکن اس نے پھر بھی ایکسٹو کا ہی نام لیا " تھا۔ احتیاط کے طور پر۔

سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے " ————— سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

عمران ہی بول رہا ہے۔ فرمائیے " ————— عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

عمران ————— درہ ٹاپ میں حالات بالکل نارمل ہیں۔ ہنگامی تحقیقات کے مطابق وہاں گزشتہ دو روز سے نہ ہی " کوئی ٹرک پہنچا ہے اور نہ کوئی وگن۔ سردار گل جہاں بھی نارمل ہے۔ کوئی مشکوک بات سامنے نہیں آئی۔ لیکن یہ چکر کیا ہے۔ " ————— سر سلطان نے کہا۔

صرف چکر نہیں سر سلطان صاحب بلکہ گھن چکر ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے شکریہ ————— عمران نے کہا اور پھر " رسیور رکھ دیا۔ اس کا موڈ واقعی آف ہو رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔

وہ سامان کہاں ہے جو ان لوگوں کی جیبوں سے نکلا ہے۔ " اچانک عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

موجود ہے " ————— بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

وہ لے آؤ جلدی کرو۔ " ————— عمران نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کر ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑا سا لفافہ اٹھائے واپس آیا۔ اس نے لفافے میں سے سامان نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

احتیاط سے رکھو۔ یہ سب خوف ناک بم ہیں۔" — عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو اور زیادہ محتاط ہو گیا۔ جب " سب سامان میز پر رکھ دیا گیا۔ تو عمران نے بٹوے اٹھا اٹھا کر ان کی تلاشی لینی شروع کر دی — بٹوے میں کرنسی نوٹوں کے علاوہ عام سے کاغذات تھے

اس جیگ کی جیبوں سے بھی کچھ ملا تھا" — عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ اس کے پاس بھی چند چیزیں تھیں۔ بٹوہ بھی تھا وہ علیحدہ پڑا ہے۔ لے آؤں۔" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے " کہا۔

ہاں لے آؤ" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو ایک بار پھر لمحہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران سامان کی چیکنگ میں مصروف رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سامان بھی آگیا۔ — اور پھر اس کے بٹوے میں سے عمران کو ایک کاغذ مل گیا۔ جس پر پنسل سے چند ہندسے اور الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران غور سے اس کاغذ کو دیکھتا رہا۔

آؤ بلیک زیرو۔ شاید کام بن جائے۔" — عمران نے کاغذ ہاتھ میں لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور وہ " دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ٹرانسمیٹر روم میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں انتہائی وسیع جیٹھ عمل کے طاقت ور ٹرانسمیٹر موجود تھے — عمران نے کاغذ پر دیکھ کر ایک ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔ کیا اس پر فریکوئنسی درج ہے " — بلیک زیرو نے پوچھا۔

ہاں — بظاہر تو عام الفاظ ہیں۔ لیکن یہ دراصل جاگوار کوڈ ہے۔ یہ کوڈ جرمنی نازیوں نے جنگ کے دوران ایجاد کیا تھا۔ لیکن چونکہ اسے یاد رکھنا بے حد مشکل تھا۔ اس لئے جلد ہی اسے متروک کر دیا گیا تھا۔

ہیلو ہیلو ————— جیگ کانگ چیف باس اور " ————— عمران نے فریکوئنسی سیٹ ہوتے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے ٹوٹ ٹوٹ کی مخصوص آوازیں ابھرتی رہیں۔ پھر ایک لمحوں کے بعد اس کا بلب سبز ہو گیا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ سبز بلب جلنے کا مطلب تھا کہ اس نے صحیح کوڈ حل کر لیا تھا۔

لیس ————— چیف باس آن دی لائن اور " ————— دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

باس غضب ہو گیا۔ ہمارا پورا گروپ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ٹرک اور وگینیں بھی روک لی گئی ہیں۔ انٹیلی جنس کے " سینکڑوں آدمیوں نے انہیں گھیر لیا ہے۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے فرار ہوا ہوں باس اور۔ " عمران نے جیگ کے لہجے میں انتہائی گہرائی سے لہجے میں کہا۔

تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو اور " ————— چیف باس نے اسی طرح مطمئن لہجے میں پوچھا۔

میں باس اپنے اڈے سے ————— سارا کام گڑبڑ ہو گیا ہے۔ مشن ناکام ہو گیا ہے۔ اور " عمران نے کہا۔

تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے ایمر جنسی فریکوئنسی پر رابطہ کر لیا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کی پوری کوشش کرو۔ مشن کی فکر نہ کرو۔ وہ فیل نہیں ہو سکتا ————— راڈار تنظیم اتنی احمق نہیں ہے جتنی پاکیشیا والے اسے سمجھتے ہیں اور " ————— چیف باس نے مطمئن لہجے میں کہا۔

مشن فیل نہیں ہوا ————— کیا مطلب باس وگینیں ان کے قبضے میں ہیں۔ اسلحہ وہ نکال لیں گے اور " ————— عمران نے لہجے میں شدید حیرت ابھر آئی تھی۔

اسلحہ وگینوں میں ہو گا تو انہیں ملے گا۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ ایسا کرو۔ فوری طور پر سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری " مسٹر پیٹرک سے ملو۔ اسے بس راڈار کا حوالہ دے دینا ————— وہ باقی کام خود کر لے گا۔



ہمارے آدمیوں کے کاغذات بالکل درست ہیں۔ حکومت انہیں کسی صورت بھی گرفتار نہیں کر سکتی۔ وہ سفارت خانے کی مداخلت پر انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوگی۔ — میں نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں اور " — چیف باس نے کہا۔

لیکن باس — مجھے تو اور " — عمران نے جھجکتے ہوئے بات مکمل کرنے سے پہلے ختم کر دی۔ " میں تمہارے جذبات جانتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال ہے۔ اس کے لئے ایسے ہی انتظامات کرنے پڑے " تھے۔ اور تم میں کسی کو اصل بات کا اس لئے پتہ نہ لگنے دیا گیا — تاکہ تم سب کی کارکردگی نارمل رہے۔ بہر حال یہ میرا اپنا منصوبہ تھا۔ اور ویسے ہی ہوا۔ جیسے میں نے سوچا تھا۔ تم فوراً کوشش شروع کر دو۔ ہو سکتا ہے کل یا پرسوں میں خود تم سے رابطہ قائم کروں۔ پیٹرک کے ذریعے۔ ابھی میں مصروف ہوں اور اینڈ آل " — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ " آؤ بلیک زیرو — میرا خیال ہے۔ مسئلہ حل ہو جائے گا "

عمران نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا واپس آپریشن روم میں آگیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

یس — ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر " — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ "

ایکسٹو — صدیقی سے بات کراؤ " — عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ "

یس سر — یس سر — ہولڈ آن کریں " — دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران " خاموش ہو گیا۔

یس سر - — صدیقی بول رہا ہوں جناب " — چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر کے انچارج " صدیقی کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

ایکسٹو — دانش منزل کی ٹرانسمیٹر کال کا آٹو میٹک سیکشن کام کر رہا ہے۔ — عمران نے پوچھا۔

یس سر — اس کی سیلڈ ٹیپس دانش منزل ہر ماہ پہنچا دی جاتی ہیں — صدیقی نے جواب دیا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے دانش منزل کے ماسٹر کمپیوٹر سے ایک کال کی گئی ہے۔ آج کی سیل کھول کر اس کی سیکنڈ فریکوئنسی کا محل وقوع معلوم کرو۔ ابھی بتاؤ۔ عمران نے کہا۔

سیکنڈ فریکوئنسی کا محل وقوع۔ یس سر۔ میں ابھی خود جا کر پتہ کرتا ہوں — صدیقی نے جواب دیا۔

جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ اور بالکل صحیح۔ یہ بے حد اہم ہے۔ عمران نے کہا۔

یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ میں خود جاؤں گا سر۔ میں ابھی چیک کر کے فون کرتا ہوں سر — صدیقی نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر ایکسٹو کے تحت ہی تھا۔ اس میں پاکستان سے ہونے والی تمام ٹرانسمیٹر کالیں جو بیرون ملک کی جاتی تھیں مانیٹر کی جاتی تھیں — دانش منزل کے لئے علیحدہ سیل بنانا گیا تھا۔ جہاں تمام مشینری آٹو میٹک تھی۔ دانش منزل سے کی جانے والی کسی ٹرانسمیٹر کال کا ٹیپ عملے میں سے کوئی نہ سن سکتا تھا۔ اس کی ٹیپس سیلڈ شدہ صورت میں دانش منزل پہنچا دی جاتی تھیں۔ جنہیں بلیک زیرو سن کر پھر ضائع کر دیتا تھا۔ اس جدید ترین ٹرانسمیٹر مانیٹر سنٹر میں ایسی مشینری بھی نصب تھی کہ ٹرانسمیٹر کال کی مخالف فریکوئنسی چاہے وہ دنیا کے کسی بھی مقام پر ہو۔ اس کا محل وقوع دریافت کیا جاسکتا تھا۔

آپ اب چیف باس پر براہ راست ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں۔ بلیک زیرو نے کہا۔

دیکھو صورت حال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے۔ کہ راڈار کا کوئی نہ کوئی مشن ضرور تھا۔ صرف ڈرامے کے لئے تو یہ ساری کارروائی نہیں کی گئی ہو گی — البتہ یہ اور بات ہے کہ ہمیں ڈانج دینے کے لئے ایسا منصوبہ بنایا گیا کہ ہم ہر صورت میں ڈانج کھا جائیں۔ اور ہمیں پھنسانے کے لئے اپنے آدمیوں کو بھی اصل مشن کی ہوا تک

نہیں لگنے دی گئی ——— ایسی کارروائیاں کی گئیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ مجھے الجھایا جا رہا ہے۔ پھر ان کا ٹرکوں والا مشن سامنے آیا۔ اس کے ساتھ ویگن ان کو سامنے لایا گیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ بھاکر کو جان بوجھ کر بھیجا گیا تھا۔ تاکہ بھاکر کو دیکھنے کے بعد ہم سمجھ لیں کہ ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے۔ اور اسلحہ ان ویگن ان کے ذریعے لے جایا جا رہا ہے ——— ہمیں مزید الجھانے کے لئے جیگ کو درہ ٹاپ اور اس کے ایسے سردار کا نام بھی بتا دیا گیا۔ جس سے حکومت کی چپقلش تھی تاکہ ہم اسی میں الجھ جائیں۔ اور واقعی ہم دھوکہ کھا گئے ——— لیکن مجھے یقین ہے کہ اس دوران انتہائی خفیہ طریقے سے اسلحہ کسی اور ذریعے سے سمگل کر دیا گیا یا کیا جا رہا ہے۔ اب چیف باس کی باتوں سے میں نے سوگھا ہے کہ اصل مشن کے ساتھ چیف باس خود ہے ——— اسی لئے وہ ایک دو روز میں جیگ سے رابطہ کے متعلق کہہ رہا تھا۔ بہر حال اب فریکوئنسی کا محل وقوع معلوم ہونے سے کچھ صورتحال مزید واضح ہو جائے گی" ———

عمران نے کہا۔

لیکن آپ کو یہ خیال کیسے آگیا کہ جیگ کے بٹوے میں اس ایمر جنسی فریکوئنسی کے بارے میں کوئی چٹ موجود ہو " گی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ وہ اس طرح عمران سے پوچھ رہا تھا جیسے سیکرٹ سروس کے ارکان خود اس سے سوال کرتے ہیں۔

جیگ بہر حال اس مشن کا انچارج تھا۔ یہ اور بات ہے کہ اسے بھی اصل مشن کی ہوا بھی نہیں لگنے دی گئی۔ ورنہ مین " نے جس انداز سے پوچھ گچھ کی تھی وہ ضرور اشارہ کر دیتا ——— لیکن کچھ بھی ہو، اصل سربراہ اور مشن کے سربراہ کے درمیان ہنگامی رابطے کی ضرورت پڑ ہی سکتی ہے۔ اس لئے مجھے خیال آیا تھا کہ جیگ کے پاس لازماً ہنگامی صورتحال میں چیف باس سے رابطے کے لئے کوئی نہ کوئی کارڈ ضرور ہو گا۔

لیکن جیگ بھی تو جانتا ہو گا۔ اس سے بھی تو پوچھا جا سکتا تھا۔" بلیک زیرو نے کہا۔"

ظاہر ہے ----- لیکن اس قسم کے افراد سے اصل بات اگلوانا ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے اور اس کے لئے ان کی " ذہنی کیفیت کو ایک خاص سطح پر لے آنا پڑتا ہے۔ جس کے لئے خاصا وقت چاہیے۔ ہاں اگر یہ چٹ نہ ملتی یا کوڈ حل نہ ہوتا تو پھر لازماً جیگ سے ہی بات کرنی پڑتی۔" عمران نے کہا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔

ایکسٹو" ----- عمران نے ریسیور اٹھا کر کہا۔

صدیقی بول رہا ہوں جناب ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر سے۔" دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

یس ----- کیا رپورٹ ہے" ----- عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

سر یہ کال پاکیشیا مین ہی کچھ کی گئی ہے۔ ایریے کا محل وقوع درہ تاج کے درمیان سے گزرنے والی سڑک لگتا ہے۔" میں نے سرکوشش تو کی لیکن کوئی عمارت ٹریس نہیں ہوئی۔" ----- صدیقی نے کہا۔

درہ تاج کے کس طرف" ----- عمران نے پوچھا۔

صدیقی کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

سر ---- درہ تاج سے پہلے جو درہ کا پٹر آتا ہے اس کے درمیان کا علاقہ ہے" ----- صدیقی نے جواب دیا۔

او کے ----- ٹھیک ہے" ----- عمران نے کہا اور جلدی سے ریسیور رکھ دیا۔

دیکھا یہ تھی پلاننگ ----- ہمیں درہ ٹاپ ویگن اور ٹرکوں کے چکر میں ڈال کر اسلحہ درہ تاج لے جایا جا رہا " ہے" ----- عمران نے پہلی بار کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ اس وقت درہ تاج کا تو ہمیں خیال ہی نہیں آیا۔ واقعی درہ تاج میں تو کئی ماہ پہلے اچھی خاصی شورش ہو چکی ہے۔" جس پر حکومت نے بمشکل قابو پایا تھا" ----- بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

عمران نے سر ہلایا اور ریسیور اٹھا کر جولیا کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

جولیا سپیکنگ "----- چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔"

ایکسٹو----- جولیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو لے کر فوری طور پر سپیشل ہیلی پیڈ پر پہنچ جاؤ۔ فوری مشن " درپیش ہے۔ عمران تمہارا انچارج ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر"----- عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس----- پی۔ اے۔ ٹو کمانڈر زون بی "----- رابطہ ہوتے ہی آواز سنائی دی"

ایکسٹو----- کمانڈر الطاف سے بات کراؤ۔ جلدی "----- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔"

یس سر----- یس سر----- ہولڈ آن کریں "----- دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔"  
کمانڈر الطاف سپیکنگ "----- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔"

ایکسٹو "----- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔"

یس سر----- حکم سر "----- کمانڈر الطاف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ دڑہ تاج اور دڑہ کاپڑ آپ کے " زون میں شامل ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

یس سر----- کیوں سر۔ کوئی خاص بات۔---- کمانڈر الطاف نے چونکتے ہوئے کہا۔

ہاں---- ایک اہم مشن درپیش ہے۔ دڑہ کاپڑ اور دڑہ تاج کے درمیان تمہاری کوئی چھاؤنی ہے۔---- عمران نے پوچھا۔

یس سر تقریباً درمیان میں باب خیل شہر میں چھاؤنی موجود ہے سر---- کمانڈر الطاف نے کہا۔

اس چھاؤنی کا انچارج کون ہے۔---- عمران نے پوچھا۔





دڑھ کا پٹر کی چیک پوسٹ پر غلے سے بھرے ہوئے دس ٹرک آکر رکے۔ اور چیک پوسٹ کا عملہ ان کی چیکنگ کے لئے بڑھا ہی تھا کہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار چیک پوسٹ پر آکر رکی۔ کار میں سے ایک مقامی نوجوان نیچے اترا اور چیک پوسٹ کی عمارت کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاکی رنگ کے کاغذ کا تھیلا تھا۔

اوہ جناب۔ آپ۔۔۔۔۔ اندر بیٹھے ہوئے آفیسر نے چونک کر نوجوان کو دیکھا اور احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

یہ ٹرک میں اپنے قبیلے کے لئے لے جا رہا ہوں۔ کیا اس کی چیکنگ ضروری ہے۔۔۔۔۔ نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خاکی رنگ کے کاغذ کا تھیلا اس آفیسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اورہ اچھا۔۔۔۔۔ واہ صاحب واہ۔۔۔۔۔ آپ کے قبیلے کے لئے غلہ جا رہا ہو تو اُسے چیک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ آفیسر نے تھیلے کو نوجوان کے ہاتھ سے جھپٹ کر جلدی سے عتبی الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔

آپ جیسے آفیسر تو ہر چیک پوسٹ پر ہونے چاہئیں۔ ہمدرد اور تعاون کرنے والے۔۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہمارا تو فرض ہی آپ سے تعاون کرتا ہے۔۔۔۔۔ آفیسر نے سر ہلا کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے گھنٹی بجا دی۔ دوسرے لمحے ایک سپاہی اندر داخل ہوا۔

رحمت خان۔ ٹرکوں کو جانے دو۔ یہ تو صرف غلے کے ٹرک ہیں اور غلہ تو سب کو چاہیئے۔۔۔۔۔ آفیسر نے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے جناب۔۔۔ سپاہی نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

جائیے جناب۔ بے فکر ہو جائیے۔۔۔۔ آفیسر نے نوجوان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے شکریہ۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔ اور آفیسر سے مصافحہ کر کے واپس مڑ گیا۔

ٹرکوں کے ادر گرد مسلح سپاہی اب واپس چوکی کی طرف آرہے تھے۔ کراس بیرر اٹھالیا گیا تھا۔ اور ٹرک آہستہ آہستہ ریگننا شروع ہو گئے تھے۔

نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا کار کے پاس پہنچا اور پھر دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

کام ہو گیا۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک بھاری بھر کم آدمی نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا چہرہ کافی چوڑا تھا۔ اور چہرے سے انتہائی سخت گیر دیکھائی دے رہا تھا۔

یس باس۔۔۔۔۔ سب کچھ تو طے تھا باس۔۔۔۔۔ نوجوان نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار کو چلاتے ہوئے کہا۔

اب آگے کتنی چیک پوسٹیں ہیں۔۔۔۔۔ باس نے پوچھا۔ گو وہ شکل سے مقامی لگ رہا تھا۔ لین ان دونوں کے درمیان بات چیت غیر ملکی زبان میں ہی ہو رہی تھی۔

صرف ایک چیک پوسٹ درہ تاج کی آنی ہے باس۔ وہاں بھی معاملہ طے ہے۔ اس کے بعد کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ نوجوان نے کار کو آگے دوڑاتے ہوئے کہا۔

راستے میں کوئی اور رکاوٹ نہیں آئے گی۔ اسے میں جو فوجی چھاؤنی ہے۔۔۔۔۔ باس نے سخت لہجے میں کہا۔

چھاؤنی میں بھی کچھ لگو اپنے ہیں باس میں نے سب بات چیت طے کر لی ہوئی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم کس آسانی سے مشن مکمل کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔

گڈ کرابی۔۔۔۔۔ تم واقعی باصلاحیت ہو۔۔۔۔۔ باس نے پہلی بار مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔







اور چیف باس نے مختصر طور پر اُسے بتایا کہ سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کی نظروں سے اصل مشن چھپانے کے لئے کس طرح گیم کھلی گئی ہے۔ اور کرابی کی آنکھیں یہ حیرت انگیز تفصیل سن کر پھیلتی گئیں۔

وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر گہری پلاننگ کی گئی ہو گی۔

اب جب سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کو ان ویکز اور ٹرکوں سے کچھ نہیں ملے گا تو ان کی حالت دیکھنے والی ہو گی۔ ---- چیف باس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن باس --- جیگ کو بھی اس مشن کی اصل حقیقت کا علم نہیں تھا۔ وہ تو تنظیم میں مجھ سے بھی سینئر ہے باس۔ --  
- کرابی نے جھجکتے ہوئے کہا۔

مجھے معلوم ہے۔ لیکن اگر اُسے اصل کہانی کا پتہ چل جاتا تو پھر اس کی کارکردگی میں اداکاری آ جاتی۔ اور یہ ہمارے مشن کے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا تھا۔ اصل مشن کا صرف مجھے اور کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو ہی علم ہے۔ بس۔ ---- چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سڑک پر اکا دکا ہی ٹرک اور بسیں آ جا رہی تھیں ورنہ پہاڑی علاقے میں سے گزرنے والی یہ سڑک خاصی سنسان تھی۔ اچانک چیف باس اور کرابی کی نظریں دور سے آئی ہوئی فوجی جیپ پر پڑیں تو وہ چونک پڑے۔ ---- جیپ خاصی تیزی سے چلی آرہی تھی۔ اس وقت وہ ٹرکوں سے آگے چل رہے تھے۔ اسی لمحے جیپ کی دونوں ہیڈ لائٹس دوبارہ جل کر بجھ گئیں۔ اور کرابی بڑی طرح چونک پڑا۔

یہ ہمارے پاس آرہی ہے باس۔ ---- کرابی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

کیوں ---- کیا ہوا۔ --- چیف باس نے بھی چونک کر پوچھا۔

کرابی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ دوسرے لمحے جیپ ان کے قریب آ کر رکی۔ اور فوجی جیپ سے ایک فوجی اچھل کر نیچے اترا --- اتنی دیر میں کرابی بھی دروازہ کھول کر نیچے آ گیا تھا۔

کیا بات ہے سلطان ---- کراچی نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

ابھی ابھی بڑے صاحب کو فون آیا تھا۔ کمانڈر صاحب کے پاس۔ کہ وہ دس جیپیں تیار رکھے۔ جن میں مسلح فوجی ہوں۔ میں اس وقت صاحب کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا کہ صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے واپس بھیج دیا۔ ----  
-- صرف اتنی بات میں سن سکا کہ بڑے صاحب نے دس جیپیں تیار کرنے کے لئے کہا۔

میں نے سوچا کہ آپ کے ٹرک گزر رہے ہیں۔ کہیں آپ کا مسئلہ نہ ہو۔ ---- اس لئے آپ کو بتانے آگیا ہوں۔ تاکہ آپ محتاط ہو جائیں۔ سلطان نے تیز لہجے میں کراچی سے مخاطب ہو کر کہا۔

ارے نہیں۔ وہ ان کا اپنا کوئی مسئلہ ہو گا۔ بڑے صاحب کا ہمارے ٹرکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تم واپس جاؤ۔ خواہ مخواہ مجھے پریشان کر دیا۔ ---- کراچی نے سخت اور جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

صاحب۔ ---- میرا تو فرص تھا کہ۔ ---- سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔  
میں جانتا ہوں تمہارے فرض کو۔ تمہارے پیٹ کسی طرح نہیں بھرتا۔ یہ لو۔ اور جاؤ۔ ---- کراچی نے کہا اور جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سلطان کی طرف بڑھا دی۔

سلطان نے بڑے حریصانہ انداز میں نوٹوں کی گڈی کراچی کے ہاتھ سے جھپٹی اور اُسے سلام کر کے واپس جیب کی طرف مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد جیب اُسی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ سلطان شاید کہیں جانے کا کہہ کر آیا تھا۔ اس لئے واپس جانے کی بجائے آگے نکل گیا تھا۔

کیا بات تھی۔ ---- چیف باس نے کراچی کے اندر بیٹھے ہی کرخت لہجے میں پوچھا۔

باس۔۔۔۔۔ یہاں کے لوگ بے حد حریص ہیں۔ مزید رقم اینٹھنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتے ہیں۔ مجھے بتانے آیا تھا کہ کمانڈر صاحب کا فون یہاں چھاؤنی کے سب کمانڈر کے پاس آیا ہے کہ دس جھپیں تیار رکھے۔۔۔۔۔ بس اسی بات کو بہانہ بنا کر آگیا۔ حالانکہ کمانڈر کا ہم سے کیا تعلق۔ فوجی چھاؤنی ہے ایسے احکامات تو آتے ہی رہتے ہیں۔۔۔۔۔ کرابی نے کہا۔ اور چیف باس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ اور کرابی نے کار آگے بڑھا دی۔

ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا درہ تاج کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر صفر تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر عمران آنکھوں سے طاقت ور دور بین لگائے بیٹھائیے دیکھ رہا تھا۔ جولیا اور باقی سیکرٹ سروس پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ سب ایکسٹو کے حکم پر ہیلی پیڈ پر آئے تھے اور پھر عمران وہاں پہنچا اور دوسرے لمحے وہ سب ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر پرواز کرنے لگے۔ عمران کے کہنے پر ہی صفر نے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔۔۔ عمران نے اُسے صرف اتنا بتایا تھا کہ درہ تاج جانا ہے۔

یہ چکر کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔۔۔۔۔ عمران کے پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر سے رہانہ گیا تو وہ بول پڑا۔

اس بار چکر کی بجائے چکر باز سے واسطہ پڑا ہے۔ اور مجھے واقعی یوں محسوس ہونے لگا ہے کہ جیسے میں ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو گیا ہوں۔ اگر ایکسٹو کی کھوپڑی کام نہ کرتی تو بس یوں سمجھو میں اور سیکرٹ سروس چاروں شانے چت ہو چکے ہوتے۔۔۔۔۔ عمران نے دور بین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے مڑ کر کہا۔

تم تو خواہ مخواہ اپنی سیلف پبلسٹی کرتے رہتے ہو۔ اصل دماغ تو ایکسٹو کا ہی چلتا ہے۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

ہاں واقعی تم سچی کہہ رہی ہو۔ ایکسٹو کا دماغ چل گیا ہے۔ عمران نے محاورہ استعمال کرتے ہوئے کہا اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

بس تمہیں یہ کام آتا ہے کہ الفاظ کی الٹ پھیر کرتے رہو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ یہ سب سلسلہ کیا ہے ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیوں۔ جولیا نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

ہاں عمران --- کم از کم ہمیں پتہ تو چلے۔ ---- کپٹن شکیل نے اس بار جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

اب میے خیال میں تنویر کی جگہ تم لینے کی کوشش کر رہے ہو لیکن منہ دھو رکھو۔ بلکہ منہ دھو کر میک اپ بھی کر رکھو۔ تمہاری دال پریش کر میں بھی نہیں گلے گی۔ --- عمران کی زبان ایک بار پھر چل نکلی۔

عمران صاحب میں آپ کی عزت کرتا ہوں آپ۔ ---- کپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا کرتے ہو۔ --- عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران صاحب۔ ڈائریکٹ درہ تاج جانا ہے یا کسی اور جگہ کا رخ کرنا ہے۔ --- صفدر نے کہا۔

درہ تاج تو آئے پھر بتاؤں گا۔ ہاں تو دوستو ساتھیو۔ مہربانو۔ سوتی آنکھو۔ بہتے کانو۔ اب دل تھام کر بلکہ اسے کسی بنک

لاکر میں رکھ کر بیٹھو۔ --- تاکہ نہ دل ہو گا نہ جذبات اڑیں گے۔ نہ جذبات اڑیں گے نہ شادیاں ہوں گی اور

خاندانی منصوبہ بندی کا سب سے بہترین طریقہ یہ کہ شادی ہی نہ کرو۔ اب دیکھو ہم میں سے کسی کی شادی نہیں

ہوئی۔ --- اسی لئے سب سیکرٹ سروس میں اکڑتے پھر رہے ہیں۔ ورنہ تنویر کسی مجرم کو تھپڑ مارنے سے پہلے اپنے

بچے کا بہتا ہوا ناک پونچھنے میں لگ جاتا۔ کپٹن شکیل اپنے بچوں کی کرکٹ ٹیم کا کپٹن بن چکا ہوتا۔ --- صفدر ہاتھ

میں دوائی کی شیشی اٹھائے اور ایکسرے اور ای سی جی بغل میں دبائے کلینک گردی کر رہا ہوتا۔ ----

عمران نے مجمع بازوؤں کے سے انداز میں باقاعدہ لیکچر شروع کر دیا۔

تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ کان پک گئے ہیں تمہاری بکوس سنتے سنتے۔ --- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

جب پک کر بہنے لگیں تب بتانا۔ ایسا اکسیری نسخہ بتاؤں گا کہ نہ رہے گا کان نہ سنے گا بانسری۔ --- عمران نے

محاورے کا ستیاناس کرتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ درہ تاج میں پچھلے دنوں خاصی شورش رہی ہے کہیں آپ اس سلسلے میں تو نہیں جارہے۔-----  
اچانک پیچھے بیٹھا نعمانی بول پڑا۔

بالکل جس طرح پولیس اس وقت پہنچتی ہے جب ڈاکو ڈاکہ ڈال کر جا چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح سیکرٹ سروس کو بھی اس وقت پہنچنا چاہیئے جب شورش بپا ہو کر ختم ہو جائے تاکہ اطمینان سے جا کر فاتحہ خوانی کی جاسکے۔-----عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہم درہ کا پٹر پر پہنچ گئے ہیں عمران صاحب۔--- اچانک صفدر نے کہا۔

اور عمران درہ کا پٹر کا نام سن کر تیزی سے مڑا اور پھر اس نے جلدی سے گلے میں لٹکی ہوئی دروین آنکھوں سے لگا کر نیچے دیکھنا شروع کر دیا۔----- اور پھر چند لمحوں بعد اُسے درہ کا پٹر اور درہ تاج کے درمیان سڑک پر چلنے والے ٹرکوں کا کارواں نظر آگیا۔ اس کے آگے آگے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار بھی دوڑ رہی تھی۔ عمران چند لمحے اُسے دیکھتا رہا۔----- کار کبھی ٹرکوں سے آگے ہو جاتی تو کبھی پیچھے رہ جاتی۔ پھر ہیلی کا پٹر ان کے اوپر سے ہو کر گزر گیا۔

صفدر۔----- ہیلی کا پٹر کو باب خیل شہر میں موجود فوجی چھاؤنی کی طرف ڈوراؤ۔ شمال کی طرف۔----- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کا پٹر کا رخ موڑ دیا۔ عمران کی سنجیدہ آواز سنتے ہی وہ سب چوکنا ہو گئے۔

تنویر ابھی تمہارے چیف باس سے ملاقات ہو گی۔ راڈار کے چیف باس سے۔----- عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا اور تنویر چونک پڑا۔

راڈار کا چیف باس۔ وہ یہاں کہاں سے آگیا۔ ان کا مشن تو دارالحکومت میں ہی ختم ہو گیا تھا۔--- تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

ختم کہاں ہوا تھا۔ وہ تم ہی چاروں شانے چت گرے تھے۔ ایکسٹو کی کھوپڑی کام نہ کرتی اور ٹرانسمیٹر کال----- کا پتہ نہ چلا لیتا تو غیر ملکی اسلحہ درہ تاج پہنچ گیا تھا۔----- اور ہم دانش منزل بیٹھے سیکرٹ سروس کے مزار پر قوالیاں ہی کرتے رہ جاتے۔ عمران نے کہا۔

اوہ تو یہ چکر ہے۔----- جولیا نے کہا۔

اور عمران نے اس بار بڑی سنجیدگی سے انہیں تمام تفصیل بتادی۔ اس قدر حیرت انگیز ڈاج کا سن کر ان سب کے چہرے حیرت سے بگڑ گئے۔--- مجرموں نے واقعی سیکرٹ سروس کو شکست فاش دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

یہ ایکسٹو کوئی مافوق الفطرت چیز ہے۔ ورنہ اس قدر گہری گیم کو توڑ کر اصل سراغ لگا لینا کسی انسان کے بس میں نہیں۔ جولیا نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ جس سے ایکسٹو کی تعریف کا پہلو نکلتا تھا۔

ہو سکتا ہے کوئی چڑیل ہو۔ سنا ہے چڑیلوں کی آواز مرادانی ہوتی ہے۔ اس لئے تو وہ ہر وقت پردے میں رہتا ہے۔---  
- عمران نے حسب عادت فقرہ کستے ہوئے کہا۔

شٹ اپ --- باس کے متعلق کوئی بکواس کی تو منہ توڑ دوں گی۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ توڑ دینا تاکہ کم از کم اس کا نقاب تو اترے گا۔ عمران نے بات کو ایکسٹو کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ فوجی چھاؤنی نظر آنے لگ گئی ہے۔---- صفدر نے کہا اور عمران سیدھا ہو گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر میں عمران کی ہدایات کے مطابق ہیلی کاپٹر فوجی چھاؤنی کے خصوصی ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ ہیلی پیڈ پر سب کمانڈر جہانگیر بذات خود موجود تھا۔---- عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے اور پھر عمران نے آگے بڑھ کر سب کمانڈر جہانگیر سے ہاتھ ملایا۔

مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ میں ایکسٹو کا نمائندہ ہوں۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔



اوہ یس سر۔۔۔۔۔ کمانڈر صاحب کی طرف سے مجھے ہدایات مل چکی ہیں۔ دس جیپیں اور مسلح فوجی تیار ہیں سر۔۔۔  
سب کمانڈر نے جہانگیر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

آئیے دفتر میں بات کریں۔ یہ سپیشل سروسز کے لوگ ہیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کا تفصیلی تعارف کرانے کی بجائے  
سرسری سا تعارف ہی کافی سمجھا اور پھر وہ سب کمانڈر کے ساتھ چلتے ہوئے اس کے بڑے سے آفس میں جا بیٹھ  
گئے۔

آپ لوگ کیا پینا پسند کریں گے۔۔۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر نے اخلاقاً پوچھا۔

ان تکلفات کی ضرورت ہے اور نہ وقت پہلے یہ بتائیں یہاں ہماری بات کوئی بات تو نہیں سن رہا۔۔۔ عمران نے  
ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

نوسر۔۔۔ آپ کھل کر بات کریں۔ میری اجازت کے بغیر اندر کوئی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر نے  
کہا۔

بات یہ ہے سب کمانڈر جہانگیر صاحب۔ میں نے سنا ہے کہ آپ نے ابھی حال میں ہی شادی کی ہے۔۔۔۔۔ عمران  
نے اچانک کہا اور سب کمانڈر جہانگیر کے ساتھ ساتھ اس کے سب ساتھی بھی عمران کی اس بے تکلی بات پر بے  
اختیار چونک پڑے۔

یس سر۔۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔۔ دس روز پہلے شادی ہوئی ہے سر۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب  
دیا۔

اب آپ پوچھیں گے کہ مجھے کیسے معلوم ہوا تو میں آپ کے پوچھنے سے پہلے بتا دوں کہ آپ کی انگلی میں بالکل نئی اور  
چمکدار شادی کی انگھوٹی ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر آہستہ سے اٹھ کر دروازے کی طرف چھپٹا دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول کر ایک فوجی کو گریبان سے پکڑ کر اندر گھسیٹ لیا۔۔۔۔۔ عمران کے ہاتھ میں نجانے کس وقت ریوالور آگیا تھا جو اب اس فوجی کی کپٹی سے لگا ہوا تھا۔

خبردار اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اور سب کمانڈر جہانگیر تو یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس فوجی کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں سے اپنی آنکھوں پر سے اعتبار اٹھ گیا ہو۔

حکومت خان تم۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

س۔۔۔۔۔ س۔۔۔۔۔ صاحب۔۔۔۔۔ حکومت خان نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس سے پوچھ گچھ بعد میں کر لیں گے۔ فی الحال اسے کہیں بھجوانے کا انتظام کرو۔ ورنہ میں اسے یہیں گولی مار دوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے سب کمانڈر جہانگیر سے کہا اور جہانگیر نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر گارد بھیجنے کو کہا۔

چند لمحوں بعد سیکورٹی فورس کے چند مسلح افراد اندر آئے۔ اور سب کمانڈر جہانگیر نے حکومت خان کو لے جا کر سیکورٹی روم میں بند کرنے کا حکم سنا دیا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے دفتر کا پہرہ دیا جائے کوئی دفتر کے سوگزر کے فاصلے سے قریب نہ آئے۔ سیکورٹی فورس کے افراد حکومت خان کو لے کر چلے گئے۔

اس کی وجہ سے مجھے تمہاری شادی کا پوچھنا پڑا۔ میں نے اس کی موجودگی محسوس کر لی تھی۔۔۔۔۔ بہر حال سنو کمانڈر جہانگیر غیر ملکی اسلحے سے لدے ہوئے دس ٹرک درہ تاج کی طرف جارہے ہیں۔ بظاہر ان پر غلہ لدا ہوا نظر آرہا ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں غیر ملکی اسلحہ موجود ہے۔ ان کی نگرانی کے لئے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار ساتھ ہے۔۔۔۔۔ عمران نے براہ راست بات کرتے ہوئے کہا۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ دڑہ کا پڑ میں تو فوجی چیک پوسٹ ہے۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر کے عمران کی بات سن کر حیرت کے مارے سر کے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

فوجی چیک پوسٹ تو دور ہے۔ تم نے اپنی چھاؤنی میں ان کے آدمیوں کو دیکھ لیا۔ تم فوجی لوگ ہو سیدھے کام کرتے ہو۔ جب کہ مجرم ہمیشہ عیاری سے کام لیتے ہیں۔۔۔۔۔ اب سنو۔ پہلے میرا خیال تھا کہ اس اسلحے کی حفاظت کے لئے کافی لوگ ہوں گے اس لئے جیپوں کے انتظام کا کہا گیا تھا۔ لیکن ایک کار کے لئے اس قدر ہجوم کی ضرورت نہیں۔۔۔ اور پھر اب مجھے تمہاری چھاؤنی کے سپاہیوں پر سے بھی اعتبار اٹھ گیا ہے۔ ہو سکتا ہے ان جیپوں میں مجرموں کے آدمی بھی ہوں اور وہ عین وقت پر ہمارا ہی کباڑا کر دیں۔ ٹرک اور کار اس وقت تیسری پہاڑی کے قریب ہیں۔۔۔۔۔ میں اس علاقے کو جانتا ہوں۔ چوتھی پہاڑی کے پہلے موڑ پر اس کار کو روکا جاسکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کار میں موجود افراد کو زندہ گرفتار کر لیا جائے۔ ٹرکوں کو بعد میں فوجیوں کی مدد سے آسانی سے قابو کیا جاسکتا ہے۔ عمران نے کہا۔

پھر جناب چوتھی کی بجائے پانچویں پہاڑی پر انہیں آسانی سے کور کیا جاسکتا ہے۔ وہاں ہماری ہنگامی چوکی قائم ہے۔ یہ چوکی صرف معاملات کے لئے ہے۔۔۔۔۔ ہم ٹرکوں، کاروں یا بسوں کو وہاں چیک نہیں کرتے۔ اس لئے یقیناً انہوں نے وہاں کوئی سلسلہ نہ بنایا ہو گا۔ ہم کسی بھی بہانے اس کار کو روک سکتے ہیں۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا۔

اس چوکی پر کتنے افراد ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

دس فوجی اور ایک حوالدار ہے جناب۔ ویسے ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں مزید آدمی بھیجے جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا۔

تو ایسا کرو کہ فوری طور پر وہاں کے افراد کو واپس بلا کر یہاں سے نئے آدمی بھیجو لیکن وہ آدمی با اعتماد ہوں۔ ابھی ان کو اس چوکی تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔۔۔۔۔ اس لئے یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور ہم بھی نئے آدمیوں کے ساتھ ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ باقی معاملات وہیں دیکھ لیں گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے جناب۔ میں انتظام کرتا ہوں۔ میں خود بھی ساتھ جاؤں گا۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

فوجی چھاؤنی میں مجرموں کے آدمیوں کی موجودگی کا مطلب ہے کہ وسیع جال پھیلا دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ صفر نے کہا۔  
ہاں۔۔۔۔۔ ویسے مجرم ہر طرف سے محتاط رہتے ہیں۔ میں اسی لئے انہیں بے خبری میں پکڑنا چاہتا ہوں۔ ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو کہ وہ بیک وقت تھانوں کو بموں سے اڑا سکتے ہیں۔۔۔۔۔  
عمران نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد کمانڈر واپس آیا۔

آئیے سر۔۔۔۔۔ ہمارا ہیلی کاپٹر اور آدمی تیار ہیں بھروسے کے لوگ ہیں۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا اور وہ سب اٹھ کر اس کے ساتھ واپس ہیلی کاپٹر پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک فوجی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ جس میں دس مسلح فوجی بیٹھے ہوئے تھے۔ سب کمانڈر جہانگیر اس فوجی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا۔ جب کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ دونوں ہیلی کاپٹر آگے پیچھے فضا میں بلند ہوئے۔ سب کمانڈر جہانگیر کا ہیلی کاپٹر آگے تھا۔ جب کہ عمران نے اپنا کاپٹر اس کے پیچھے رکھا تھا۔

سب کمانڈر جہانگیر خاصا ذہین ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ سڑک کی طرف سے جانے کی بجائے عقبی سمت سے ہو کر پانچویں پہاڑی پر جا رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر پہاڑی کی ایک وادی میں اتر گئے۔۔۔۔۔ یہاں ایک چوکی موجود تھی۔ چوکی پر موجود فوجی کمانڈر کو دیکھ کر اٹن شن ہو گئے۔ اور انہوں نے سیلوٹ مارا۔

تم سب اسی ہیلی کاپٹر سے واپس چھاؤنی جاؤ۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے ان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر واپس چھاؤنی کی طرف جا رہا تھا۔ جب کہ عمران والا ہیلی کاپٹر چوکی کے پیچھے چھپا کھڑا تھا۔

میں نے ہدایات دے دی ہیں۔ ان لوگوں کو مشن کی تکمیل سے پہلے نگرانی میں رکھا جائے گا۔۔۔۔۔ سب کمانڈر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

عمران اس طرف سڑک کو دیکھ رہا تھا جدھر سے کار اور ٹرکوں نے آنا تھا۔

اپنے سپاہیوں کو سائیڈوں میں چھپا دو اور طرح کہ اشارہ ملتے ہی وہ چاروں طرف سے کار کو گھیر لیں۔ اس سے پہلے سامنے نہ آئیں۔

اور تم خود بھی ان کے ساتھ چھپ جاؤ۔ باقی کام ہم لوگ کر لیں گے۔ عمران نے سب کمانڈر سے کہا۔

اور سب کمانڈر نے سر ہلاتے ہوئے سپاہیوں کو احکامات دینے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد کمانڈر سمیت سپاہی چٹانوں کے پیچھے غائب ہو چکے تھے۔

صفدر تم اور کیپٹن شکیل چوکی کے پیچھے کھڑی فوجی جیپ کو لے کر اس طرح سڑک پر کھڑا کر دو جس طرح وہ اچانک خراب ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ راستہ بھی رک جائے اور محسوس بھی نہ ہو کہ خاص طور پر راستہ روکا گیا ہے۔ اس کا بونٹ اٹھا دینا۔۔۔۔۔ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور وہ جیپ کی طرف مڑ گئے۔

لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ پہلے کار آئے۔ ہو سکتا ہے پہلے ٹرک گزریں۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

اس کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تنویر تم اس موٹر پر جا کر چٹان کے پیچھے چھپ کر نیچے اترائی کو چیک کرو۔ جب یہ قافلہ اوپر چڑھنے لگے تو ہمیں بتانا کہ آگے کون ہے۔۔۔۔۔ اشارہ کر دینا۔ کار آگے ہو تو ایک انگلی اور ٹرک آگے ہوں تو دو انگلیاں۔۔۔۔۔ عمران نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔

جولیا تم اس جیپ کے ساتھ اطمینان سے کھڑی ہو جانا۔ لامحالہ کار رکے گی۔ تم صرف یہی بتانا کہ تم غیر ملکی اخبار کی رپورٹر ہو۔

فوجیوں کے ساتھ درہ تاج جارہی تھی کہ جیپ خراب ہو گئی اور وہ اسے چھوڑ کر مدد لینے کے لئے گئے ہیں۔ ----  
پھر جیپ ہٹانے کے لئے ان میں سے ایک لازماً نیچے اترے گا یا دو اتریں گے۔

اور باقی افراد ادھر ادھر چھپ جائیں۔ پھر ہم نے بیک وقت کار پر حملہ کرنا ہے اور جس قدر افراد کار میں موجود ہوں۔ انہیں فوری طور پر نکال کر ان پر قابو پانا ہے۔ --- عمران نے کہا۔

اور وہ سب مناسب جگہیں دیکھ کر ادھر ادھر ہو گئے۔ کمپینٹن شکیل اور صفدر نے اس دوران پرانی جیپ کو لاکر سڑک پر ٹیڑھا کر کے کھڑا کر دیا تھا۔ اس طرح سے کہ باقاعدہ راستہ بند کرنے کا سوچا نہ جاسکتا تھا۔ ---- اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تنویر کا اشارہ دکھائی دیا۔ اس نے دو انگلیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

ٹرک پہلے آ رہے ہیں۔ جیپ ہٹا دو صفدر۔ ٹرکوں کو گزرنے دو۔ --- عمران نے زور سے کہا۔

اور صفدر اور کمپینٹن شکیل نے آڑ سے نکل کر جیپ کو دھکیل کر ایک طرف کر دیا۔ جولیا جیپ کے پیچھے اس طرح بیٹھ گئی کہ سڑک پر سے اُسے دیکھا نہ جاسکتا تھا۔

اگر ٹرکوں کے ساتھ ہی کار نکل گئی تو۔ --- ساتھ والے پتھر کے پیچھے بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

نہیں یہ تنگ سڑک ہے۔ یہاں سے سائیڈ سے نکلنے کی جگہ نہیں ہے۔ وہ ٹرکوں کے بعد ہی آئے گی۔ --- عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ویسے میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ ایک کار کو روکنے کے لئے اس قدر جدوجہد کیوں کی جا رہی ہے۔ وہ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ چوہان نے کہا۔

بات کار کی یا اس میں موجود سواروں کی نہیں بلکہ میں وہ دستاویزات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے یہ ثبوت مل جائے کہ کافرستانی حکومت درہ تاج کے شورش پسندوں کو غیر ملکی اسلحہ سپلائی کر رہی ہے۔ اس طرح بین الاقوامی بور پر پروپیگنڈا کر کے اس سلسلے کو آئندہ کے لئے روکا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ ورنہ آج ہم ایک کھیپ پکڑ لیں گے تو کل وہ دوسری بھیج دیں گے پرسوں تیسری بھیج دیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اودہ واقعی۔۔۔۔۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ان کے پاس سے ایسی دستاویزات مل جائیں گی۔۔۔۔۔ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں۔ کار میں تنظیم کا چیف باس موجود ہے۔ اور چیف باس ٹائپ کے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کی دستاویزات اپنے پاس رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر نہ بھی ہوئیں تو چیف باس زندہ ہاتھ لگ جائے تو اس سے نکلوائی بھی جاسکتی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور چوہان مطمئن ہو گیا۔ واقعی عمران کی سوچ بہت گہری تھی ان دستاویزات کو حاصل کئے بغیر مشن نامکمل تھا۔

اُسی لمحے تنویر نے زرا سا ہاتھ اونچا کیا اور وہ سب تیزی سے پتھروں کے پیچھے ہو گئے۔ تنویر کا اشارہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ٹرک اب قریب آچکے ہیں۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک ٹرک اوپر آگیا۔ اس ٹرک سے زرا فاصلے پر دوسرا اور پھر تیسرا نظر آیا۔۔۔۔۔ اور ایک ایک کر کے ٹرک وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ دس ٹرک گزرنے کے بعد جب زرا سا وقفہ ہوا۔ تو عمران نے چیخ کر کہا۔ اب جیپ مت لگانا ورنہ وہ لوگ چونک پڑیں گے کہ ٹرک تو گزر گئے پھر یہ جیپ نے کیسے راستہ روک لیا۔۔۔۔۔ اب جولیا تم نے انہیں روک کر کوئی کہانی بتانی ہے۔ اور جولیا جلدی سے جیپ کے پیچھے سے نکل کر سڑک پر آگئی۔

چند لمحوں بعد چڑھائی پر سیاہ رنگ کی بڑی سی کار نظر آئی اور جولیا کار کو دیکھتے ہی تیزی سے ہاتھ لہراتی ہوئی سڑک کے تقریباً درمیان میں آگئی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار تھے۔ کار کے بریک لگنے اور ٹائروں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اور جولیا تیزی سے کنارے پر ہٹ گئی۔

پلیز پلیز۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی گھبرائے ہوئے اور پریشان لہجے میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر غیر ملکی زبان میں کہا۔ چونکہ جولیا غیر ملکی تھی اس لئے ڈرائیور کے چہرے پر صرف حیرت کے آثار تھے۔

کیا بات ہے مس۔۔۔۔ ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

مس جولیا نافٹر واٹر میں سوئس نیوز پیپر کی سیشنل نمائندہ ہوں۔ میں درّہ تاج جا رہی تھی فوجی لے جا رہے تھے کہ ان کی جیب خراب ہو گئی وہ یہ کہہ کر چلے گئے ہیں کہ مدد لے کر آئیں اور مجھے گھنٹہ ہو گیا ہے ابھی تک نہیں آئے۔ میں بہت خوف زدہ ہوں۔ ٹرکوں کو میں نے ہاتھ دیا تھا وہ نہیں رکے۔ اس لئے مجبوراً مجھے سڑک کے درمیان آنا پڑا۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی گھبرائے اور پریشان لہجے میں کہا۔

آپ نے درّہ تاج جانا ہے۔۔۔۔ ڈرائیور نے پوچھا۔

ہاں۔۔۔۔ میں نے وہاں سردار سے مل کر فچر بنانا ہے اخبار کے لئے پلیز ہیلپ می۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

پچھے بٹھا دو۔۔۔۔ دوسری سیٹ سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

مس پچھے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ ڈرائیور نے مڑ کر پچھلے دروازے کا لاک کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

مگر اُسی لمحے دوسری طرف کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باس چیختا ہوا باہر سڑک پر گرا۔ عمران پہلے ہی پچھلی طرف سے کار کی سائیڈ میں پہنچ چکا تھا۔۔۔۔ ڈرائیور دروازہ کھلنے اور باس کے چیخنے کی آواز سن کر بجلی کی سی تیزی سے مڑا تھا کہ جولیا نے اس سے بھی زیادہ پھرتی دیکھائی اور دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول کر ڈرائیور کو ایک جھٹکے سے باہر کھینچ لیا۔۔۔۔ اور پھر تع پوری سیکرٹ سروس ایک مجھے میں اکٹھی ہوئی اور پلک جھپکنے میں وہ دنوں ان کے ہاتھوں بے بس ہو چکے تھے۔ اس کے بعد سب کمانڈر جہانگیر اپنے مسلح سپاہیوں کے ساتھ آگیا۔

کک۔۔۔۔ کک۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔ میرا نام ریشم جان ہے اور میں۔۔۔۔ بھاری چہرے والے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔



راڈ اور تنظیم کے چیف باس کا نام ریشم جان کی بجائے پتھر جان ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی پہناتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے چیف باس جیسے بھاری آدمی کو اٹھا کر یوں سڑک پر پٹخا جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر پٹختے ہیں۔ چیف باس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔ اور عمران نے اُسے نیچے گرا کر دونوں ہاتھوں سے اس کا جبراً کھولا اور پھر انتہائی پھرتی سے اس نے اس کے ایک دانت کے خلا سے زہریلا کپسول نکال لیا۔۔۔۔۔ دوسرے آدمی کے ہاتھوں میں بھی کلپ ہتھکڑی پہنائی جا چکی تھی۔ اور سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ اس کی کار کو احتیاط سے ایک طرف کرو اور ان دونوں کو چوکی میں لے آؤ۔۔۔۔۔ عمران نے سیکرٹ سروس کے ممبران سے کہا۔

اس کی کار کو احتیاط سے ایک طرف کرو اور ان دونوں کو چوکی میں لے آؤ۔۔۔۔۔ عمران نے سیکرٹ سروس کے ممبران سے کہا۔

اور پھر چیف باس کو کھڑا کر کے وہ ان دونوں کو دھکیلتے ہوئے چوکی کی عمارت میں لے گئے۔ جب کہ کار کو بھی دھکیل کر چوکی کی سائیڈ پر لے جایا گیا۔

کمانڈر۔۔۔۔۔ اب ان ٹرکوں کو روکنا اور ان سے اسلحہ حاصل کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں کریں۔ عمران نے سب کمانڈر جہانگیر سے کہا۔

آپ کا ہیلی کاپٹر ہم استعمال کر لیں گے۔ جیپیں منگوانے تک یہ ٹرک درہ تاج پہنچ جائیں گے۔ میں تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گا۔ کمانڈر نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

ہاں۔۔۔۔۔ لے جاؤ۔ لیکن ہمیں پھر پیدل چھاؤنی تک نہ جانا پڑے۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میں سر یہیں آؤں گا۔۔۔۔۔ کمانڈر نے کہا اور پھر وہ مسلح سپاہیوں کو لے کر چوکی کی پچھلی طرف کھڑے ہوئے یہی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

ہاں تو مسٹر چیف باس پہلے میں تعارف کرا دوں۔ مجھے حقیر فقیر پر تفصیر بیچ مدان بندہ نادان کو علی عمران کہتے ہیں جس سے مشن بچانے کے لیے تمہیں اتنی لمبی پلاننگ کرنی پڑی۔۔۔۔۔ عمران نے چیف باس کے قریب جا کر بڑے معصوم سے انداز میں کہا۔

ٹھیک ہے تم نے اسلحہ پکڑ لیا بات ختم ہو گئی۔ باقی ہمارا کسی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے کاغذات بالکل اصل اور درست ہیں اور ہمارے چہرے پر میک اپ بھی تم نے خود کیا ہے۔ تاکہ تم ہیں مجرم ثابت کر سکو۔۔۔۔۔ چیف باس نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

اگر اس طرح بات ختم ہو جاتی تو مس جولیا کو اتنی دیر اداکاری نہ کرنی پڑتی۔ تم دو افراد کو تو جہاں ہمارا جی چاہتا پکڑ لیتے۔ عمران نے مکسراتے ہوئے کہا۔

تم ہمارے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہمارے سفارت خانے کا مکمل تحفظ حاصل ہے۔۔۔۔۔ چیف باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جس سیکنڈ سیکرٹری پیڑک کے سر پر تم اکڑ رہے ہو وہ پہلے ہی ہمیں سب کچھ بتا چکا ہے۔ صفر اور جولیا تم اس کار کی تلاشی لو۔ انتہائی احتیاط سے۔۔۔۔۔ میں ذرا اس چیف باس صاحب ریشم جان کی تلاشی لے لوں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہمارے پاس سے تمہیں کیا مل سکتا ہے۔۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

جو کچھ بھی ملے گا۔ وہی غنیمت ہو گا۔ کم از کم خرچہ تو پورا ہو جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پہلے اس کی تمام ظاہر اور خفیہ جیبوں کی تلاشی لی۔ لیکن عام چیزوں کے علاوہ کوئی خاص چیز برآمد نہ ہوئی۔ چیف

باس کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی۔ --- عمران نے اس کا لباس اتار دیا۔ اُسے سارا ادھیڑ کر دیکھا۔ اس کے بوٹ۔ جرابیں۔ سب کچھ چیک کر ڈالا۔ لیکن ایسی کوئی دستاویز نہ ملی۔ کار میں سے بھی کوئی خاص چیز نہ ملی تھی۔ بریف کیس میں عام کاغذات لباس اور مخصوص ساخت کا ریڈیو تھا۔ --- جسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اسے بطور ٹرانسمیٹر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مسئلہ تھا دستاویزات کا۔ بریف کیس کو کاٹ کر چیک کر لیا گیا۔ اس کے تالے توڑ کر چیک کئے گئے۔ --- لیکن عمران کے مطلب کی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی۔ چیف باس خاموش اور مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔

مجھے ایسی دستاویز چاہیے جس سے کافرستانی حکومت اس اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ثابت ہو اور وہ دستاویز تمہارے پاس ہونی چاہیے۔ --- عمران نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

وہ میرے خون میں موجود ہے۔ مجھے گولی مار کر حاصل کر لو۔ چیف باس نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموش کھڑا اُسے دیکھتا رہا۔

تم اگر یہ سوچ رہے ہو کہ میں تم پر تشدد کر کے اس دستاویز کا پتہ معلوم کروں گا تو میں ایسے پچگانہ کام نہیں کیا کرتا۔ --- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر ڈھونڈ لو۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ --- چیف باس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

ڈھونڈ تو میں نے لی ہے۔ دکھاؤں۔ --- عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ کیپسول نکال لیا جو اس نے چیف باس کے دانت سے نکالا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے کیپسول کھولا تو سیکرٹ سروس کے سب ممبران یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کیپسول میں زہر کی بجائے ایک مائیکرو فلم نظر آرہی تھی۔ چیف باس کا چہرہ بجھ گیا۔

تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ایسی دستاویز میرے پاس ہو گی اور وہ بھی اس کیپسول میں۔ حالانکہ ایسا کیپسول تو خود کشی کے لئے رکھا جاتا ہے۔ --- چیف باس نے شکستہ لہجے میں پوچھا۔ اس کی آنکھیں بج چکی تھیں۔

ہمارے باس کے پاس دینا بھر کے مجرموں کی کٹیلاگ موجود ہے۔ اس میں راڈار تنظیم کے متعلق بھی کچھ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور اس میں یہ بھی درج ہے کہ راڈار تنظیم کا چیف باس پارٹیوں کے ساتھ معاہدے کی فلم بنا کر رکھتا ہے۔ --- اور بعض اوقات اسی پارٹی کو بعد میں بلیک میل کرتا ہے۔ باقی رہی بات کیپول کی تو پہلے میں بھی اسے زہریلا کیپول سمجھا تھا۔ لیکن جب تمہارے پاس کوئی چیز نہ ملی۔ --- اور تمہارے اس ساتھی نے بھی خود کشی نہ کی۔ جیگر وغیرہ نے بھی کیپول استعمال نہ کیا تھا تو میں سمجھ گیا کہ تمہاری تنظیم میں اس کا رواج نہیں ہے۔ اس کے بعد کیپول کا اور کوئی مقصد باقی نہ رہتا تھا۔ --- عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

تم واقعی خطرناک حد تک ذہین ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم نہ صرف میری اس قدر گہری پلاننگ فیل کر دو گے بلکہ یہ دستاویز بھی حاصل کر لو گے۔ --- چیف باس نے کہا۔

یہ تمہاری مہربانی ہے کہ تم مجھے ذہانت کا سرٹیفکیٹ دے رہے ہو۔ ورنہ میرے ساتھی تو مجھے احمق ہی سمجھتے ہیں۔ --- - عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ہیلی کاپٹر واپس آگیا۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی سب کمانڈر جہانگیر نیچے اترے۔ اس کا چہرہ جوش سے سرخ ہو رہا تھا۔

اسلحہ پکڑا لیا گیا ہے۔ انتہائی جدید اور کثیر تعداد میں اسلحہ ہے۔ ٹرکوں کے ڈرائیوروں نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ --- سب کمانڈر جہانگیر نے عمران سے مخاطب ہو کر پُر جوش لہجے میں کہا۔ اور پھر جذبات کی شدت سے اس نے باقاعدہ عمران کو سیلوٹ مار دیا۔ اور جواب میں عمران نے بھی اُسے سیلوٹ مارنے کی کوشش کی۔ لیکن اس طرح کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کے حلق سے نکلنے والے قہقہوں سے فضا گونج اٹھی اور عمران نے خفیف ہو کر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اس کے اس انداز پر ایک بار پھر قہقہے ابل پڑے۔

# ختم شد

نوٹ: ہم دن رات کوشش کر کے مظہر کلیم صاحب کے چاہنے والوں کے لئے مفت ناولز کی فراہمی اور انکی دوبارہ کمپوزنگ یقینی بنا رہے ہیں۔ آپ ہماری اس مشن میں مدد کر سکتے ہیں روزانہ ایک صفحہ کمپوز کر کے جتنے زیادہ ممبران صفحات کمپوز کریں گے اتنی جلدی ہی نیا ناول ملے گا۔ اس لئے ہمارے گروپ یعنی ایس ایس جی ٹیم کا حصہ بننے کے لئے رجسٹر ہوں۔

<http://www.hibuddiez.com/forum>

اور رابطہ کریں بذریعہ پرسنل میسج یا ای میل کریں۔

[admin@hibuddiez.com](mailto:admin@hibuddiez.com)